حماس کا انروا کے خلاف مکروہ امریکی اور اسرائیلی سازشیں ناکام بنانے کا مطالبہ ص:02

ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.20, Sunday, 26 July 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۲۰)، بروز اتوار، ۲۶ جولائی، ۲۰۲۶ء، ۱۱ رصفر المظفر، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

غزہ میں 48 گھنٹوں میں چھ فلسطینی شہید، شہداء کی تعداد 73 ہزار تین سو سترہ تک پہنچ گئی

غزہ کی پٹی میں فلسطینی وزارت صحت نے آج ہفتے کے روز تصدیق کی کہ گذشتہ اڑتالیس گھنٹوں کے دوران قابض اسرائیل کی مسلط کردہ فوجی جارحیت کے نتیجے میں چھ شہداء، جن میں چار نئے شہداء شامل ہیں کے علاوہ سینتیس زخمی افراد پٹی کے ہسپتالوں میں لائے گئے۔

وزارت صحت نے اپنی روزانہ کی شماریاتی رپورٹ میں بتایا کہ گیارہ اکتوبر سنہ 2025ء کو ہونے والی جنگ بندی کے بعد سے اب تک کل جاں بحق ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار ایک سو اکانوے شہداء تک پہنچ چکی ہے، اس کے علاوہ تین ہزار آٹھ سو ترپن افراد زخمی ہوئے ہیں، جبکہ اسی مدت کے دوران آٹھ سو تین لاشیں ملبے سے نکالی گئی ہیں۔

محکمہ صحت نے انکشاف کیا کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ کی پٹی پر جاری اس سفاکانہ جارحیت کے بعد سے اب تک مجموعی اموات کی تعداد بڑھ کر تہتر ہزار تین سو سترہ شہداء اور ایک لاکھ تہتر ہزار نو سو اکسٹھ زخمیوں تک جا پہنچی ہے۔

رپورٹ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا کہ زمینی حالات کی ابتر صورتحال اور ایمبولینس و شہری دفاع کے عملے کی رسائی ناممکن ہونے کی وجہ سے اب بھی بہت سے لاپتا افراد ملبے تلے اور سڑکوں پر پڑے ہیں۔

دریں اثنا قابض اسرائیلی افواج غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی مسلسل دھجیاں اڑاتے ہوئے مختلف علاقوں میں اندھا دھند گولیاں برسا رہی ہیں، جس کے نتیجے میں پٹی کے طول و عرض میں معصوم شہریوں کی شہادت اور زخمی ہونے کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔

یونیسکو نے تاریخی اہمیت کی حامل فلسطینی قصبے سبسطیہ کو عالمی ورثے کی فہرست میں شامل کرلیا

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کی تنظیم برائے تعلیم، سائنس اور ثقافت (یونیسکو) نے جنوبی کوریا کے شہر بوسان میں منعقدہ عالمی ورثہ کمیٹی کے اجلاس کے دوران فلسطینی بلدہ سبسطیہ کو عالمی ورثے کی فہرست میں شامل کرنے کی منظوری دے دی۔ عالمی ورثہ کمیٹی نے فہرست میں تیس نئے مقامات کو شامل کرنے کے حق میں ووٹ ڈالا جن میں فلسطین میں واقع بلدہ سبسطیہ، لبنان کے جبل عامل کے قلعے اور تونس کا علاقہ سیدی بوسعید شامل ہیں۔ سبسطیہ کو شامل کرنے کا کمیٹی کا یہ فیصلہ ہنگامی طریقہ کار کے تحت اور عالمی ورثہ کنونشن کے معیار نمبر تین کی بنیاد پر فلسطین کی طرف سے تیار کردہ نامزدگی کے فائل کو منظور کرنے کے بعد سامنے آیا۔

تنظیم میں فلسطین کے مستقل مندوب سفیر عادل عطیہ نے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے دنیا بھر میں خطرے سے دوچار تاریخی مقامات کے تحفظ کی اہمیت کا مظہر قرار دیا۔ عادل عطیہ نے نامزدگی کی فائل کا جائزہ لینے کے سلسلے میں ایکوموس کمیٹی کی طرف سے کی جانے والی پیشہ ورانہ کوششوں کی تعریف کی اور اس بات پر زور دیا کہ فلسطینی عوام بالخصوص بلدہ سبسطیہ کے باسی ان تمام ممالک کے اس حامی موقف کو ہمیشہ یاد رکھیں گے جنہوں نے اس فیصلے کی تائید کی۔

انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ شہر نابلس کے شمال میں واقع اس بلدہ کے باسیوں نے نسل در نسل اس تاریخی مقام کی حفاظت کی ہے، باوجود اس کے کہ قابض اسرائیل کی طرف سے اس پر قبضہ کرنے اور فلسطینیوں کو ان کے ورثے سے کاٹنے کی گھناؤنی کوششیں کی گئیں اور اس کے ساتھ ساتھ بلدہ کی کنعانی شناخت کو مٹانے کی سازشیں بھی کی گئیں۔

انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ سبسطیہ فلسطین میں تہذیبوں اور ثقافتوں کے یکے بعد دیگرے آنے کی گواہی دیتی ہے۔ انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ فلسطین اس مقام تک زائرین اور تاریخی کھدائی کے وفود کی رسائی کو ہمیشہ ممکن بناتا رہے گا۔

انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ ان کا ملک دو ریاستی حل اور فلسطین کو تسلیم کرنے پر مبنی ایک منصفانہ امن کے حصول کا خواہاں ہے تاکہ سرحدیں کھل سکیں اور زائرین کے لیے سبسطیہ تک پہنچنا اور اسے علاقے کے باقی تاریخی مقامات کے ساتھ جوڑنا ممکن ہو سکے۔

انہوں نے اس امر کو سراہا کہ اس بلدہ کو عالمی ورثے کی فہرست میں شامل کرنا اس کے دفاع اور تحفظ کو مضبوط بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے گا اور اس سے ثقافتوں کے درمیان مکالمے کو بھی فروغ ملے گا۔

یہ فیصلہ فلسطینی ورثے کے تعلق سے یونیسکو کے اس سے پہلے کے موقف کا تسلسل ہے کیونکہ عالمی ورثہ کمیٹی نے جولائی سنہ 2025ء میں اپنے سینتالیسویں اجلاس کے دوران فلسطینی ورثے کے مقامات سے متعلق چار اہم فیصلوں کی منظوری دی تھی۔

ان فیصلوں میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ خطرے سے دوچار عالمی ورثے کی فہرست میں شامل فلسطینی مقامات کا تحفظ انتہائی ضروری ہے اور ان تمام اسرائیلی اقدامات کو یکسر مسترد کیا جائے جو تنظیم کے قوانین سے متصادم ہیں۔

یمن کے الحدیدہ میں سعودی عرب کے فضائی حملے

ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کی تنصیبات کو بنایا گیا نشانہ، حوثی گروپ کا 'شدت کے جواب میں مزید شدت' کا انتباہ

ریاض، (ایجنسیاں): سعودی عرب نے یمن کے حوثی گروپ کے زیر حکمرانی مغربی شہر الحدیدہ میں ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن کی تنصیبات اور کمران جزیرے پر فضائی حملے کیے ہیں۔ ترجمان سعودی رائل فورسز ترکی المالکی نے 'ایکس' پر جاری بیان میں کہا کہ سعودی عرب نے یہ کارروائی حوثی ملیشیا کے سعودی عرب کے خلاف بحری ناکہ بندی اور بحیرہ احمر میں سعودی آئل ٹینکر کو نشانہ بنانے پر کی گئی ہے۔ حوثی ٹی وی المسیرہ نے بھی الحدیدہ پر سعودی فضائی حملوں کی تصدیق کی ہے۔ حوثی گروپ کی وزارتِ خارجہ کے مطابق سعودی عرب نے یمن کے حوثی گروپ کے زیر کنٹرول شہر الحدیدہ پر فضائی حملے کیے۔ وزارت نے خبردار کیا کہ جمعہ کی شب کیے گئے اس حملے کی قیمت ریاض کو چکانا پڑے گی اور اشارہ دیا کہ حوثی ان حملوں کا جواب دیں گے۔ وزارتِ خارجہ نے کہا کہ الحدیدہ کو نشانہ بنا کر سعودی حکومت نے آئندہ مرحلے کی بنیادی خصوصیت 'شدت کے جواب میں مزید شدت' کو بنا دیا ہے۔ حوثی گروپ سے وابستہ المسیرہ ٹی وی کے مطابق حملوں میں ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ چینل نے جزیرہ کمران پر بھی حملوں کی اطلاع دی۔ المسیرہ ٹی وی کے مطابق جزیرہ کمران پر حملے میں اب تک ایک خاتون کے زخمی ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔ خبر رساں ادارے روئٹرز نے عینی شاہدین کے حوالے سے بتایا کہ الحدیدہ کی بندرگاہ پر بھی

دھماکے سنے گئے، تاہم یمن میں سعودی قیادت والے اتحاد نے بندرگاہ کو نشانہ بنانے کی تردید کی ہے۔ الحدیدہ کی بندرگاہ حوثیوں کے زیر کنٹرول یمن کے علاقوں کے لیے ایک نہایت اہم رسد گاہ ہے۔ اس بندرگاہ کے ذریعے شمالی یمن میں، جو حوثیوں کے کنٹرول میں ہے، تجارتی سامان اور انسانی امداد کا زیادہ تر حصہ پہنچایا جاتا ہے۔ یمن میں سعودی قیادت والے اتحاد کے سرکاری ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے کشیدگی کا ذمہ دار حوثی گروپ کو قرار دیتے ہوئے بحیرۂ احمر میں جہاز رانی پر ان کے حملوں کو 'بزدلانہ اور غیر ذمہ دارانہ' قرار دیا۔ المالکی نے کہا کہ اگر حوثی اپنی 'دشمنانہ کارروائیاں' جاری رکھتے ہیں تو ان کا جواب 'بلا جھجک دیا جائے گا'۔

یمن، الحدیدہ پر سعودی حملہ، نتائج کی ذمہ داری ریاض پر ہوگی، یمن کی وارننگ

صنعا: یمن کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ الحدیدہ پر حملے کے بعد آئندہ مرحلے میں حملے کے بدلے حملہ کی حکمت عملی اختیار کی جائے گی، جبکہ سعودی اتحاد نے کارروائی کی ذمہ داری قبول کرلی۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق یمن کی وزارت خارجہ نے صوبہ الحدیدہ پر سعودی اتحاد کے

فضائی حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اس کارروائی کے تمام نتائج کی مکمل ذمہ داری سعودی عرب پر عائد ہوگی۔ وزارت خارجہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ سعودی حکومت نے یمن کا محاصرہ ختم کرنے کے جائز مطالبے کو تسلیم کرنے کے بجائے ایک بڑی غلطی کی ہے، جس کی اسے بھاری قیمت چکانا پڑے گی۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ الحدیدہ کو نشانہ بنانے کے بعد آئندہ مرحلے کا بنیادی اصول حملے کے بدلے حملہ ہوگا۔ دوسری جانب انصار اللہ کے سیاسی دفتر کے رکن حزام الاسد نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ بندرگاہ کے بدلے بندرگاہ، ہوائی اڈے کے بدلے ہوائی اڈہ، اور ہر کشیدگی کا جواب اس سے بھی بڑی کشیدگی سے دیا جائے گا۔ ادھر سعودی اتحاد نے ایک بیان میں مغربی یمن میں فوجی کارروائی کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ یہ کارروائی ان اہداف کے خلاف کی گئی جنہیں اس نے انصار اللہ سے متعلق فوجی اہداف قرار دیا۔

نیٹو اجلاس سے واپسی پر ٹرمپ کو طیارہ بدلنا پڑا

قطر کی جانب سے تحفے میں ملنے والے طیارے کی سکیورٹی خصوصیات پر بھی اٹھنے لگے سوال

واشنگٹن، (ایجنسی): امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے دعویٰ کیا ہے کہ ایرانی پراکسیز سے درپیش ممکنہ خطرات کے باعث نیٹو سربراہ اجلاس کے بعد امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو آخری لمحے میں اپنا طیارہ تبدیل کرنا پڑا۔ رپورٹ کے مطابق خفیہ سروس کے اہلکاروں نے صدر ٹرمپ کو مشورہ دیا تھا کہ وہ ترکیہ سے روانگی کے وقت قطر کی جانب سے تحفے میں دیے گئے نئے ایئر فورس ون کے بجائے پرانا صدارتی طیارہ استعمال کریں کیونکہ نئے طیارے میں مخصوص سکیورٹی اور انسداد دہشت گردی کی جدید ٹیکنالوجی موجود نہیں تھی۔ اخبار کے مطابق صدر ٹرمپ نے اس مشورے پر عمل کرتے ہوئے ترکیے سے انگلینڈ کے سفر کے لیے پرانا ایئر فورس ون استعمال کیا جس سے قطر کے تحفے میں ملنے والے طیارے کی سکیورٹی خصوصیات پر بھی سوالات اٹھنے لگے۔

رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس دوران صدر ٹرمپ اور صدارتی طیارہ دونوں ممکنہ خطرات کی زد میں تھے۔ یہ دعویٰ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب صدر ٹرمپ نے اپنے مشیروں اور کابینہ اراکین کے ساتھ اجلاس میں ایران کے خلاف حملوں میں مزید شدت لانے یا نہ لانے کے معاملے پر غور کیا۔ یاد رہے کہ صدر ٹرمپ 7 جولائی کو ترکیے میں ہونے والے نیٹو سربراہ اجلاس میں شرکت کے لیے نئے ایئر فورس ون میں گئے تھے، تاہم واپسی پر انہوں نے پرانا صدارتی طیارہ استعمال کیا۔

اگر سعودی عرب معاہدہ ابراہیمی میں شامل نہ ہوا تو اس کیساتھ جوہری معاہدہ نہیں کریں گے: ٹرمپ کا اعلان

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دوٹوک الفاظ میں واضح کر دیا ہے کہ اگر سعودی عرب معاہدہ ابراہیمی میں شامل نہ ہوا تو اس کے ساتھ ہم جوہری معاہدہ نہیں کریں گے۔ اوول آفس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے صدر ٹرمپ نے کہا کہ سعودی عرب کو معاہدہ ابراہیمی کا رکن ہونا چاہیے۔ ساتھ ہی انہوں نے واضح کیا کہ اگر سعودی عرب معاہدہ ابراہیمی میں شامل نہ ہوا تو جوہری معاہدہ نہیں کریں گے۔ اس کے علاوہ ایران جنگ سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ انہوں نے ابھی تک ایران پر بڑے پیمانے پر حملے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ نہیں کیا، کیونکہ تہران کے ساتھ جاری مذاکرات میں ایرانی حکام اب زیادہ سنجیدگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ کچھ روز قبل امریکی صدر ٹرمپ نے سعودی عرب کے ساتھ سول جوہری پروگرام کے معاہدے کی باضابطہ منظوری دی ہے تاہم اسے کانگریس کی منظوری درکار ہے۔ اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ امریکا کے محکمہ توانائی اور سعودی عرب کے درمیان جو سول جوہری معاہدہ طے کیا جا رہا ہے، اس میں کسی بھی قسم کی یورینیم افزودگی کی اجازت نہیں ہوگی۔

رواں سال کے دوران اب تک مغربی کنارے میں 3600 فلسطینی گرفتار

غزہ: فلسطینی انسانی حقوق تنظیم کلب برائے اسیران نے سنہ 2026ء کے آغاز سے لے کر اب تک مقبوضہ مغربی کنارے میں گرفتاریوں کے چھتیس سو واقعات درج کیے گئے ہیں، اس کے علاوہ ہزاروں افراد کو میدانی تفتیش کا نشانہ بھی بنایا گیا ہے، جو فلسطینیوں کو نشانہ بنانے اور اجتماعی سزا دینے کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کی ایک سوچی سمجھی صیہونی پالیسی کا حصہ ہے۔ کلب برائے اسیران نے آج ہفتے کے روز جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ یہ روزانہ کی گرفتاریاں مغربی کنارے پر مسلط کردہ اس ہمہ گیر جارحیت کے بنیادی آلات میں سے ایک بن چکی ہیں۔ تنظیم نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ قابض فوج میدانی تفتیش کے حربے کو ایک مستقل جبر کے طور پر مستحکم کر رہی ہے، جس کے دوران شہریوں کو طویل گھنٹوں تک حبسِ بے جا میں رکھا جاتا ہے، خاندانوں کو ان کے گھروں سے باہر نکالا جاتا ہے، اور بڑے پیمانے پر توڑ پھوڑ کے ساتھ ساتھ جسمانی اور ذہنی تشدد کا گھناؤنا کھیل کھیلا جاتا ہے۔ بیان میں اس بات پر زور دیا گیا کہ زیادہ تر حالیہ گرفتاریاں اور میدانی تفتیشیں اس پس منظر میں سامنے آئیں جب غیور شہریوں نے یہودی آبادکاروں کے حملوں کا منہ توڑ جواب دیا اور اپنی زمینوں اور بستیوں کا دفاع کرنے کی کوشش کی، جبکہ اس دوران قابض افواج کی سرپرستی میں ان غاصبوں کے حملوں میں مسلسل تیزی آ رہی ہے۔

یہ میدانی کشیدگی اس وقت اپنے عروج پر پہنچ گئی جب نابلس کے قصبے تل کو نشانہ بنایا گیا، جہاں گذشتہ روز قابض فوج کی طرف سے کیے جانے والے اس سفاکانہ قتل عام کے بعد درجنوں شہریوں کو حراست میں لیا گیا اور ان سے میدانی تفتیش کی گئی، جو انتقام اور اجتماعی سزا کی وحشیانہ پالیسی کا ایک مکروہ چہرہ ہے۔ قابض افواج نے گذشتہ روز کی شام سے لے کر آج صبح تک ایک وسیع مہم چلاتے ہوئے مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں سے کم از کم اساسی طور پر 80 شہریوں کو گرفتار کیا اور ان سے میدانی تفتیش کی، جن میں سابقہ اسیران بھی شامل ہیں۔ کلب برائے اسیران نے اس بات کی تصدیق کی کہ مغربی کنارے کے متعدد اضلاع میں یورشوں اور چھاپوں کا سلسلہ جاری رہنے کی وجہ سے گرفتار ہونے والوں کی تعداد میں آنے والے گھنٹوں میں مزید اضافے کا قوی امکان موجود ہے۔ سرکاری حقوقی اعداد و شمار کے مطابق جولائی کے آغاز میں قابض صہیونی عقوبت خانوں میں اسیران کی کل تعداد نو ہزار چار سو سے تجاوز کر چکی تھی، جن میں تین ہزار دو سو چوالیس انتظامی قیدی بھی شامل ہیں، اور اس تعداد میں وہ قیدی شامل نہیں ہیں جو قابض فوج کے زیرِ انتظام قائم کیمپوں میں حراست میں رکھے گئے ہیں۔

جین-زی کے احتجاج کے آگے مودی سرکار نے گھٹنے ٹیک دیے

دھرمیندر پردھان وزیر تعلیم کے عہدے سے مستعفی، طلبہ کی جیت

نئی دہلی: 'جین-زی' نے آج ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ وہ چاہیں تو کسی بھی تاناشاہی کو جھکنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ جین-زی اور کانگریس کے ساتھ ساتھ اپوزیشن پارٹیوں کا سخت دباؤ ہی تھا کہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو استعفیٰ دینا ہی پڑا۔ یعنی مودی حکومت جھکنے کو مجبور ہوئی اور کئی ہفتوں سے جاری طلبا کی تحریک کے ساتھ ساتھ راہل گاندھی کی قیادت میں چل رہی 'چھاتروں کی گونج' مہم کو بھی ایک بڑی کامیابی ملی۔

وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ کی جانکاری سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر دی ہے۔ انھوں نے اپنی پوسٹ میں نوجوانوں کے نام ایک خط لکھا ہے، جس میں کہا ہے کہ جنتر منتر پر اور ملک میں جو حالات بنے ہیں، اس کا ملک مخالف طاقتیں فائدہ نہ اٹھائیں اس لیے استعفیٰ کا فیصلہ کیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ وہ ملک میں یکجہتی بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے ایک نوٹ پوسٹ کیا ہے، جس میں لکھا ہے کہ ''میں گزشتہ 4 دہائیوں سے زیادہ مدت سے طلبا، اساتذہ اور تعلیمی اصلاح کے لیے وقف رہا ہوں۔ میرا ہمیشہ ہی بھروسہ رہا ہے کہ ایک مضبوط، مجموعی اور دوراندیش تعلیمی نظام ہی مضبوط ملک کی بنیاد ہوتی ہے۔

نوجوانوں کے نام لکھے اپنے نوٹ میں انھوں نے اپنے جذبات کا اظہار نہایت سلیقے سے کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''میں ملک کے نوجوانوں کی امیدوں، جذبات اور ان کے منصفانہ خواہشات کا احترام کرتا ہوں۔ ہندوستان کی نوجوان نسل کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنا ہم سبھی کی سیاسی وسماجی زندگی کا اخلاقی عزم رہا ہے۔'' وہ مزید لکھتے ہیں کہ ''عزت مآب وزیر اعظم کی دوراندیشی بھری قیادت میں ملک کی خدمت کرنے کا جو موقع مجھے ملا، اس کے لیے میں وزیر اعظم کا بے حد مشکور ہوں۔''

اپنا استعفیٰ نامہ وزیر اعظم نریندر مودی کو بھیجنے کے بعد سوشل میڈیا پر کی گئی پوسٹ میں وہ پیپر لیک معاملے پر کچھ وضاحت پیش کرتے ہوئے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ''3 مئی 2026 کو منعقد نیٹ-یو جی امتحان میں بے ضابطگیوں کی شکایتیں سامنے آتے ہی حکومت نے فوراً کارروائی کی۔ اس معاملے کی جانچ سی بی آئی کو سونپی گئی، امتحان منسوخ کر دوبارہ امتحان کرانے کا فیصلہ لیا گیا اور آئندہ سال سے نیٹ کو پوری طرح کمپیوٹر پر مبنی (سی بی ٹی موڈ) بنانے کا اعلان کیا گیا۔'' وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ 20 لاکھ سے زیادہ طلبا کا امتحان غیر جانبدار اور بہتر انداز سے کرانا ان کی اعلیٰ ترجیح تھی۔ اس کے لیے مرکزی حکومت، ریاستی حکومتوں، ضلع انتظامیہ، طلبا و سرپرستوں کے تعاون سے 21 جون 2026 کو دوبارہ امتحان کامیابی کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ 16 جولائی کو سامنے آئے نتائج میں غریب و محروم کنبوں کے کئی باصلاحیت طلبا کو کامیابی ملی، لیکن کچھ ذمہ دار عہدوں پر بیٹھے لوگوں نے طلبا کو گمراہ کرنے کی کوشش کی، جس سے انھیں بہت تکلیف پہنچی۔

اپنے استعفیٰ پر دھرمیندر پردھان نے کہا کہ گزشتہ 10 دنوں کے واقعات نے انھیں بے حد پریشان کیا ہے۔ انھوں نے واضح کیا کہ یہ ان کے ذاتی وقار کا موضوع نہیں، بلکہ ملک کے نوجوانوں کے مستقبل کا سوال ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ طلبا کا مستقبل قانونی تنازعات اور سیاسی تصادم میں الجھے، یا ان کی توجہ پڑھائی سے بھٹکے۔ اسی جذبہ کے ساتھ انھوں نے عہدہ چھوڑنے کا فیصلہ لیا۔

پرہلاد جوشی بنے نئے وزیر تعلیم

وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے بعد پرہلاد جوشی کو وزارتِ تعلیم کی اضافی ذمہ داری سونپ دی گئی ہے۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے ہدایت دی ہے کہ کابینہ وزیر پرہلاد جوشی کو وزارت تعلیم کا چارج سونپا جائے۔

راشٹرپتی بھون کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ فوری طور پر منظور کر لیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پرہلاد جوشی پہلے ہی مرکزی حکومت میں امور صارفین، خوراک اور عوامی تقسیم کے محکمہ کی ذمہ داری سنبھال رہے ہیں۔ اب وہ وزارت تعلیم کے کام کاج اور پالیسی سے متعلق فیصلوں کی نگرانی بھی کریں گے۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے پس منظر سے آنے والے پرہلاد جوشی کرناٹک کے دھارواڑ سے 5 بار کے رکن پارلیمنٹ ہیں۔ انہیں وزیر اعظم مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کا قریبی بھی مانا جاتا ہے۔ مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے 2 روز قبل، 23 جولائی کو لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی پر نوجوانوں کو گمراہ کرنے کا الزام لگایا تھا۔

ایران خطے میں اپنے قومی مفادات اور سلامتی کے دفاع کیلئے پُرعزم

روسی ہم منصب سے ایرانی وزیرخارجہ کی ملاقات، مغربی ایشیا کی تازہ صورتحال پر گفتگو

تہران، (ایجنسیاں) ایران کے وزیرخارجہ سید عباس عراقچی نے شنگھائی تعاون تنظیم کے رکن ممالک کے وزرائے خارجہ کونسل کے اجلاس میں شریک اپنے روسی ہم منصب سرگئی لاوروف سے ملاقات اور گفتگو کی۔ ملاقات میں دونوں ممالک کے درمیان سیاسی، اقتصادی، تجارتی، نقل وحمل اور توانائی سمیت مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعاون، نیز بین الاقوامی تنظیموں اور کثیرالجہتی و علاقائی فورمز، بالخصوص شنگھائی تعاون تنظیم اور برکس کے دائرہ کار میں باہمی ہم آہنگی پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر دونوں ملکوں کے درمیان طے پانے والی مفاہمتوں پر عمل درآمد کو آسان بنانے کے لیے ضروری اقدامات جاری رکھنے پر اتفاق کیا گیا۔ ایران اور روس کے وزرائے خارجہ نے مغربی ایشیا کی تازہ صورتحال پر بھی گفتگو کی۔ اس دوران امریکی حکومت کی جانب سے اسلام آباد مفاہمت کی مبینہ خلاف ورزی اور خطے میں پیدا ہونے والی صورتحال پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ عباس عراقچی نے ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیلی جارحیت کی روس کی جانب سے مذمت پر اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ آبنائے ہرمز میں موجودہ عدم استحکام ایران کے خلاف امریکی جارحیت کا براہ راست نتیجہ ہے۔ انہوں نے جنگ کے خاتمے کیلئے ہونے والی مفاہمتی کوششوں میں ایران کی نیک نیتی کا حوالہ دیتے ہوئے زور دیا کہ ایران سفارتکاری کے ساتھ ساتھ اپنے قومی مفادات اور سلامتی کے دفاع کیلئے پُرعزم ہے اور آبنائے ہرمز کو ایران کی قومی سلامتی کے خلاف استعمال ہونے سے روکنے کیلئے ضروری اقدامات کرے گا۔ روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے بھی ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیلی جارحیت کی مذمت سے متعلق روس کے مؤقف کو دہراتے ہوئے خطے کے ممالک کی شراکت سے ایک مؤثر علاقائی سلامتی نظام کے قیام کی اہمیت پر زور دیا اور اس سلسلے میں ہر ممکن تعاون کی روسی آمادگی کا اظہار کیا۔

یمن بحران پر ایران کو ذمہ دار ٹھہرانا درست نہیں: عباس عراقچی

تہران: ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ یمن میں جاری تنازع، باب المندب اور خطے کے دیگر مسائل کا کوئی فوجی حل موجود نہیں۔ ایران کے سرکاری اخبار ایران ڈیلی کو دیے گئے انٹرویو میں عباس عراقچی نے کہا کہ یمن کی موجودہ صورتحال کو ایران سے منسوب کرنا درست نہیں۔ انہوں نے کہا کہ باب المندب میں پیش آنے والے واقعات کی جڑیں یمن، سعودی عرب اور خطے کے دیگر ممالک کے درمیان برسوں سے جاری تنازعات اور مسائل میں موجود ہیں۔

ایچ ون بی ویزا پر ایک لاکھ ڈالر فیس عائد کرنے کی ٹرمپ کی کوشش ناکام

انتظامیہ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ کانگریس نے مالی بوجھ عائد کرنے کے اختیارات واضح طور پر منتقل کیے ہیں چاہے انہیں 'فیس یا 'ٹیکس' کہا جائے: عدالت

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی شہر بوسٹن میں قائم فرسٹ سرکٹ کورٹ آف اپیلز کے تین رکنی بینچ نے وفاقی حکومت کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے، جس میں امریکی ڈسٹرکٹ جج لیو ئی سورکن کے 8 جون کے فیصلے پر عمل درآمد روکنے کی استدعا کی گئی تھی۔ اس فیصلے میں فیس کو غیرقانونی ٹیکس قرار دیتے ہوئے ختم کر دیا گیا تھا، کیونکہ اسے کانگریس کی منظوری حاصل نہیں تھی۔ خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ 'ہم مدعی کی اس درخواست کو مسترد کرتے ہیں جس میں انہوں نے اس عدالت میں اپیل کے دوران ڈسٹرکٹ کورٹ کے 8 جون 2026 کے میمورنڈم اور حکم نامے اور اس سے منسلک فیصلے پر عمل درآمد روکنے کی استدعا کی تھی۔ ججوں نے مدعیوں، جو ڈیموکریٹ کی حکمرانی والی 20 ریاستیں ہیں، سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ اصل سوال یہ نہیں کہ آیا کانگریس متعلقہ اختیار منتقل کر سکتی ہے یا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ کیا اس نے واقعی ایسا کیا بھی ہے۔ گزشتہ سال ستمبر میں صدر ٹرمپ نے ایک اعلامیہ جاری کیا تھا جس کے تحت نئے ایچ 1 بی (1B-H) ویزوں کے حصول کے لیے ایک لاکھ ڈالر کی فیس عائد کی گئی تھی۔ یہ ایک نان امیگرنٹ ویزا ہے جو امریکی کمپنیوں کو یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ ان خصوصی شعبوں میں غیر ملکی کارکنوں کو ملازمت دے سکیں جہاں تھیوریٹیکل یا تکنیکی مہارت درکار ہو۔ کئی ٹیکنالوجی کمپنیاں چین اور انڈیا جیسے ممالک سے ملازمین بھرتی کرنے کے لیے اسی ویزے پر انحصار کرتی ہیں۔ اپیلی عدالت نے 1989 میں امریکی سپریم کورٹ کے ایک فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 'انتظامیہ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ کانگریس نے مالی بوجھ عائد کرنے کے اختیارات واضح طور پر منتقل کیے ہیں چاہے انہیں 'فیس' یا 'ٹیکس' کہا جائے۔ حکم نامے میں مزید کہا گیا کہ ٹرمپ انتظامیہ یہ وضاحت کرنے میں ناکام رہی ہے کہ اس معاملے میں اس واضح معیار کی ضرورت کیوں نہیں ہے۔

فیصلے میں یہ بھی کہا گیا کہ مدعیوں نے محض سرسری طور پر یہ دعویٰ کیا کہ مدعیان کو اس فیصلے کے بغیر 'کم سے کم' نقصان ہوگا، مگر انہوں نے اس مؤقف کو تفصیل سے واضح نہیں کیا، جس کا مطلب یہ ہے کہ اسے واقعی مدعیان کو خاطر خواہ نقصان نہ ہونے کی دلیل سمجھا جائے۔

چین کا اے آئی موسمیاتی ابتدائی وارننگ سسٹم 30 ممالک تک پھیلے گا

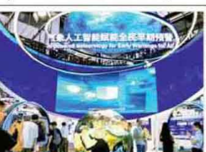

بیجنگ، (ایجنسی): چین اگلے 5 سالوں میں اے آئی سے چلنے والے موسمیاتی ابتدائی وارننگ سسٹم کو 30 ممالک تک پھیلا دے گا۔ شنگھائی میں حال ہی میں ختم ہونے والی 2026 ورلڈ آرٹیفیشل انٹیلی جنس کانفرنس (ڈبلیو اے آئی سی) میں، چین نے اعلان کیا کہ وہ 30 ممالک کو اے آئی سے چلنے والے ایم اے زیڈ یو میٹرو لوجیکل ارلی وارننگ سسٹم کو اگلے پانچ سالوں میں استعمال کرنے میں مدد کرے گا۔ اگرچہ مصنوعی ذہانت کے بارے میں عالمی مباحثوں پر اکثر فرنٹیئر ماڈلز اور کمپیوٹنگ پاور کا غلبہ ہوتا ہے، بیجنگ موسمیاتی تبدیلی کے سب سے فوری چیلنجوں میں ایک سے نمٹنے کے لیے اے آئی کو تیزی سے فروغ دے رہا ہے: اسٹینڈ اسٹون اے آئی موسمی ماڈل کے برعکس، ایم اے زیڈ یو چین کا ایک جامع حل ہے جو اقوام متحدہ کے تمام اقدامات کے لیے ابتدائی انتباہات کی حمایت کرتا ہے۔ چائنا میٹرولوجیکل ایڈمنسٹریشن (سی ایم اے) کی طرف سے تیار کردہ، یہ ایک مشترکہ، حسب ضرورت اور پائیدار ون اسٹاپ حل میں تبدیل ہوا ہے جس میں متعدد موسمیاتی خطرات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ پلیٹ فارم کلاؤڈ پر مبنی خدمات، فینگیون موسمیاتی سیٹلائٹ مشاہدات، اے آئی سے چلنے والی پیش گوئی، نگرانی، ابتدائی انتباہ اور اثرات پر مبنی پیش گوئی کو ایک ہی آپریشنل سسٹم میں ضم کرتا ہے۔ صرف بارش یا ہوا کی رفتار کی پیش گوئی کرنے کے بجائے، یہ پیش گوئی کرنے والوں کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ خطرناک موسم کس طرح نقل وحمل، زراعت، توانائی کے نظام، ہوابازی اور دیگر شعبوں کو متاثر کر سکتا ہے۔ اپ گریڈ شدہ پبلک کلاؤڈ ورژن اب 30 زمروں میں 200 سے زیادہ مصنوعات پیش کرتا ہے، جس میں مصنوعی ذہانت پورے پلیٹ فارم میں سرایت کر گئی ہے۔ سی ایم اے کے مطابق، ان کی خدمات روایتی موسم کی پیش گوئی سے لے کر اثرات پر مبنی پیش گوئی تک پھیل گئی ہیں، جس سے موسمیاتی ایجنسیوں کو نہ صرف یہ کہ موسم کی صورتحال بہتر ہونے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، بلکہ یہ بھی کہ اس کے کیا نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

لندن پولیس کی کشتی ویسٹ منسٹر پل سے ٹکرا گئی

5 اہلکار شدید زخمی، 3 دریائے ٹیمز میں جا گرے

لندن، (یو این آئی) لندن میں دریائے ٹیمز پر پولیس کی کشتی ویسٹ منسٹر پل سے ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں 5 پولیس اہلکار زخمی ہو گئے، جن میں سے 4 کی حالت تشویش ناک لیکن خطرے سے باہر بتائی گئی ہے۔ میٹرو پولیٹن پولیس کے مطابق حادثہ جمعے کے روز پیش آیا، میرین پولیس یونٹ کی کشتی جنوب مغربی لندن کے علاقے بیٹرسی میں دریا میں موجود ایک شخص کی اطلاع پر امدادی کارروائی کے لیے جا رہی تھی کہ ویسٹ منسٹر پل سے ٹکرا گئی۔ حادثے کے بعد 3 اہلکار دریائے ٹیمز میں جا گرے تاہم انہیں فوری طور پر بحفاظت نکال لیا گیا، زخمی ہونے والے 5 اہلکاروں میں سے ایک کو ابتدائی علاج کے بعد اسپتال سے فارغ کر دیا گیا جبکہ دیگر 4 زیر علاج ہیں۔ میٹرو پولیٹن پولیس کے کمانڈر رنگ جان نے بتایا ہے کہ زخمی اہلکاروں کی حالت جان لیوا نہیں، انہیں مکمل معاونت فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے امدادی کارروائی میں حصہ لینے والے دریا میں موجود افراد اور ہنگامی اداروں کا بھی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ان کی بروقت کارروائی نے مزید جانی نقصان سے بچا لیا۔ پولیس کے مطابق حادثے میں کوئی شہری زخمی نہیں ہوا اور واقعے کی مکمل تحقیقات کی جائیں گی۔ عینی شاہدین کے مطابق حادثے سے قبل ایک نارنجی رنگ کی کشتی اور پولیس کی کشتی تیز رفتاری سے گزر رہی تھیں، پولیس کی کشتی ممکنہ طور پر دوسری کشتی سے پیدا ہونے والی لہروں کی زد میں آ کر بے قابو ہو گئی اور پل سے ٹکرا گئی۔

بحرین اور کویت نے ایران کے اندر حملے کیے، امریکی اخبار کا دعویٰ

ڈرون اور میزائل ذخیرہ کرنے والے گوداموں سمیت دیگر فوجی تنصیبات کو بنایا گیا نشانہ

کویت، (یو این آئی) امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل نے ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ بحرین اور کویت کے جنگی طیاروں نے ایران کے اندر پہلی بار براہ راست حملے کیے ہیں۔ اخبار نے ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ بحرین اور کویت کے جنگی طیاروں نے رواں ماہ ایران کے فوجی اہداف پر حملے کیے، خلیجی ملکوں نے خفیہ طور پر ایران کے اندر فوجی اہداف کو نشانہ بنایا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ اس ماہ کے آغاز میں کیے گئے فضائی حملوں میں ڈرون اور میزائل ذخیرہ کرنے والے گوداموں سمیت دیگر فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ تہران کے خلاف دونوں خلیجی ممالک کی جانب سے اس نوعیت کی پہلی براہ راست جوابی کارروائی تھی، اور اس بات کی بھی عکاسی کرتی ہے کہ جنگ کے طول پکڑنے کے ساتھ عرب ریاستیں کس قدر مشکل صورت حال سے دوچار ہیں۔ رپورٹ کے مطابق متحدہ عرب امارات نے ان حملوں کے لیے اہداف سے متعلق انٹیلی جنس معلومات اور دفاعی فضائی معاونت فراہم کی، جو ایران کا مقابلہ کرنے کے لیے عرب ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے تعاون کی علامت ہے، یاد رہے کہ یو اے ای نے جنگ کے ابتدائی مرحلے میں بھی ایران پر متعدد بار حملے کیے تھے۔ بحرین اور کویت نے ان حملوں کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں کی ہے، جب کہ دونوں خلیجی ممالک کے حکومتی ترجمانوں نے اس بارے میں تبصرے کی درخواستوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ذرائع کے مطابق بحرین اور کویت کی فضائی افواج نسبتاً چھوٹی ہیں اور زیادہ تر امریکی اور یورپی ساختہ طیاروں سے لیس ہیں، تاہم حکام نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ تہران کو بغیر جواب دیے اپنے ممالک پر مسلسل حملے کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ حالیہ ہفتوں میں ایران نے اپنے حملوں کا زیادہ تر رخ بحرین اور کویت کی جانب رکھا ہے کیوں کہ دونوں ممالک میں امریکہ کی اہم فوجی تنصیبات موجود ہیں۔ بحرین میں امریکی بحریہ کے پانچویں بیڑے کا صدر دفتر قائم ہے، جب کہ کویت میں مختلف فوجی اڈوں پر ہزاروں امریکی فوجی تعینات ہیں۔

اسپین اور فرانس میں جنگلاتی آگ کے باعث 2 لاکھ افراد کا انخلا، فائر فائٹرز اور حکام آگ بجھانے میں مصروف

پیرس، (ایجنسیاں): جنوب مغربی فرانس اور وسطی اسپین میں جنگلات میں لگنے والی زبردست آگ نے تقریباً 200,000 لوگوں کو نقل مکانی پر مجبور کر دیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق دونوں یورپی ممالک میں فائر فائٹرز اور حکام آگ بجھانے میں مصروف ہیں۔ اسپین میں فائر فائٹرز کا کہنا تھا کہ آگ اتنی شدید ہے کہ ان پر قابو نہیں پایا جا سکتا تھا۔ دوسری جانب فرانس کے بحر اوقیانوس کے ساحل پر واقع سیاحتی علاقے میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے جسکے باعث کچھ لوگ کشتی کے ذریعے فرار ہو گئے۔ فرانسیسی وزارت داخلہ نے بتایا کہ فرانس میں گیرونڈے اور لینڈیس محکموں سے تقریباً 141,000 افراد نے انخلا کیا۔ ہسپانوی وزارت داخلہ کے مطابق وسطی اسپین میں 60,000 افراد اپنے گھروں سے بے دخل ہوئے۔ حکام نے بتایا کہ درجنوں فرانسیسی فائر فائٹرز زخمی ہوئے تاہم کسی بھی ملک میں موت کی اطلاع نہیں ملی کیونکہ شہر کے لوگوں نے وقت سے پہلے ہی اپنے گھروں کو چھوڑ دیا۔

الخلیل میں فلسطینی نوجوان کی کارروائی، ایک یہودی آبادکار شدید زخمی، اسلحہ بھی چھین لیا گیا

غزہ: مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوبی شہر الخلیل کے قریب واقع قصبے سوسیا کے نزدیک ہفتے کی شام ایک فلسطینی نوجوان کی طرف سے ایک یہودی آبادکار کا اسلحہ چھیننے کے پاداش میں وہ شدید زخمی ہو گیا۔ بالکل اسی طرز پر جیسے حال ہی میں قصبے تل میں شہید شیخ فاروق رمضان کے ساتھ واقعہ پیش آیا تھا۔ "صفا" ایجنسی کے ترجمے کے مطابق عبرانی ذرائع نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ایک فلسطینی نے مقبوضہ الخلیل کے جنوب میں واقع سوسیا بستی کے قریب ایک یہودی آبادکار کا اسلحہ چھین لیا۔ ذرائع نے اشارہ کیا کہ زخمی ہونے والے یہودی آبادکار کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور اس کی حالت تشویشناک بتائی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ کارروائی انجام دینے والا مجاہد کامیابی کے ساتھ اسلحہ اپنے ساتھ لے کر جائے وقوعہ سے بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔

اقوام متحدہ کے سربراہ 17 سال بعد پہلی بار 3 روزہ دورے پر پہنچے شام

اسرائیل کے زیرِ قبضہ گولان کی پہاڑیوں میں واقع اقوامِ متحدہ کی یو این ڈی او ایف کا بھی دورہ کرنے کا امکان

دمشق، (ایجنسی): اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریش ہفتہ کو دمشق پہنچے، جو کہ 17 سال میں اقوام متحدہ کے سربراہ کا شام کا پہلا دورہ ہے اور یہ اسد حکومت کے بعد عبوری مرحلے میں بین الاقوامی قبولیت کی تجدید کی علامت ہے۔ دمشق انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر گوتریش کا استقبال شام کے وزیر خارجہ اسعد الشیبانی نے کیا۔ بعد ازاں ان کا 3 روزہ دورہ شروع ہوا جس میں صدر احمد الشرع، سینئر حکومتی عہدیداران، سول سوسائٹی کے نمائندے اور ملک کی نئی قائم شدہ عبوری پارلیمنٹ کے ارکان سے ملاقاتیں اور بات چیت شامل ہے۔ یہ دورہ بان کی مون کی طرف سے 2009 کے دورہ دمشق کے بعد اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا پہلا دورہ ہے، جو شام کی خانہ جنگی کے پھوٹنے سے دو سال قبل تھا۔ اس تنازع نے نصف ملین سے زائد افراد کو ہلاک کیا اور لاکھوں کو بے گھر کر دیا، بعد ازاں شامی رہنما بشار الاسد کو دسمبر 2024 میں معزول کر دیا گیا۔ اقوام متحدہ کے سربراہ متوقع طور پر شام کے سیاسی عبور اور بحالی کی کوششوں میں تنظیم کی حمایت کا اعادہ کریں گے جسے اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی کلاؤڈیو کورڈونے نے ملک کی تاریخ کے 'فیصلہ کن دور' کے طور پر بیان کیا ہے۔ سرکاری عہدیداران کے ساتھ ملاقاتوں کے علاوہ گوتریش سول سوسائٹی گروپس اور خواتین کے معاملات کی حمایتی تنظیموں کے عہدیداروں سے ملاقات کریں گے، جو کہ ریاستی اداروں سے ہٹ کر اقوام متحدہ کی وسیع شمولیت کو اجاگر کرتا ہے۔ گوتریش اسرائیل کے زیر قبضہ گولان کی پہاڑیوں میں واقع اقوام متحدہ کی ڈس انگیجمنٹ آبزرور فورس (یو این ڈی او ایف) کا بھی دورہ کریں گے، جہاں امن پسندوں نے 1974 سے شام-اسرائیل جنگ بندی لائن کی نگرانی کی ہے۔

شام میں دو بسوں کے درمیان خوفناک تصادم، 35 افراد ہلاک

شام میں دو بسوں کے درمیان خوفناک تصادم سے تقریباً 35 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔ شام میں دو مسافر بسوں کے درمیان ہونے والے خوفناک تصادم کے نتیجے میں کم از کم 35 افراد ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔ امدادی ٹیموں نے موقع پر پہنچ کر زخمیوں کو قریبی اسپتالوں میں منتقل کیا، جہاں متعدد افراد کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے، جس کے باعث ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق حادثہ تیز رفتاری اور مخالف سمت سے آنے والی بس سے ٹکر کے باعث پیش آیا، تاہم حکام نے واقعے کی مکمل تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

حماس کا انروا کے خلاف مکروہ امریکی اور اسرائیلی سازشیں ناکام بنانے کا مطالبہ

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) نے خبردار کیا ہے کہ امریکہ اور قابض اسرائیل کی طرف سے مسلسل ایسی کوششیں جاری ہیں جن کا مقصد اقوام متحدہ کے ادارہ برائے مہاجرین (انروا) کو ختم کرنا یا اسے کسی دوسرے اداروں کے ذریعے بدلنا ہے، اور حماس نے اس بات پر زور دیا کہ امریکی کانگریس میں پیش کیا جانے والا بل ایک ایسے سلسلے کی نئی کڑی ہے جس کا مقصد اس ادارے کے کردار کا خاتمہ کرنا اور فلسطینی پناہ گزینوں کے تئیں اس کی تاریخی ذمہ داری کا صفایا کرنا ہے۔

حماس کے بیرون ملک قومی تعلقات کے شعبے کے سربراہ علی برکہ نے آج ہفتے کے روز جاری کردہ ایک اخلاقی بیان میں اس بات کی تصدیق کی کہ یہ تمام اقدامات بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے فیصلوں کی صریح خلاف ورزی ہیں، اور یہ فلسطینی پناہ گزینوں کے مسئلے اور ان کے اس بنیادی حق پر براہ راست حملہ ہیں جس کے تحت وہ سنہ 1948ء میں اجاڑے جانے کے بعد اپنے گھروں اور املاک کو واپس لوٹنے کا حق رکھتے ہیں۔ علی برکہ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ انروا، جسے سنہ 1949ء کی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرارداد نمبر 302 کے تحت قائم کیا گیا تھا، محض ایک فلاحی ادارہ نہیں ہے بلکہ یہ فلسطینی عوام کی نکبہ کا ایک بین الاقوامی گواہ ہے، اور کروڑوں پناہ گزینوں کے تئیں عالمی برادری کی قانونی، سیاسی اور اخلاقی ذمہ داری کا مجسمہ ہے، جب تک کہ حقِ واپسی اور معاوضے سے متعلق اقوام متحدہ کی قرارداد نمبر 194 نافذ نہیں ہو جاتی۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس ادارے کو ختم کرنے، اس کے دائرہ کار کو محدود کرنے یا اس کے اختیارات کو دیگر اداروں کے حوالے کرنے کی کوئی بھی کوشش پناہ گزینوں کے مسئلے کی قانونی اور تاریخی حقیقت کو ہرگز تبدیل نہیں کر سکے گی، اور نہ ہی حقِ واپسی پر کوئی آنچ آنے دے گی کیونکہ یہ ایک ایسا انفرادی اور اجتماعی حق ہے جو اٹل ہے اور وقت گزرنے سے کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے اقوام متحدہ، جنرل اسمبلی، عطیہ دینے والے ممالک اور عالمی برادری سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ امریکی اور اسرائیلی دباؤ کو یکسر مسترد کر دیں، انروا کے لیے پائیدار فنڈنگ کی فراہمی کے لیے عملی اقدامات کریں، اور تمام مقامات پر جہاں فلسطینی پناہ گزین بستے ہیں (خاص طور پر غزہ کی پٹی، مقبوضہ مغربی کنارے، لبنان، شام اور اردن میں) اس کی صحت، تعلیمی، فلاحی اور سماجی خدمات کو مزید تقویت بخشیں۔ انہوں نے عرب و اسلامی ممالک، انسانی حقوق کے اداروں اور دنیا بھر کے حریت پسندوں سے یہ اپیل کی کہ وہ انروا کے دفاع کے لیے ایک وسیع سیاسی، قانونی اور عوامی مہم کا آغاز کریں، کیونکہ یہ ادارہ بین الاقوامی فیصلوں پر عمل درآمد کرتے ہوئے اپنے وطن کو واپسی تک فلسطینی پناہ گزینوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے بنیادی ستونوں میں سے ایک ہے۔

ایک ہفتے میں مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں فلسطینیوں کی 83 مزاحمتی کارروائیاں

غزہ (ایجنسیاں): گذشتہ ہفتے کے دوران مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں عوامی مزاحمتی کارروائیوں میں نمایاں تیزی دیکھنے میں آئی، جہاں مرکز اطلاعات فلسطین 'معطی' کے مطابق قابض اسرائیلی فوج اور یہودی آبادکاروں کے خلاف تراسی عوامی مزاحمتی کارروائیاں ریکارڈ کی گئیں ہیں۔ مرکز نے واضح کیا کہ 17 جولائی سنہ 2026ء سے 24 جولائی تک کے عرصے کے دوران انجام پانے والی ان مزاحمتی کارروائیوں میں فائرنگ اور چھرا گھونپنے کے واقعات، میدانی جھڑپیں اور مقبوضہ مغربی کنارے و مقبوضہ بیت المقدس کے متعدد علاقوں میں یہودی آبادکاروں کے حملوں کے خلاف منہ توڑ دفاع شامل تھا۔ ان بہادرانہ کارروائیوں کے نتیجے میں مجاہد شیخ فاروق رمضان کی طرف سے کی جانے والی ایک فائرنگ کی کارروائی میں دو صیہونی فوجی واصلِ جہنم ہو گئے، جبکہ چھ دیگر زخمی ہوئے جن میں سے دو نابلس اور جنین میں کیے جانے والے چھرا گھونپنے کے دو حملوں میں زخمی ہوئے۔ 'معطی' نے اشارہ کیا کہ غیور فلسطینیوں نے یہودی آبادکاروں کے بارہ حملوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، جبکہ مختلف علاقوں میں قابض فوج کے ساتھ چھیاسٹھ جھڑپیں ہوئیں جن کے دوران پتھراؤ کرنے کی کارروائیوں کو بھی بھرپور طریقے سے انجام دیا گیا۔ اس کے علاوہ اس ہفتے کے دوران شہروں، قصبوں اور مقدس مقامات پر جاری یورشوں اور مظالم کے خلاف قابضین کی پالیسیوں کو مسترد کرنے کے لیے دو احتجاجی مظاہروں کا انعقاد بھی کیا گیا۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

۔۔۔شرح نما۔۔۔

ہر ذہن کو سودا ہوا، ہر آنکھ نے کچھ پڑھ لیا
لیکن سرِ قرطاسِ جاں میں نے لکھا کچھ بھی نہیں

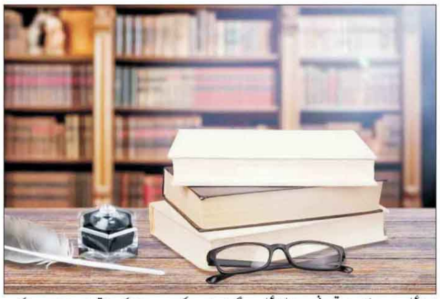

• امیر مہدی، برمنگھم، برطانیہ

تشریح:

بعض اشعار ایسے ہوتے ہیں جو پہلی قرأت میں اپنے معنی نہیں دیتے بلکہ ایک ذہنی کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ قاری ان سے گزر تو جاتا ہے، مگر شعر اس کے اندر باقی رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے اشعار اپنی معنویت کو براہِ راست بیان نہیں کرتے بلکہ لفظوں کے درمیان قائم ہونے والے اُن لطیف رشتوں کے ذریعے آشکار کرتے ہیں جو قاری کے شعور میں بتدریج تشکیل پاتے ہیں۔ یوں شعر ایک جامد بیان نہیں رہتا بلکہ ہر نئی قرأت کے ساتھ ازسرِ نو وجود میں آتا ہے۔ زیرِ نظر شعر بھی اسی نوعیت کا ہے۔ بظاہر اس کی زبان نہایت سادہ ہے، لیکن یہی سادگی اپنے اندر ایک ایسی معنوی پیچیدگی رکھتی ہے جو شعر کو محض اظہار سے اٹھا کر تخلیقی تجربے میں بدل دیتی ہے۔ ہر ذہن کو سودا ہوا، ہر آنکھ نے کچھ پڑھ لیا لیکن سرِ قرطاسِ جاں میں نے لکھا کچھ بھی نہیں اس شعر کی پہلی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں خارجی دنیا کا کوئی منظر، کوئی واقعہ یا کوئی کردار موجود نہیں۔ شاعر پوری طرح انسانی باطن کے اندر رہ کر گفتگو کرتا ہے۔ شعر کے تمام بنیادی الفاظ۔ ذہن، آنکھ، قرطاس اور جاں، انسانی شعور اور ادراک سے متعلق ہیں۔ اس اعتبار سے شعر کا پورا نظامِ معنی داخلی ہے۔ یہاں خارج صرف اسی حد تک موجود ہے جہاں وہ باطن میں جذب ہو کر شعور کا حصہ بن جاتا ہے۔ پہلا مصرع "ہر ذہن کو سودا ہوا، ہر آنکھ نے کچھ پڑھ لیا"، اپنے آغاز ہی سے ایک اجتماعی تجربے کو سامنے لاتا ہے۔ لفظ "ہر" محض نحوی ضرورت نہیں بلکہ شعر کی معنوی بنیاد ہے۔ یہی لفظ تجربے کو انفرادی سطح سے اٹھا کر انسانی سطح پر لے جاتا ہے۔ شاعر کسی ایک شخص یا ایک زمانے کی کیفیت بیان نہیں کرتا بلکہ انسانی ادراک کی عمومی ساخت پر گفتگو کرتا ہے۔ اس مصرعے میں سب سے زیادہ توجہ طلب لفظ "سودا" ہے۔ اردو شعری روایت میں یہ لفظ غیر معمولی معنوی وسعت رکھتا ہے۔ اس میں عشق، جنون، اضطراب، آرزو، وہم، خیال اور بے قراری سب شامل ہیں۔ یہی نہیں، اس کا لغوی مفہوم تجارت اور لین دین سے بھی وابستہ ہے۔ شاعر نے ان میں سے کسی ایک معنی کو ترجیح نہیں دی بلکہ لفظ کو پوری معنوی گنجائش کے ساتھ برتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شعر ایک متعین مفہوم پیش نہیں کرتا بلکہ مختلف امکانات کو بیک وقت زندہ رکھتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں شعر میں ابہام پیدا ہوتا ہے، مگر یہ ابہام فکری دھند نہیں بلکہ معنوی کشادگی ہے۔ اچھی شاعری میں ابہام معنی کو چھپانے کے لیے نہیں بلکہ اس کے امکانات بڑھانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اگر شاعر لفظ "سودا" کی نوعیت متعین کر دیتا تو شعر کی تعبیر بھی محدود ہو جاتی لیکن اس کی عدمِ تعیین ہر قاری کو اپنی فکری اور جذباتی دنیا کے مطابق اس لفظ کی تعبیر کرنے کی آزادی عطا کرتی ہے۔ اس کے بعد شاعر کہتا ہے: "ہر آنکھ نے کچھ پڑھ لیا۔" یہاں شعر اپنی پہلی بڑی تخلیقی جست لگاتا ہے۔ آنکھ کا تعلق دیکھنے سے ہے، مگر شاعر اسے پڑھنے کا عمل عطا کرتا ہے۔ یہ معمولی سی تبدیلی دراصل شعر کے پورے نظامِ معنی کو بدل دیتی ہے۔ دیکھنا محض بصری عمل ہے، جب کہ پڑھنا تعبیر، فہم اور تاویل کا عمل ہے۔ گویا شاعر کے نزدیک انسان دنیا کو صرف دیکھتا نہیں بلکہ مسلسل اس کی تعبیر بھی کرتا رہتا ہے۔ اس مصرعے میں لفظ "کچھ" بھی اسی قدر اہم ہے جتنا "سودا"۔ شاعر یہ نہیں بتاتا کہ کیا پڑھا گیا۔ یہی غیر تعیین شعر کو کھلا رکھتی ہے۔ ہر قاری اپنی زندگی، اپنے تجربے اور اپنے ذہنی افق کے مطابق اس "کچھ" کو معنی دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شعر ہر نئے قاری کے ساتھ ایک نیا متن بن جاتا ہے، حالاں کہ اس کے الفاظ تبدیل نہیں ہوتے۔ یہاں تک شعر انسانی ادراک کی عمومی کیفیت بیان کرتا ہے، لیکن ابھی تک کوئی فیصلہ صادر نہیں کرتا۔ پہلا مصرع صرف ایک فکری فضا قائم کرتا ہے اور قاری کے اندر یہ توقع پیدا کرتا ہے کہ دوسرا مصرع اس دریافت کو واضح کرے گا۔ مگر شاعر اسی مقام پر شعر کو ایک غیر متوقع سمت میں موڑ دیتا ہے، اور یہی موڑ اس شعر کی اصل فنی قوت ہے۔

پہلا مصرع انسانی شعور کی ایک عمومی اور اجتماعی کیفیت کو سامنے لاتا ہے، لیکن اس کے باوجود وہ کسی نتیجے تک نہیں پہنچتا۔ قاری کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ذہن اور ادراک کسی اہم دریافت کے قریب آ گئے ہیں اور اب دوسرا مصرع اس دریافت کو واضح کرے گا۔ مگر شاعر عین اسی مقام پر ایک ایسا تخلیقی انحراف پیدا کرتا ہے جو پورے شعر کے مفہوم کو ایک نئی جہت عطا کر دیتا ہے۔ "لیکن سرِ قرطاسِ جاں میں نے لکھا کچھ بھی نہیں" دوسرے مصرع کا پہلا لفظ "لیکن" اس شعر کی معنوی ساخت میں نہایت بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ محض ایک حرفِ عطف نہیں بلکہ دو متوازی جہانوں کے درمیان حدِ فاصل ہے۔ پہلے مصرع میں اجتماعی ادراک، ذہنی اضطراب اور تعبیرات کا ایک عالم آباد تھا، جب کہ دوسرے مصرع میں شاعر یکایک اس تمام ہجوم سے الگ ہو کر اپنے داخلی وجود کی طرف لوٹ آتا ہے۔ گویا شعر کا زاویۂ نظر اجتماع سے فرد، خارج سے باطن، اور شور سے سکوت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس مصرعے کی سب سے اہم ترکیب "قرطاسِ جاں" ہے۔ یہ ترکیب اپنی سادگی کے باوجود غیر معمولی استعاراتی قوت رکھتی ہے۔ لغوی اعتبار سے "قرطاس" کاغذ کو کہتے ہیں، لیکن جب اسے "جاں" کے ساتھ مرکب کیا جاتا ہے تو یہ محض کاغذ نہیں رہتا بلکہ انسانی روح، ضمیر، باطن اور داخلی وجود کی ایک علامت بن جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں شاعر مادی شے کو روحانی مفہوم عطا کرتا ہے۔ اس طرح "قرطاسِ جاں" دراصل وہ داخلی لوح ہے جس پر انسان کے گہرے تجربات، احساسات اور وجودی واردات ثبت ہوتی ہیں۔ یہ ترکیب اردو غزل کی روایتی استعاراتی فضا سے بھی مربوط ہے، مگر شاعر نے اسے ایک نئی معنوی جہت عطا کی ہے۔ کلاسیکی شاعری میں دل، سینہ، لوحِ دل یا دفترِ دل جیسی تراکیب بکثرت ملتی ہیں، مگر "قرطاسِ جاں" اپنے اندر ایک خاص طرح کی تجرید اور لطافت رکھتی ہے۔ یہاں روح کو ایک ایسے صفحے سے تشبیہ دی گئی ہے جس پر لکھا جا سکتا ہے، لیکن شاعر اسی امکان کی نفی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس نے اس صفحے پر کچھ بھی نہیں لکھا۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر شاعر نے واقعی کچھ نہیں لکھا تو پہلے مصرع میں ہر آنکھ نے کیا پڑھ لیا؟ بظاہر یہی وہ تضاد ہے جس پر پورا شعر استوار ہے، مگر درحقیقت یہ تضاد نہیں بلکہ ایک نہایت باریک فنی حکمت ہے۔ شعر اپنی معنویت اسی خلا سے پیدا کرتا ہے جو "پڑھنے" اور "نہ لکھنے" کے درمیان قائم ہے۔ یہ خلا متعدد تعبیرات کا امکان پیدا کرتا ہے۔ ایک تعبیر یہ ہے کہ شاعر انسانی نفسیات کی اس کمزوری کی طرف اشارہ کر رہا ہے جس کے تحت انسان دوسروں کے سکوت کو بھی اپنی خواہشات، تعصبات اور گمان کے مطابق معنی پہنا دیتا ہے۔ حقیقت خواہ خاموش رہے، دنیا اس پر اپنی تعبیرات ثبت کر دیتی ہے۔ اس اعتبار سے شعر انسانی رویوں پر ایک نہایت لطیف مگر گہرا طنز بھی بن جاتا ہے۔ لوگ حقیقت کو کم اور اپنی ذہنی ساخت کو زیادہ پڑھتے ہیں۔ دوسری تعبیر سکوت کی جمالیات سے متعلق ہے۔ ہر اظہار الفاظ کا محتاج نہیں ہوتا۔ انسانی زندگی میں بعض کیفیات ایسی ہوتی ہیں جنھیں زبان پوری طرح اپنے اندر سمو نہیں سکتی۔ ایسے میں خاموشی خود ایک زبان بن جاتی ہے۔ شاعر کا یہ کہنا کہ "میں نے لکھا کچھ بھی نہیں" دراصل اظہار کی نفی نہیں بلکہ اس کی ایک اعلیٰ صورت کا اثبات ہے۔ بعض اوقات نہ کہنا، کہنے سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیانہ روایت میں بھی سکوت کو معرفت کی ایک منزل تصور کیا گیا ہے، جہاں حقیقت کو بیان کرنے کے بجائے اسے محسوس کیا جاتا ہے۔ تیسری تعبیر تخلیقی عمل سے وابستہ ہے۔ بڑا فن کار اپنے متن کو مکمل طور پر بند نہیں کرتا بلکہ اس میں ایسے خلا چھوڑ دیتا ہے جنھیں قاری اپنے تجربے سے پُر کرتا ہے۔ جدید ادبی تنقید، بالخصوص Reader-Response Criticism، اسی نکتے پر زور دیتی ہے کہ متن اپنے معنی خود نہیں دیتا بلکہ قاری کے ساتھ مل کر معنی پیدا کرتا ہے۔ اس شعر میں بھی شاعر نے معنی کا آخری فیصلہ اپنے ہاتھ میں نہیں رکھا بلکہ قاری کے شعور کے سپرد کر دیا ہے۔ "کچھ" کی غیر تعیین اور "کچھ بھی نہیں" کی نفی مل کر ایک ایسا تخلیقی خلا پیدا کرتی ہیں جہاں ہر قرأت ایک نئی تعبیر میں ڈھل جاتی ہے۔ شعر میں رعایتِ لفظی بھی غیر معمولی مہارت سے برتی گئی ہے۔ ذہن کے ساتھ "سودا"، آنکھ کے ساتھ "پڑھنا"، قرطاس کے ساتھ "لکھنا" اور جاں کے ساتھ باطن کا تصور۔ یہ تمام الفاظ بظاہر ایک ہی میدانِ معنی سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن شاعر نے انھیں روایتی رشتوں کے بجائے نئے تعلقات میں منسلک کیا ہے۔ اسی وجہ سے شعر کی داخلی ساخت نہایت مربوط محسوس ہوتی ہے، حالانکہ اس کی معنوی سطح مسلسل کشادہ ہوتی جاتی ہے۔ یہ بھی قابلِ توجہ ہے کہ شاعر نے دوسرے مصرع میں "میں" کو پہلی مرتبہ متعارف کرایا ہے۔ پہلے مصرع میں "ہر" کی وسعت تھی، جب کہ دوسرے میں "میں" کی انفرادیت سامنے آتی ہے۔ یوں شعر کی حرکت اجتماع سے فرد کی طرف ہے، لیکن یہ فرد اپنی ذات کو مرکز بنا کر دوسروں کی نفی نہیں کرتا بلکہ اپنے باطن کی خاموشی کو دنیا کے اجتماعی شور کے مقابل رکھتا ہے۔ یہی تقابل شعر کو ایک گہرا وجودی آہنگ عطا کرتا ہے۔ اس پورے شعر میں کہیں بھی بلند آہنگی، خطابت یا جذباتی ہیجان نہیں ہے۔ شاعر نہ کوئی دعویٰ کرتا ہے، نہ کوئی فلسفہ بیان کرتا ہے، نہ کسی نتیجے پر اصرار کرتا ہے۔ وہ صرف دو متضاد کیفیات کو اس مہارت سے سامنے رکھ دیتا ہے کہ قاری خود ان کے درمیان موجود معنوی فاصلوں کو طے کرنے لگتا ہے۔ یہی بڑی شاعری کا وصف ہے کہ وہ اپنے معنی قاری پر مسلط نہیں کرتی بلکہ اس کے شعور میں ان کی تشکیل کا عمل شروع کر دیتی ہے۔ چنانچہ دوسرے مصرع کی اصل قوت اسی اعتراف میں مضمر ہے کہ باطن کے بعض تجربات لفظوں کی گرفت میں نہیں آتے۔ انھیں نہ تحریر کیا جا سکتا ہے، نہ مکمل طور پر بیان۔ وہ صرف جئے جا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شاعر کے نہ لکھنے کے باوجود دنیا پڑھتی رہتی ہے، اور شاید اسی میں اس شعر کا سب سے بڑا جمالیاتی اور وجودی سچ پوشیدہ ہے۔

اس پورے شعر کی ساخت ایک ایسے دائرے کی مانند ہے جو دنیاوی ہجوم اور ذہنی سودائیت سے شروع ہو کر، لوگوں کے خود ساختہ ادراک سے گزرتا ہوا، اور ابہام کے فکر انگیز موڑ سے ہوتا ہوا روح و باطن کی سطح پر پہنچتا ہے اور حتمی و مطلق خاموشی پر ختم ہوتا ہے۔ شعر کا پہلا حصہ معاشرتی احوال کی عکاسی کرتا ہے، درمیانی حصہ نفسیاتی الجھنوں کو اجاگر کرتا ہے، اور آخری حصہ انفرادی و عرفانی سطح پر جا کر ختم ہوتا ہے۔ یہی وہ ربط اور سلسلہ وار تسلسل ہے جو اس شعر کو معاصر اردو غزل کا ایک لازوال اور کلاسک شاہکار بناتا ہے۔

فکر و فن کے اس حسین اور عمیق امتزاج، لفظی و معنوی رعایتوں، اور ابہام و جمالیات کے اس بے مثال شاہکار کا خالق اردو ادب کا ایک نہایت معتبر، جلیل القدر اور عہد ساز نام ہے۔ یہ شاہکار شعر معاصر اردو غزل کے ممتاز اور صاحبِ اسلوب شاعر "پروفیسر شہپر رسول" کا ہے۔ ان کی شاعری میں جو ایک خاص قسم کی دھیمی آمیزش، کلاسکیت کی حلاوت، فکری بالیدگی اور جدت پسندی پائی جاتی ہے، یہ شعر ان کے مخصوص مزاج اور شعری جمالیات کی مکمل طور پر نمائندگی کرتا ہے۔ انھوں نے روایتی غزل کے سانچے میں جدید دور کی نفسیاتی الجھنوں اور باطنی تنہائی کو جس ہنرمندی سے ڈھالا ہے، وہ ان کے معتبر فن کار ہونے کا روشن ثبوت ہے۔

☆☆☆

۔۔۔دو شاعر ایک زمین۔۔۔

سلام

• میر انیس

جُز خدا جھکتے نہیں ہم بادشا کے سامنے
ہاتھ پھیلائے تُوانگر کیا خدا کے سامنے

قلب میں داغوں کے گُل، دامن میں اشکوں کے گُہر
ہم یہ ہدیہ لے کے جائیں گے خدا کے سامنے

حُرؓ کو آتی تھی صدا، کیوں کانپتا ہے مثلِ بید؟
نار کا ڈر ہے تو چل نورِ خدا کے سامنے

پر کسی سے اُس کی مشکل کا نہ عُقدہ حل ہوا
وہ گرہ آخر کھلی مشکل کُشاؑ کے سامنے

عرش پر دستِ علیؑ نکلا حجابِ نور سے
شیر کا کاسہ جب آیا مصطفیٰ ﷺ کے سامنے

حُرؓ نے بیٹے سے کہا، ہاتھوں کو اپنے باندھ کر
یوں چلو لختِ دلِ مشکل کُشاؑ کے سامنے

کیا سخاوت تھی کہ چھپ چھپ کر علیؑ ہنگامِ شب
آپ لے جاتے تھے کھانا ہر گدا کے سامنے

کہتی تھی زینبؑ: تمھیں بھی کچھ خبر ہے، یا حسینؑ!
ننگے سر نکلی ہوں میں اہلِ جفا کے سامنے

تربتِ سرورؑ پہ جا کر خاک ہو جاؤں، انیسؔ
ہے زباں پر یہ دعا ہر دم خدا کے سامنے

☆☆☆

سلام

• عدیلؔ زیدی، (ہیوسٹن، امریکہ)

جاوداں رَن میں بہتر تھے قضا کے سامنے
لے کے جانا تھے خدا والے خدا کے سامنے

کب ٹکے اہلِ فنا نورِ بقا کے سامنے
جبرِ شاہی خم ہوا صبر و رضا کے سامنے

طفل بھی سرشار تھے شوقِ شہادت سے سبھی
ماؤں نے بھیجا تھا یوں ہمت بڑھا کے سامنے

لشکرِ شاہی نے فوراً چھوڑ دی نہرِ فرات
آ گئے عباسؑ جب پرچم اُٹھا کے سامنے

فیضِ خونِ شہ سے سجدوں کو مسیحائی ملی
کیمیا کیا چیز ہے خاکِ شفا کے سامنے

اِس طرح زینبؑ کے خطبے سے ہوا لرزاں یزید
جس طرح خیبر میں مرحب، مرتضیٰؑ کے سامنے

جتنے بھی طوفان آئے، بجھ گئے سب کے چراغ
تیرگی نے توڑا دَم شمعِ عزا کے سامنے

دیکھ لینا روزِ محشر، ماتمیِ شبیرؑ کے
سرخرو ہوں گے جنابِ سیّدہؑ کے سامنے

صاحبِ فکر و نظر ہرگز نہیں کرتے، عدیلؔ
قیصر و کسریٰ کی باتیں کہ کربلا کے سامنے

☆☆☆

ذکر اُس پری وش کا
بیگم اختر

• ڈاکٹر منتظر قائمی

بیگم اختر المعروف اختری بائی فیض آبادی غزل گائیکی کا ایک ایسا نام ہے جس نے غزل جیسی کافر صنف کو موسیقی کے پرستاروں، قدردانوں اور دیوانوں کے دلوں میں ایسا اتارا کہ جیسے لوگ مرزا ہادی رسوا کا ناول 'امراؤ جان ادا' پڑھ کر امراؤ جان کو دریافت کرنے لکھنؤ کے بازار اور گلی کوچوں میں نکل پڑے تھے ویسے ہی بیگم اختر کی سریلی آواز سن کر لوگ اس آواز کے شعلے کی جانب لپک پڑتے تھے جہاں سے ساز اور آواز کا دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ ہندوستان کو فیض آباد کی دو مقناطیسی شخصیات نے لازوال شہرت و مقبولیت عطاء کی ہے ان میں ایک امراؤ جان ادا ہیں جو مرزا ہادی رسوا کے قلم سے بن سنور کر ایسی نکلی کہ تاریخ میں بس گئی اور دوسری ملکۂ غزل بیگم اختر جو کہ اپنی زندگی میں ہی داستان سے افسانہ اور افسانے سے فسانہ بن گئیں۔ غزل اور موسیقی جیسی تہہ داری، پہلو داری، دلداری، طرف داری، وضع داری اور خاطر داری ان کی شخصیت میں موجود ہے۔ دونوں ہی مسمات کی زندگی کے نشیب و فراز کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امراؤ جان بیگم اختر ہیں یا بیگم اختر ہی امراؤ جان ادا ہیں۔ وہی نزاکت، وہی نفاست، وہی قد و قامت اور وہی سرتاپا قیامت۔ کوئی آواز کا دیوانہ ہے کوئی موسیقی کا پروانہ ہے، کوئی سُر اور تال کا فرزانہ ہے۔ فیض آباد کی امیرن جب اغوا کر کے لکھنؤ کی مشہور طوائف خانم کے کوٹھے پر لائی گئی تو وہاں امراؤ جان ادا بن گئی اور رسوا کی ناولوں سے نکل کر رقص و موسیقی کے پرستاروں اور قدردانوں کے دل و دماغ میں بس گئی لیکن اختری بائی فیض آبادی تو طوائف زادی تھی۔ ماں مشتری بائی اپنے زمانے کی مشہور طوائف تھی جن کی شادی لکھنؤ کے مشہور وکیل اور زمیندار سید اصغر حسین سے ہوئی جن کے یہاں بیگم اختر نے آنکھ کھولی۔ مشتری بائی کے قدردانوں اور پرستاروں میں کئی ریاستوں کے نوابین اور امراء سے لے کر اہلِ کمال تک شامل تھے۔ بیگم اختر نے غلام ہندوستان میں ۷ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو فیض آباد میں آنکھیں کھولیں اور آزاد ہندوستان میں ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۴ء کو احمد آباد میں اس وقت ہمیشہ کے لئے آنکھیں بند کر لیں جب احمد آباد ریڈیو کے لئے ایک پروگرام کے دوران انھیں دوسری مرتبہ دل کا دورہ پڑا جس سے وہ جانبر نہ ہو سکیں اور زندگی کے جھمیلوں سے آزاد ہو گئیں۔ رسوا کا ناول امراؤ جان ادا ۱۹۰۰ء میں منظرِ عام پر آیا جس میں اودھ کی زوال آمادہ تہذیب کے معدوم ہونے اور غدر کے ہنگاموں کا بیانیہ ہے۔ یہاں امراؤ جان غدر کے ہنگاموں کے سبب لکھنؤ سے کوچ کر کے اپنے وطن فیض آباد پہنچ جاتی ہے اور اپنی مٹی سے بیگانہ ہو کر پھر لکھنؤ واپس آجاتی ہے۔ کہنے والوں نے امراؤ جان کو ناول 'شاہدِ رعنا' کا چربہ کہا جاتا ہے لیکن میرا ناقص خیال ہے کہ بیگم اختر کی زندگی کی جدوجہد اور تقدیر کے تماشے نے امراؤ جان ادا جیسے حالات پیدا کر دیے۔ ناول نے بیسویں صدی کے اوائل میں منظرِ عام پر آ کر مرزا رسوا کی اس تخلیقی دریافت کو مزید ادبی و تحقیقی جھمیلوں سے بچا لیا ورنہ لوگ بیگم اختر میں بھی امراؤ جان تلاش کر لیتے۔ ان کی طبیعت اور عادات و اطوار بھی امراؤ جان جیسی وہی خوش مزاجی، خوش دلی اور خوش رنگی، بزلہ سنجی، مجلسی، رقص و موسیقی اور شاعری میں یکتائی۔ ہر ایک محفل کی جان اور جب بھی ہنستی تھیں تو کھلکھلا کر ہنستی تھیں جس سے روشنی پیدا ہوتی تھی ایسا لگتا تھا کہ رنج و غم ان کو چھو کر بھی نہیں گئے لیکن باطن میں وہی اداسی اور افسردگی۔ طبیعت میں بزلہ سنجی بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

ماں مشتری بائی کو جب یہ محسوس ہوا کہ کم سن اختری بائی کا دل راگ اور راگنیوں میں زیادہ لگتا ہے تو انھوں نے بیگم اختر کو اپنے زمانے کے معروف استاد عطا محمد خاں اور عبدالوحید خاں کے سامنے دو زانو بیٹھ کر ریاض کرنے کو کہا۔ جب استاد عطا محمد خان پٹیالے والے نے دیکھا کہ ایک نو عمر بچی کی دلچسپی ٹھمری، دادرہ اور غزل گائیکی میں ہے تو انھوں نے بہت دل لگا کر بیگم اختر کی لگن اور دلچسپیوں کی تراش خراش شروع کر دی اس کی نوک پلک درست کرنا شروع کر دیا۔ بیگم اختر نے باقاعدہ سارنگی اور تانپورہ کی تعلیم حاصل کی جس نے ان کی موسیقی کو بامِ عروج پر پہنچا دیا۔ جب کوئی فن کار فن کے سُر اور تال کی تہہ میں غوطہ لگانے کے بعد یہ کہے کہ ٹھمری اور غزل کا گانا ایسا آسان نہیں ہے عموماً جیسا سمجھ لیا جاتا ہے، خصوصاً غزل۔ ہماری موسیقی میں غزل کا اپنا ایک مقام ہے۔ اس کی ادائیگی میں کئی پہلوؤں کو مدِ نظر رکھنا پڑتا ہے۔ تب یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ گائیکی اس کے یہاں عقیدت سے بڑھ کر ریاضت اور ریاضت کی منزلوں سے آگے جا کر عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔ اختری بیگم کہتی ہیں کہ غزل شاعر کے دل کی آواز ہے، حسن و عشق کا ایک خوبصورت مرقع ہے۔ اگر کوئی غزل گانے والا اس حسن و عشق کے پیغام کو سامعین کے دل تک پہنچانے میں کامیاب ہے تب اس کو غزل گانے کا حق ہے۔ گویا انھوں نے غزل گائیکی کے لئے جو معیار و میزان مقرر کئے وہ کافی بلند ہیں جہاں پہنچنے کے لئے ہاتھ پیر کو لہولہان کرنا پڑتا ہے۔

غالب دہلی سے بنارس ہوتے ہوئے کلکتے پہنچے میر انیسؔ فیض آباد سے لکھنؤ اور میر حسن فیض آباد سے دہلی پہنچے تو ان سب کے یہاں فکر و فن میں وسعت اور رنگینی پیدا ہوئی۔ بیگم اختر کی سریلی آواز کو فیض آباد، لکھنؤ اور کلکتہ جیسے شہروں کے نرم و نازک اور نفیس ہاتھوں نے سُروں کا ایک تاج محل بنا دیا جس میں حسن و عشق اور روحانیت کا سنگم نظر آتا ہے۔ حالانکہ وہ کوئی بہت زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھیں مگر کم از کم ان کو ادب اور شعر و شاعری کی بہت اچھی سمجھ تھی۔ غزل گائیکی کے سفر میں انھوں نے کچھ ہندی فلموں کے لئے بھی نغمے بکھیرے۔ ستیہ جیت رے کی مشہور فلم 'جلسہ گھر' ۱۹۵۸ء میں ایک طوائف کے روپ میں بیگم اختر گیسٹ رول (مہمان کردار) میں نظر آئیں اور 'بھر بھر آئی موری انکھیا' جیسی نفیس اور شائستہ ٹھمری چھیڑ کر ایک بہت ہی دلچسپ سماں باندھ دیا۔

چالیس کی دہائی میں بہار کے زلزلہ متاثرین کی امداد کے لئے بہار ریلیف فنڈ کی جانب سے ایک موسیقی تقریب کلکتہ کے البرٹ تھیٹر ہال میں منعقد کی گئی جس میں کلکتہ سمیت ملک کے مایہ ناز موسیقار بلائے گئے مگر شو کے ذریعہ کسی قسم کی آمدنی کے اندیشے معدوم ہونے کے مدِ نظر کوئی بھی بڑا فن کار اس شو میں آیا ہی نہیں۔ ادھر شو کے سب ٹکٹ فروخت ہو گئے ایسے میں شو کے منتظمین کے ہاتھ پاؤں پھول گئے مگر کسی کو کیا پتہ کہ یہ ایسے بڑے ہی نازک مرحلے میں کسی فن کار کی قسمت کا ستارہ جگمگانے والا ہے۔ عین وقت پر جب منتظمین کو کچھ نہیں سوجھا تو انھوں نے استاد عطاء حسین خاں صاحب سے بڑی التجا کی منت سماجت کی تو انھوں نے اپنی عزیز شاگردہ بیگم اختر کو شو میں اپنی پرفارمینس کے لئے راضی کر لیا۔ خاں صاحب نے کہا کہ بس ایک غزل، ایک ٹھمری اور ایک دادرہ سنا دو بس۔ ادھر بیگم صاحبہ کے بھی ہاتھ پیر پھول گئے کیونکہ اتنے بڑے عوامی جلسے کے سامنے کبھی موسیقی پیش نہیں کی تھی مگر اپنے استاد کے کہنے پر وہ 'بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق' کانپتے پیروں سے اللہ کا نام لے کر اسٹیج پر اتر گئیں اور پورے مجمع کو اپنی سریلی آواز کے سحر میں گرفتار کر لیا۔ اس تقریب میں پہلی صف میں ہندوستان کی کوئل کہی جانے والی شاعرہ سروجنی نائڈو بھی موجود تھیں۔ انھوں نے کم سن گلوکارہ بیگم اختر سے برجستہ کہا کہ میں تو چند منٹ کے لئے اس شو میں شریک ہونے کے لئے آئی تھی مگر تمھاری آواز کے سحر نے مجھ کو باندھ لیا اور میں نے پورا شو مکمل کیا۔ یہیں سے وہ شہرت کی بلندیوں پر چڑھنے لگیں۔ پھر میوزک کمپنیاں، فلم انڈسٹری اور میوزک کی محفلوں نے بیگم اختر کو دریافت کرنا شروع کر دیا۔ بیگم اختر کی غزل گوئی نے زمانے کو اپنا دیوانہ بنانا شروع کر دیا۔ بیگم اختر نے غزل گائیکی کو خواص کی محفلوں سے نکال کر بڑے بڑے کانسرٹ کے اسٹیج تک پہنچا دیا۔ پاکستان، افغانستان اور سوویت لینڈ نے ان کو اپنے یہاں مخملی آواز کا جلوہ بکھیرنے کے لئے پلکیں بچھائی۔ حکومت نے جب غزل گائیکی کے اس انمول ہیرے کو پرکھا تو اپنے تاج میں پدم شری اور پدم وبھوشن کا کوہِ نور بنا کر ہمیشہ کے لئے سجا لیا۔ بیگم اختر نے ۱۹۶۹ء میں غالب صدی تقریبات کے موقعہ پر مرزا نوشہ کے کلام سے سامعین کی بزمِ نشاط کو آراستہ کیا۔ چند غزلوں کے مکھڑے جن کو بیگم اختر نے اپنے گلے کی تان سے مقبولیت اور دوامیت کے آسمان پر بٹھا دیا۔

دیوانہ بنانا ہے تو دیوانہ بنا دے
ایسا نہ ہو تقدیر تماشہ نہ بنا دے

اے محبت تیرے انجام پہ رونا آیا
جانے کیوں آج میرے نام پہ رونا آیا

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریِ دل نے آخر کام تمام کیا

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی وعدہ یعنی نباہ کا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

بیگم اختر کی خوبی یہ تھی کہ وہ اپنی غزلوں کا انتخاب خود ہی کرتی تھیں اور انھیں خود ہی کمپوز کرتی تھیں یعنی دُھن ساز تھیں۔ میرؔ، غالبؔ، مومنؔ، ذوقؔ سے لے کر جگرؔ، فراقؔ، شکیل بدایونی اور کیفیؔ اعظمی تک کے کلام کو اپنی گلوکاری سے شہرتِ دوام بخشا۔ دریا دلی، فیاضی، سخاوت اور صلہ رحمی بھی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ان کے شاگردوں کا کہنا ہے کہ غزل دیکھ کر وہ پہچان لیتی تھیں کہ اس پر کون سا سُر لگے گا اور کیسی دھن لگے گی اور کس تان اور اٹھان میں یہ گائی جائے گی۔ سُروں کا لگاؤ، ادائیگی، الفاظ کا زیر و بم اور کہاں کس لفظ پر کتنا زور دینا ہے کہ لفظ اور سُر باہم مل کر معنی آفرینی کی ایک دلکش فضا قائم کر دیں اور سننے والا اس کے سحر میں کھو جائے۔ اکثر ایسا محسوس ہوا ہے کہ کسی شاعر کے کلام کو منتخب کر کے انھوں نے جو دھن لگا دی بعد میں ایسا لگا کہ وہ دھن اسی غزل کے لئے بنی تھی۔ آخر میں لکھنؤ واقع بھاتکھنڈے سنگیت کالج جو کہ اب بھاتکھنڈے سنگیت وشو ودیالیہ کے نام سے جانا جاتا ہے وہاں اپنی شہرت کی بلندیوں پر پہنچنے کے بعد بغیر کوئی فیس یا نذرانہ لئے وہاں سنگیت یا موسیقی کے طلبا کو تعلیم دینے آیا کرتی تھیں۔ وہ اپنے ہندوستانی ہونے پر بے انتہا فخر کرتی تھیں ایک ریڈیو پروگرام میں سامعین سے روبرو ہوتے ہوئے انھوں نے کہا کہ میں بے حد خوش نصیب ہوں کہ میں نے ایک ایسے ملک میں جنم لیا جہاں کی فضائیں سنگیت سے معتبر ہیں، جہاں کے لوگ فن اور فن کار سے محبت کرتے ہیں۔

اختری بیگم کو اپنی ماں سے بہت رغبت تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے انتقال پر وہ اس قدر رنجیدہ اور صدمے میں چلی گئیں کہ افسردگی یعنی ڈپریشن کا شکار ہو گئیں۔ اس سے قبل استیاق عباسی سے شادی کرنے کے بعد بھی جب وہ موسیقی کی محفلوں سے دور رہنے لگیں تب بھی وہ ڈپریشن میں چلی گئیں تھیں۔ ان کو تنہائی سے عجیب سی وحشت ہوتی تھی وہ کبھی بھی گھر یا باہر اپنے کمرے میں اکیلی نہیں رہتی تھیں کیونکہ تنہائی میں تلخ یادیں دامن گیر ہو جاتی تھیں جس سے نجات پانے کے لئے انھوں نے سگریٹ اور دخترِ انگور کی پناہ میں بھی گئیں۔ وہ اپنے پروگرام میں سامعین سے یہ بات اکثر دہرایا کرتی تھیں کہ آپ کے پیار اور محبتوں کا شکریہ میں نے ہمیشہ اپنی گائیکی سے ادا کیا ہے۔ اپنی موت سے ہمیشہ وہ اتنی التجا کرتی تھیں کہ وہ گاتے گاتے ہی مرنا چاہتی ہیں اور زندگی نے ان کی یہ خواہش پوری کر دی۔

ای میل: muntazirqaimi@gmail.com

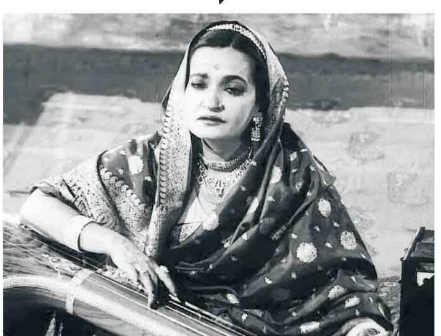

بیگم اختر کی خوبی یہ تھی کہ وہ اپنی غزلوں کا انتخاب خود ہی کرتی تھیں اور انھیں خود ہی کمپوز کرتی تھیں یعنی دُھن ساز تھیں۔ میرؔ، غالبؔ، مومنؔ، ذوقؔ سے لے کر جگرؔ، فراقؔ، شکیل بدایونی اور کیفیؔ اعظمی تک کے کلام کو اپنی گلوکاری سے شہرتِ دوام بخشا۔ دریا دلی، فیاضی، سخاوت اور صلہ رحمی بھی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ان کے شاگردوں کا کہنا ہے کہ غزل دیکھ کر وہ پہچان لیتی تھیں کہ اس پر کون سا سُر لگے گا اور کیسی دھن لگے گی اور کس تان اور اٹھان میں یہ گائی جائے گی۔

براہِ مہربانی
ادبی تصنیفات،
مضامین، افسانے، شاعری و
خط و کتابت وغیرہ درج ذیل
ای میل پر ارسال کریں:
urdusahafat@gmail.com
tazeen.rizvi66@gmail.com
• امیر مہدی، برمنگھم۔ یوکے
(میگزین انچارج)

الحمدللہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین۔

معراج صبر اور بندگی - حسین ابن علی

• سہیل کاکوروی

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "**وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ**" یعنی "صبر اور نماز سے مدد مانگو"

سوچیے! اللہ تعالیٰ نے بے شمار عبادات کا ذکر فرمایا، لیکن مشکل وقت میں خاص طور پر دو چیزوں کی طرف رہنمائی فرمائی: صبر اور نماز۔ صبر انسان کو ٹوٹنے نہیں دیتا اور نماز انسان کو اپنے رب سے جدا ہونے نہیں دیتی نماز فرض عبادت ہے لیکن اسکو ادا کرنے میں ہر لمحہ صبر درکار یعنی صبر اسکے ادا کرنے میں مددگار ہے

اگر کوئی پوچھے کہ صبر کی معراج کیا ہے؟ اگر کوئی جاننا چاہے کہ نماز سے وفاداری کی انتہا کیا ہے؟ تو اسے کربلا کے میدان کی طرف دیکھنا چاہیے

وہ کربلا جہاں پیاس تھی، مصیبت تھی، آزمائش تھی۔ وہ کربلا جہاں اہلِ بیتِ رسولؐ پر ظلم کے پہاڑ توڑے جارہے تھے۔ وہ کربلا جہاں حضرت امام حسینؓ کے سامنے ان کے عزیز، ان کے ساتھی اور ان کے جانثار ایک ایک کر کے شہادت کا جام نوش کر رہے تھے۔ لیکن اے اہلِ ایمان! ذرا غور کیجیے، ان تمام مصیبتوں کے باوجود حسینؓ کے صبر میں لغزش نہیں آئی۔ زبان پر شکوہ نہیں آیا۔ دل میں مایوسی نہیں آئی۔ کیونکہ ان کا تعلق زمین والوں سے زیادہ آسمان والے رب سے تھا جسمانیت کی حقیقت وہ جانتے تھے اور انکی روح لامکاں سے آنے والی بشارتوں کو سن کر ہی دراصل ظاہری طور پر نماز عصر کے لے وہ زمین کو سرفراز کر رہے تھے جبکہ وہ بشارت بقا کی ندا سن کر سجدہ شکرانہ ادا کر رہے ہے اس وقت تو فلک بھی زمین کو سجدہ کرنا چاہتا تھا لیکن قوانین قدرت کے سب پابند ہیں۔

جوش ملیح آبادی نے اپنی سوانح میں امام حسین کا ذکر جمیل کرتے ہوئے لکھا ہے اور جس صبر کو میں نے عنوان کیا ہے اسکی یوں تفصیل کی ہے۔ "وہ حسین جس کے نظام انفاس کی اطمینان آمیز ہمواری کی زد پر میدان کربلا کی بادسموم کا دم ٹوٹ گیا جس کے لبوں

کی خشکی دیکھ کر فرات کی موجیں اب آپ ہوکر رہ گیں تھیں جس کے چہرے کی شادابی کو دیکھ کر کربلا کے تپتے سورج کے ماتھے سے پسینے کی بوندیں ٹپکنے لگی تھیں"

وہ آگے لکھتے ہیں

"موت جس بڑے بڑے ساونتوں کی پنڈلیاں کانپنے لگتی ہیں جب حسین کے سامنے آئی تو وہ اسکو دیکھ کر اس حقارت سے مسکرائے کہ خود موت کی نبضیں ساقط ہوگییں"

حسین یہ جانتے تھے کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

حسین نے سجدے میں بصورت موت اس جنت کا مشاہدہ کیا کہ جس کی طرف اللہ نے نفس مطمینہ والوں کی بلایا ہے اور اسے اپنی جنت کہا ہے اور یہ تو سچ ہے کہ حسین اس جنت کے بھی سردار ہیں اور یقین ہے کہ وہ حیات ابدی کا تاج پہن کر وہاں جلوہ افروز ہونگے یوں بھی جب تک یہ عالم قایم ہے لبیک یا حسین کی صدایں بلند ہونگی۔

اور پھر وہ لمحہ آیا جو تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ کے لیے نقش ہوگیا۔ جنگ اپنے عروج پر تھی، تلواریں چل رہی تھیں، نیزے برس رہے تھے، موت ہر طرف اپنے سائے پھیلا رہی تھی، لیکن اسی ہنگامے میں عصر کی نماز کا وقت آ گیا۔

امام حسینؓ نے فرمایا کہ ہمیں نماز یاد ہے۔ سبحان اللہ! جن کے سامنے اپنے پیاروں کے جنازے پڑے ہوں، جن کے گرد دشمنوں کا ہجوم ہو، جن کے سر پر شہادت منڈلا رہی ہو، وہ بھی نماز کو نہیں بھولتے۔

کربلا کا پیغام یہی ہے کہ مصیبت کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو، نماز ترک نہیں ہونی چاہیے۔ حالات کتنے ہی سخت کیوں نہ ہوں، صبر کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔

حسینؓ نے اپنے عمل سے قرآن کی اس آیت کی تفسیر پیش کردی کہ "صبر اور نماز سے مدد مانگو"۔ صبر بھی تھا، نماز بھی تھی، اور پھر ایسی عظیم کامیابی ملی کہ آج چودہ سو سال گزرنے کے باوجود حق کا نام حسینؓ کے ساتھ زندہ ہے اور ظلم و باطل کا نام نفرت کی علامت بن چکا ہے۔ حسین حق کا درخشندہ استعارہ ہیں اور حق کو موت ہے ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں امام حسینؓ کے صبر، استقامت اور نماز سے محبت کا کچھ حصہ عطا فرمائے، اور ہمیں ہر آزمائش میں صبر اور ہر حال میں نماز کا پابند بنائے حسین جیسی بندگی کی کوشش کر کے حسین کی پیروی سے راہ نجات ہموار کی جا سکتی ہے عرفان حق دراصل مشاہدہ عمل حسین سے ہی ممکن ہے۔

حسین رافت ورحمت کی علامت تھے ایسے مظالم کرنے والوں کے لے تاریخ میں کہیں ایک جملہ بھی بددعا کا حسین کی زبان کا نکلا نہیں درج ہے جو انہوں نے دشمنان کو جشم تیرہ نفس کے لے زبان مقدس سے نکالا ہو صبر کی یہ بھی نادر و نایاب مثال ہے اور یہ اسلیے تھا کہ وہ پروردہ تھے رحمت اللعالمین کے جس کے سایے میں بقاے عالمیان کی انفاس جاری ہیں حسین ان سے اور وہ حسین سے تقسیم رحمت میں بھی وہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل عظیم کی وسعت ہیں۔ ☆☆

سلام

• جاوید زیدی
امریکہ

'کربلا'

زخم صدیوں سے ہرے ہیں کبھی بھرتے ہی نہیں
کربلا کیسے تھے وہ لوگ جو مرتے ہی نہیں
نینوا ! کیسے مسافر لب دریا ٹھہرے
پیاس تانے ہوئے خنجر ہے یہ ڈرتے ہیں نہیں
ساری دنیا ہے اُدھر اور ادھر اک بیعت حق
جان دے سکتے ہیں وعدے سے مکرتے ہی نہیں
دشت مقتل بھی ہے اور شام کا بازار بھی ہے
منزل عشق سے اب لوگ گزرتے ہی نہیں
کیا ہوئے اہل جنوں صاحب وحشت ہیں کہاں
معجزے علم کے اے عرش اُترتے ہی نہیں
ایک لمحے نے بدل ڈالا مقدر حر کا
اور ہم لوگ ہیں دنیا کے سنورتے ہس نہیں
کسی بیمار کے غم خانے کو کیا سمجھیں وہ
منزل قبر سے جو لوگ گزرتے ہی نہیں
اک شب و روز کا پیمانہ ہے اور اہل ہوس
ایسے ڈوبے ہیں وہ زیدی کہ اُبھرتے ہس نہہس

☆☆☆

سلام

• حسین مہدی رضوی
(نہٹوری)، مراداباد

سلامی ماورائے ہر زماں اعجاز سرور ہے
ہمارا ہی نہیں شبیر مستقبل ک ا رہبر ہے
شہ کونین اور پیاسے رہیں یہ کیسے ممکن تھا
مگر مشروب دل آ رام مومن آ ب خنجر ہے
حسینی عزم کیا رکتا فرات و دجلہ کے رخ پر
کہ ان جولانیوں کی ایک منزل حوض کوثر ہے
رگ باطل میں جب دیکھا وہ تازہ خون بھر آیا
تو پھر سب ہیچ ہیں بس اسوہءِ شبیر نشتر ہے
شہادت ہاشمی بچوں کا پیرس کھیل ہی کہئے
یہ شوق ان کے لئے روز ازل سے ہی مقدر ہے
قیام عالم نو میں لگے ہیں کربلا والے
یہ تکبیر مسلسل ھے کہ صور روز محشر ہے
ادھورے کام کا مھدی جسے تکمیل بننا تھا
کلاہ افتخار حیدری زینب کی چادر ہے

☆☆☆

سلام

• میر نظیر باقری

اصلحے توڑ ڈھال تھے بے دین اک سرکار کی
در حقیقت کربلا کی جنگ تھی کردار کی
سامنے گر ہو عقیدت میثم تمار کی
پھر حقیقت کچھ نہیں ہوتی رسن اور دار کی
لاکھ بھی ظلم وستم نے زندگی دشوار کی
پر کبھی ٹوٹی نہ ہمت عابد بیمار کی
جس جگہ بیمار کو اک سانس لینا تھا محال
وہ بھی ھے معراج اسکے صبر کی ایثار کی
کردئے اس۔ بے قلم ہر طالب بیعت کے ہاتھ
دھار اتنی تیز تھی شبیر کے انکار کی
آ گیا جس وقت اس کے کند خنجر کا خیال
قاتل شبیر پر لعنت بہتر بار کی
اسکی ہیبت سے ہی ہوجاتے ہیں جب مردہ بدن
کیا ضرورت ھے جری کو خنجر و تلوار کی
مسکرانا تو علی اصغر کا ھے فتح حسین
اور امیر شام کے حق میں علامت ہار کی
یہ بھی دادا کی طرح ہے مطمئن ہوکر شہید
شان ھے بے شیر میں سب حیدر کرار کی
کوئی آ یا تھا اسی رستے سے کعبے میں نظیر
ھے نشانی آج تک باقی در و دیوار کی

• پروفیسر اسلم جمشید پوری، میرٹھ

جنگ اور محبت

عید اس بار بھی آئی ہے۔ یہ مسلمانوں کا سب سے بڑا تہوار ہے۔ پوری دنیا میں یہ تیوار آب وتاب کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ دنیا کی تہائی آبادی اس کو اپنا سب سے بڑا تیوہار مانتی ہے۔ کاروبار کے اعتبار سے بھی یہ دنیا کے بڑے تیوہاروں میں شمار ہوتا ہے۔ اس دن مسلمان خوشی مناتے ہیں، اللہ کی عبادت کرتے ہیں، سیویاں کھاتے ہیں۔۔ گلے شکوے مٹا کر ایک دوسرے کو گلے لگاتے ہیں۔ عید دراصل ایک مہینے کے روزے رکھنے کا انعام ہے۔ روزے میں اللہ کے لئے حکم سے بغیر کھائے پئے رہتے ہیں۔۔ سنا ہے اپنے کٹر دشمن کو بھی، آج کے دن معاف کردیتے ہیں۔ اس دن پرانی سے پرانی دشمنی بھی بھلادی جاتی ہے۔ صلہ رحمی کی جاتی ہے۔

☆☆☆

کلین پاویل تل ابیب میں رہ رہا تھا۔ اس کا ایک چھوٹا سا بزنس تھا۔ وہ بڑے ہوٹلوں میں گوشت سپلائی کیا کرتا تھا۔ وہ شہر کے چار پانچ ریسٹورینٹ میں ہی گوشت پہچانے کا کام کرتا تھا۔ اس کا باپ سائمن بھی یہی کام کرتا تھا۔ اس کا انتقال ہوا تو وہ بائیس برس کا تھا۔ باپ کے رہتے ہوئے وہ بڑا غیر ذمہ دار تھا۔ اس نے کبھی بھی کوئی کام نہ کیا تھا۔ کالج کے اپنے دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرنا، دیر رات تک گھومنا۔ پارٹیاں کرنا۔ شراب پینا۔ موج مستی کرنا، اس کے یہی کام تھے جبکہ کئی بار اس کے باپ سائمن نے اسے کئی بار سمجھایا۔

"بیٹے پاویل ۔۔ میرا کیا بھروسہ ۔۔ میں رہوں یا نہیں۔۔ تم ذمہ داری محسوس کرو۔۔"

"ارے پاپا۔ آپ ہونا۔"

وہ ہر بار یہی کہہ دیتا۔ ایسا کہتے کہتے وہ دن بھی آ گیا جب اس کے باپ کو ہمیشہ کے لئے رخصت ہونا پڑا۔ ماں تو پہلے ہی اسے چھوڑ کر دوسرے شوہر کے پاس جا چکی تھی۔ اب وہ بالکل اکیلا تھا۔ اسے بڑا دھکا لگا تھا۔ اس کے اوپر سے چھت سرک گئی تھی۔ شکر ہے کہ سر چھپانے کو باپ کا چھوڑا گھر موجود تھا۔ چار پانچ ریسٹورینٹ تھے، جن میں سائمن گوشت سپلائی کرتا تھا۔ وہ سلاٹر ہاؤس سے گوشت لیتا اور اس کے وزن کے اعتبار سے پیکٹ بناتا اور اچھی طرح پیک کر کے ہوٹلوں میں سپلائی کرتا۔ باپ کی موت کے بعد اسے ہوش نہیں تھا نہ ہی اسے پتہ تھا کہ اسے اب کیا کرنا ہے۔ وہ تو سرکاری لوگ آئے اور انہوں نے اسے تابوت میں رکھ کر دفنایا تھا۔ وہ بس ان کے ساتھ ساتھ تھا۔ باپ کو دفنا کر وہ آیا تو تنہائی نے اسے گھیر لیا۔ اسے گھر کی تنہائی کھانے کو آرہی تھی۔ اسے ہر چیز میں باپ کی تصویر نظر آتی۔ اس نے سدھرنے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ اپنے باپ کے چھوڑے کاروبار کو سنبھالنا اب اس کی ذمہ داری تھی۔ اس نے طے کرلیا تھا کہ وہ ذمہ دار بیٹا بنے گا۔ اگلے روز ہی اس نے باپ کے چھوڑے ہوٹلوں کے کام کو سنبھالنا شروع کیا۔ جب کہ ہوٹل مالکوں نے اس کہا تھا۔

"پاویل۔۔ ابھی تو سائمن کی موت کا زخم تازہ ہے۔ تم دو چار دن آرام کرو اور اپنے باپ کی روح کے لئے دعا کرو۔۔" "نہیں۔۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے باپ کا کام کروں۔ یہ ان کی روح کو زیادہ سکون پہنچائے گا۔۔ مجھے ان کے راستے پر چلنا ہے۔"

"ٹھیک ہے، جیسی تمہاری مرضی۔۔"

پاویل نے سائمن کے کام کو سنبھال لیا تھا۔ اس نے آورہ گردی اور دوستوں کو چھوڑ دیا۔ شراب نوشی بھی کم کردی تھی۔ باپ کے چھوڑے کام کو خوب محنت سے انجام دینے لگا۔ کئی ماہ کی محنت کے بعد اس نے کام کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔ اس دوران اس نے سائمن کے کام کو نہ صرف سنبھالا تھا، بلکہ اسے مزید بڑھایا بھی۔ سلاٹر ہاؤس سے گوشت لینا، اس کے خوبصورت پیکٹ بنانا اور ہوٹلوں میں سپلائی کرنا۔ ان تمام کاموں میں وہ بہت تھک جاتا۔ اسے کام کرنے کی عادت نہیں تھی۔ اس کے قریبی دوست بھی حیران تھے کہ پاویل کو کیا ہوا؟ رات کو جب وہ تھک ہار کر گھر میں داخل ہوتا تو اکیلا پن اسے کاٹنے کو دوڑتا۔ شراب کے دو چار گھونٹ لیتا اور سونے کی کوشش کرتا۔ اسے گھر میں ڈر لگتا۔ وہ کم ہی سو پاتا۔

☆☆☆

ایک دن جب پاویل ایک ہوٹل پہنچا تو اس کا سامنا رشیپسنٹ لڑکی سے ہوا۔ اس نے ہوٹل کے مالک سیموئل کو پوچھا۔

"سیموئل صاحب کہاں ہے۔ مجھے ان سے کچھ کام ہے۔"

"آپ بیٹھیں میں پتہ کرتی ہوں۔"

اس نے پاویل کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور انٹرکام پر باس سے بات کی۔

"مسٹر پاویل آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔"

"انہیں اندر بھیج دو۔۔"

"آپ ان سے مل سکتے ہیں۔۔ یہاں سے لیفٹ پھر رایٹ ۔۔ آپ کو ان کا کمرہ مل جائے گا۔"

اس نے پاویل سے کہا۔ پاویل لڑکی کی بتائی ڈائریکشن میں چلا گیا۔ سیموئل سے ملاقات ہوئی۔ انہوں بڑی خوشدلی سے بات کی۔ پاویل نے پیسوں سے متعلق بات کی۔ تو انہوں کسی کو فون کر کے پیمنٹ دینے کو کہا۔ پیسے لے کر وہ ہوٹل سے نکل تو آیا مگر اپنا دل وہیں چھوڑ آیا۔

☆☆☆

ہفتے بھر بعد اچانک ایک ریسٹوراں میں اسے وہی لڑکی نظر آئی۔ وہ دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے وہاں گیا تھا۔ وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ ایک ٹیبل پر ہنسی مذاق میں مصروف تھی۔ وہ بھی اس کے قریب ایک خالی ٹیبل پر بیٹھ گیا۔ کھانے کا آرڈر دیا۔ اس نے دیکھا لڑکی والی ٹیبل پر افراتفری مچ گئی تھی۔ دراصل اچانک ایک بھنورا وہاں آ گیا تھا۔ اور وہ لڑکیوں کی ٹیبل کے گرد منڈلانے لگا۔ لڑکیاں اسے دیکھ کر خوف زدہ ہوگئی تھیں۔ ایک آدھ کی تو چیخ بھی نکل گئی تھی۔ ان میں ایک کی آواز ابھری۔

"بیرے۔۔ او، بیرے"

اتنے بیرا آتا۔ پاویل نے لپک کر اپنی پاکٹ ڈائری سے بھنورے پر وار کیا۔ پہلا ہی وار کامیاب ہوا اور بھنوراز میں بوس ہو گیا۔ بھنورے کو مار کر وہ اپنی ٹیبل پر آ کر بیٹھ گیا۔ لڑکیاں ابھی تک سراسیمہ تھیں۔ ان کے چہرے پر اب بھی خوف کے سائے تھے۔ لڑکیوں کے اوسان بحال ہوئے تو وہ آپس میں باتیں کرنے لگیں۔

"ارے یار۔۔ بھنورے نے تو ڈرا ہی دیا تھا۔" ایک بولی۔

"ہاں! مجھے تو ان سب سے، بہت ڈر لگتا ہے۔" دوسری نے کہا۔

"ارے یار ہمیں اس نوجوان کا تھینکس کرنا چاہیے۔ وہ نہ آتا تو آج کیا ہوتا؟ اتنے بیرا آتا بھنورا ہم میں سے کسی کو کاٹ لیتا۔" وہ لڑکی بولی۔

"ہاں۔ ہاں۔ چلو۔۔"

یہ کہتے ہی وہ تینوں پاس میں بیٹھے پاویل کے پاس پہنچیں۔

"آپ کا تھینکس ۔۔۔ آج آپ نہ آتے تو نجانے کیا ہوتا۔؟" وہ لڑکی بولی۔

"پہلے آپ لوگ بیٹھیں۔۔"

وہ تینوں پاویل کی ہی ٹیبل کی کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔ وہ لڑکی پاویل کے قریب والی کرسی پر بیٹھی۔

"آپ تو شاید وہی ہیں جو ہمارے ہوٹل آئے تھے۔"

"ہاں۔ ہاں۔ آپ نے صحیح پہچانا۔۔۔"

"ہم آپ کو بائی ہارٹ تھینکس کہتے ہیں۔۔"

"ایسی کوئی بات نہیں۔۔ آپ لوگ پریشانی میں تھیں۔۔"

"پھر بھی آپ نہ آتے تو۔۔۔"

پاویل تو یوں بھی بات کرنے کا بہانہ چاہتا تھا۔ جو اسے ہاتھ آ گیا تھا۔ وہ لڑکیاں وہیں بیٹھ گئیں تھیں۔ پاویل نے ان کے منع کرنے کے باوجود کافی منگوائی تھی۔ باتوں ہی باتوں میں اس نے بتایا کہ اس کا نام سارہ تھا۔ کافی کے دوران ان کی بہت سی باتیں ہوئیں۔ اس کی سہیلیاں کبھی پاویل کو اور کبھی اسے انکھیوں سے دیکھ رہی تھیں۔ اور اندر ہی اندر ان کی جوڑی پر عش عش کر رہی تھیں۔ دونوں کے بیچ فون نمبر کے تبادلے ہو چکے تھے۔ کافی ختم ہونے کے بعد وہ اپنے اپنے راستے پر ہولئے۔

پاویل کو لگتا تھا اس کی اور سارہ کی جوڑی پرفیکٹ رہے گی۔ بس سارہ کا ماننا ضروری تھا۔ وہ کئی بار سارہ کو فون کرتا۔ سارہ بھی اسے فون کرلیتی۔ دونوں کے درمیان اجنبیت کے جالے صاف ہوتے جارہے تھے۔ دونوں کچھ ہی دن میں ایک دوسرے کے قریب آ گئے تھے۔ پاویل نے سارہ کو پرپوز کر دیا تھا۔ سارہ نے بھی پاویل کو قبول کرنے میں دیر نہیں لگائی۔ مانولق ودق صحرا میں دو پیاسوں کو پانی مل گیا تھا۔ دونوں کا کوئی نہیں تھا۔ سارہ بھی اکیلی تھی اور ہاسٹل میں رہتی تھی۔ اس کے باپ نے اسے اور اس کی ماں کو چھوڑ دیا تھا۔ بعد میں ماں نے بھی دوسری شادی کر لی تھی، یوں وہ صحرائی طوفان میں تنہا کھڑی رہ گئی تھی۔ اس کی زندگی میں آئے اس طوفان نے بہت کچھ بدل دیا تھا۔ وہ بہت اکیلی رہ گئی تھی۔ گو کہ دوست یار تھے۔ مگر جو بھی لڑکا اس کے قریب آتا وہ اس کے حسن کا دیوانہ ہوتا۔ کوئی بھی زندگی ساتھ گذارنے والا نہیں تھا۔ پاویل نے جب پرپوز کیا تو اس نے، ہاں کہنے میں دیر نہیں لگائی۔

☆☆☆

دونوں نے مذہبی رسم ورواج کے مطابق ساؤنا میں جاکر شادی کر لی تھی۔ سارہ اب پاویل کے گھر آ گئی تھی۔ دونوں کی ازدواجی زندگی بہتر گذر رہی تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کا بہت خیال رکھتے۔ کبھی پاویل جلد اٹھ جاتا تو چائے بنالیتا کبھی سارہ کچن سنبھال لیتی۔ گھر کا کام کاج دونوں مل کر کر لیتے۔ سارہ پاویل کے بزنس میں بھی ہاتھ بٹاتی۔ اپنے کام پر بھی مستعدی سے جاتی۔ اب ان کی تجارت بڑھ گئی تھی۔ دو کمائی گھر آنے لگی تو گھر خوشحال ہوتا چلا گیا۔ اب وہ لوگ گھر اور باہر ریسٹورینٹ میں پارٹیاں بھی کرنے لگے۔ سارہ بہت خوش تھی۔ اسے پاویل جیسا لائف پارٹنر ملا تھا۔ وہ ماڈرن ہونے کے ساتھ مذہبی اور وطن پرست بھی تھی۔ وہ خوب پرارتھنا کرتی اور اپنے وطن اسرائیل سے بہت پیار کرتی۔ پاویل بہت زیادہ مذہبی نہیں تھا۔ اسے وطن سے پیار تو تھا لیکن وہ اس معاملے میں جذباتی نہیں تھا۔ وہ حق پسند تھا۔ اسے اپنے کاروبار اور سارہ سے جنون کی حد تک پیار تھا۔ پچھلے ماہ جب اسے پتہ چلا کہ سارہ ماں بننے والی ہے تو اس نے مارے خوشی کے رقص کرنا شروع کردیا یہی نہیں اس نے سارہ کو اس زور سے لپٹایا کہ سارہ بے دم سی ہوگئی تھی۔ دونوں بہت خوش تھے۔

☆☆

اسرائیل ایک طاقت ور ملک تھا۔ اس کے پاس نیوکلیر پاور بھی تھی۔ وہ چاروں طرف سے مسلم ممالک سے گھرا تھا۔ یروشلم اس کی راجدھانی تھی۔ وہ ترقی یافتہ ممالک میں شمار ہوتا تھا۔ دنیا کی تجارت کا ایک بڑا فی صد اس کے ہاتھ میں تھا۔ وہ دوسرے ممالک کو اپنے بنے ہتھیار بھی فروخت کرتا تھا۔ اس کے اردگرد کے مسلم ممالک تھے تو بہت رئیس لیکن ان کے پاس اپنی فوج برائے نام تھی۔ انہوں نے اپنی حفاظت کی ذمہ داری امریکہ جیسے سپر پاور ملک کو دے رکھی تھی۔ امریکہ کا نام ہی کافی تھا۔ کوئی بھی ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتا تھا۔ اس کے لئے امریکہ نے ان ممالک میں اپنے ملٹری بیس بنا رکھے تھے۔ جہاں اس کے ہزاروں فوجی، جنگی جہاز، میزائلیں، ڈرون وغیرہ تھے۔ اس کے بدلے یہ ممالک امریکہ کو کچا تیل اور بھاری رقم دیا کرتے تھے۔ امریکہ، اسرائیل کا پکا دوست تھا۔ وہ ایک تیر سے دو شکار کر رہا تھا۔ ایک طرف وہ اسلامی ممالک کا دوست بنا ہوا تھا۔ تیل اور پیسہ لے کر انہیں تحفظ فراہم کر رہا تھا۔ اسلامی ممالک سمجھ رہے تھے کہ امریکہ ہمارا دوست اور ہمدرد ہے۔ ہمارے واسطے اس نے ہمارے ملکوں میں اپنا ایسا فوجی جال بچھا رکھا ہے کہ ہماری طرف پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔ کئی ملک میں تو اس نے اپنے رڈار سسٹم لگا رکھے تھے تاکہ دشمن کی ہر حرکت پہ نظر رکھی جا سکے۔ انہیں کیا پتہ کہ امریکہ ان کے ساتھ ڈبل گیم کھیل رہا ہے۔ یہ سب وہ اسلامی ممالک کی دوستی میں نہیں کر رہا بلکہ اپنے دیرینہ دوست اسرائیل کے لئے کر رہا ہے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسرائیل کے آس پاس کا کوئی اسلامی ملک، اسرائیل سے زیادہ یا اس جیسا طاقت ور بنے۔ اور اسلامی ممالک میں امریکی افواج کی موجودگی، دراصل اسلامی ممالک کا تحفظ نہیں ہے بلکہ اسرائیل کو چاروں طرف سے تحفظ فراہم کرنا ہے۔ اسے کہتے ہیں رنگ لگے نہ پھٹکری، رنگ چوکھا آئے۔ لیکن ایک اور مثل مشہور ہے کہ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ ایک نہ ایک دن امریکہ کی یہ دوغلی چال اسلامی ممالک کی سمجھ میں آجائے گی۔

ایران بھی اسرائیل کا پڑوسی ہے، بلکہ پڑوسیوں کا پڑوسی ہے۔ یہ بات الگ ہے کہ ایران بہت دور (لگ بھگ ۲۰۰۰ کلومیٹر) واقع ہے۔ ایران کی طاقت دن بہ دن بڑھ رہی تھی۔ اسرائیل کے لئے یہ بات ناقابل قبول تھی۔ کوئی اسلامی ملک اس پورے خطے میں اس سے زیادہ طاقتور کیسے ہوسکتا ہے۔ امریکہ اسرائیل کا دیرینہ ساتھی اور دوست رہا ہے۔ امریکہ نے ایران پر معاشی پابندیاں عائد کر دیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ایران کی عمارتیں اور بینکوں میں رکھی رقم کو امریکہ نے سیز کر دیا۔ دوسرے ممالک سے ایران سے تجارت کرنے پر پابندی لگادی۔ مگر وہ کہتے ہیں نہ کہ دباؤ پڑنے پر چیونٹی کاٹ بھی لیتی ہے۔ اس مثل کے مصداق ایران پابندیوں کے باوجود خود کو مضبوط کرنے پہ لگا رہا۔ اسرائیل نے سال بھر پہلے ایران پر حملہ کر دیا۔ دس بارہ دن کی جنگ کے دوران ایران کا کافی نقصان ہوا۔ مگر اس نے ہار نہیں مانی۔ امریکہ نے جنگ بندی کا اعلان کر دیا۔ اب دوبارہ اسرائیل اور امریکہ نے ایران پر شدید حملہ کیا۔ پہلے ہی حملے میں ایران کے کئی بڑے لیڈر مارے گئے۔ ایک اسکول پر حملے میں ایران کی کئی صد معصوم بچیاں ماری گئیں۔ اس پر ایران نے اسرائیل اور خلیجی ممالک میں امریکی ٹھکانوں پر حملے کرنے شروع کئے۔ جنگ دن بہ دن طویل ہوتی گئی۔ یہ بھی امریکہ اور اسرائیل کی دوطرفہ حکمت عملی تھی۔ ایک طرف انہیں یقین تھا کہ ایران کی لیڈرشپ کے مارے جانے کے بعد وہاں تختہ پلٹ ہوجائے گا۔ اور اگر ایسا نہیں بھی ہوتا ہے تو ایران اسرائیل کے ساتھ خلیجی ممالک پہ بھی حملے کرے گا۔ جواب میں خلیجی ممالک، ایران پر حملہ کریں گے۔ اس طرح ان کا منصوبہ پورا ہوگا کہ اسلامی ملک آپس میں برسرپیکار ہوں گے۔ مگر امریکہ کا یہ خواب بھی شرمندہ تعبیر نہ ہوا۔

☆☆

جنگ دن بہ دن شدید ہوتی جارہی تھی۔ ایران انتقام کی آگ میں جھلس رہا تھا۔ وہ زخمی شیر کی مانند شدید حملے کر رہا تھا۔ امید تھی کہ یہ جنگ ہفتے بھر میں ختم ہو جائے گی۔ کسی کو ایران کی طاقت کا اندازہ نہیں تھا۔ رمضان کے مقدس مہینے میں جنگ شروع ہوئی۔ ایرانی جوابی حملوں نے اسرائیل کے کئی شہر تباہ ہوتے جارہے تھے۔ ایرانی حملوں سے بچنے کے لئے اسرائیل سرکار نے اعلان کر دیا تھا کہ لوگ بنکروں میں پناہ لے لیں۔ پاویل اور سارہ نے بھی ایک بنکر میں پناہ لے رکھی تھی۔

"پاویل۔۔۔ اب کیا ہوگا۔۔؟"

"کچھ نہیں جان۔۔ بس کچھ دن کی بات ہے۔"

"یہاں میرا دم گھٹتا ہے۔ یہاں بہت سی سہولتیں ہیں۔ پھر بھی گھر کی بات الگ ہے۔"

"ویسے جنگ کسی مسئلے کا سولوشن نہیں۔"

"دیکھنا ایران، ہمارے آگے ٹک نہیں پائے گا۔ بہت جلد گھٹنے پر آجائے گا۔"

تل ابیب میں سائرن بجنے کم ہوئے تو سارہ کو اپنے ضروری سامان کی فکر ہوئی جو وہ جلد بازی میں ہوٹل کے اپنے لاکر ہی میں بچھوڑ آئی تھی۔ اس نے پاویل سے کہا۔

"پاویل ۔۔۔ میں کچھ دیر کے لئے ہوٹل جانا چاہتی ہوں۔ یوں گئی اور یوں آئی۔ تم یہیں رہنا۔"

"سارہ ابھی جنگ بادل منڈلا رہے ہیں۔ تم نہ جاؤ۔ کہیں ایران میزائل سے حملہ کردے۔"

"پاویل ابھی سکون لگتا ہے۔ پھر میرے پاس، ادھر ادھر جانے کا پاس بھی ہے۔ تم فکر نہ کرو جان۔ میں جا کر ابھی آجاؤں گی۔ اصل میں ہوٹل کے لاکر میں میری کچھ رقم اور دو ایک زیور رکھے ہیں۔ میں انہیں لے کر آجاؤں گی۔" اس نے جذبات سے مغلوب ہوکر پاویل کو کس کر لیا تھا۔

سارہ فوجیوں کے درمیان اپنا پاس دکھاتی ہوئی اپنی چھوٹی سی کار میں نکل پڑی تھی۔ وہ جلد از جلد ہوٹل پہنچنا چاہتی تھی۔ کچھ دیر کے بعد وہ ہوٹل پہنچ گئی تھی۔ وہاں سب اسے پہچانتے تھے۔ اس نے اپنے لاکر کو کھولا ضروری سامان لئے۔ لاکر کو تالا لگایا کہ اسی وقت زور سے سائرن بجنے لگے۔ افراتفری مچ گئی۔ شاید ایران نے حملہ کیا تھا۔ سارہ اور کچھ اور لوگ، ہوٹل کے سب سے محفوظ کمرے کی طرف بھاگے۔ کئی منزلہ ہوٹل میں بہت سے امریکن رکے ہوئے تھے۔ ایران کی کئی میزائلوں کو اسرائیلی فوج نے مار گرایا تھا۔ پھر بھی ایک میزائل ہوٹل پر آ کر گری۔ ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ آگ اور دھوئیں کے کثیف بادل ہر طرف چھا گئے۔ ریسکیو ٹیمیں آچکی تھیں۔ ہوٹل کا ایک بڑا حصہ ملبے کے ڈھیر میں بدل چکا تھا۔ مرنے والوں اور زخمیوں کو نکالا جا رہا تھا۔ مرنے والوں میں سارہ بھی شامل تھی۔

☆☆

پاویل کو جب ہوٹل پہ ایرانی میزائل گرنے اور سارہ کے مارے جانے کی خبر ملی تو وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ کچھ دیر بعد اسے ہوش آیا تو وہ اسپتال میں تھا۔ اسے رہ رہ کر سارہ کی یاد آرہی تھی۔ اس کا حمل سے ہونا، دونوں کی خوش گوار زندگی، سارہ کا بے انتہا پیار، قدم قدم پہ اس کا ہر بات کا خیال رکھنا، ہر شئے میں اسے سارہ نظر آتی۔ سارہ کو یاد کر کے اس کے آنسو نکل جاتے۔ اس کا اس دنیا میں سارہ کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ سارہ ہی اس کی دنیا، اس کی کائنات تھی۔

وہ اسپتال کی سب سے نچلی منزل پہ تھا۔ تھوڑی تھوڑی دیر میں وہ سارہ کو یاد کر کے بے ہوش ہو جاتا۔ اسپتال کے باہر جنگ کا ماحول تھا۔ دن رات آسمان طیاروں اور میزائلوں کی خوفناک آوازوں سے گونجتا رہتا۔ کبھی کبھی دن بھی، رات کا منظر پیش کرتا۔ ایسے وقت بڑا ڈر لگتا۔ ٹھیک ہے ہمارا ملک دشمن ملک کی بہت سی عمارتوں کو خاک میں ملا چکا تھا۔ امریکہ بھی ہمارا ساتھ دے رہا تھا۔ لیکن یہ جنگ یکطرفہ نہیں تھی۔ چھوٹا سا ملک ایران بھی اسرائیل کے کئی شہروں پر بارود برسا رہا تھا۔ وہ بدلہ لے رہا تھا۔ اپنے سپریم لیڈر کے شہید ہونے کا، معصوم اسکولی بچیوں کا، فلسطین کے عوام کا۔ یہ بھی سچ ہے کہ ہمارے ملک نے فلسطین اور خاص کر غازہ پر بہت مظالم کئے تھے۔ اسے یہ جنون تھا کہ اسلامی ممالک اس کی طاقت کو تسلیم کریں اور سر جھکا کر اس کی ہاں میں ہاں ملائیں۔ ہمارا ملک اور امریکہ، ایران پر شدید بم باری کر رہے تھے۔ ایران بھی جوابی کاروائی کر رہا تھا۔ اب دونوں طرف کوئی انسانیت نہیں تھی۔ کیا اسکول، کیا اسپتال، یونیورسٹی، سب پر حملے ہو رہے تھے۔ ہاں یہ ضرور تھا کہ ہمارے ملک کے پاس بنکر خاصی تعداد میں تھے۔ دراصل ہمارا ملک ہمیشہ اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتا رہتا تھا۔

☆☆

پاویل کی سوچوں کا سلسلہ طویل ہوتا جارہا تھا۔ سارہ کی موت کے بعد اسے رہ رہ کر بے ہوشی کے دورے پڑتے تھے۔ اسے جنگ کی کچھ کچھ سمجھ تھی۔ وہ اپنے ملک کا اندھ بھکت نہیں تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اس کا ملک کیا کر رہا ہے۔؟ اسے اپنے ملک سے بہت پیار تھا مگر وہ ملک کے حکمرانوں سے نالاں رہتا تھا۔ کئی بار وہ ملک کے معاملے میں سارہ سے بھی الجھ جاتا۔ سارہ کی موت نے اس کے اندر جنگ کے خلاف لاوا بھر دیا تھا۔ وہ بے بس اور مجبور تھا اور اب تو معذور بھی۔ خون کے آنسو رونے کے علاوہ وہ اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے ملک اور امریکہ کا دعویٰ تھا کہ ایک ہفتے کے اندر ہم فاتح ہوں گے۔ ایران میں تختہ پلٹ ہو جائے گا اور وہاں ہمارے اشاروں پر ناچنے والی حکومت بنے گی۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ جنگ کے تین ہفتے بعد بھی ایسا ہوتا نہیں لگ رہا۔ ابھی وہ سوچوں ہی میں غرق تھا کہ اچانک زور زور سے سائرن بجنے لگے۔ اسپتال کی عمارت پر ایک میزائل آ کر گرا تھا۔ دھوئیں، آگ اور گرد وغبار میں پورا علاقہ گھر گیا تھا۔ زخمیوں اور ہلاک ہونے والوں کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ ملبے کے ڈھیر تھے۔ اسپتال کی عمارت کو خاصا نقصان پہنچا تھا۔ زخمیوں کی تعداد کافی تھی، جنہیں اسپتال کے بنکر میں شفٹ کیا جارہا تھا۔ وہاں پہلے سے ہی مریض خاصی تعداد میں تھے۔ پاویل بھی زخمی ہوا تھا۔ اس کے دائیں بازو میں فریکچر ہوا تھا، چہرے پر بھی زخم آئے تھے۔ پورے اسپتال میں کہرام مچ گیا تھا۔ نرسیں بھاگ بھاگ کر دوائی گولی کر رہی تھیں۔

☆☆

پاویل نے صبح صبح سنا کہ آج عید ہے۔ امید کی کرن، اندھیرے میں روشن ہوئی تھی۔ پاویل کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اسے امید تھی کہ عید مسلمانوں کا ایسا تہوار ہے کہ سب گلے شکوے بھلا دیے جاتے ہیں۔ دشمنوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ اس نے اپنے زخمی ہاتھ گاڈ کے آگے اٹھا دیے۔

"اے گاڈ ۔۔۔ آج عید کا دن ہے۔ آج سے جنگ بند ہو جائے۔" "میری بیوی سارہ ماری گئی ۔۔ میں نے تجھ سے شکایت نہیں کی ۔۔ ملک میں تباہی پھیلتی رہی، میں نے کچھ نہیں کہا۔۔ اب میری تجھ سے ریکوسٹ ہے۔ ایران کو حملوں سے روک دے ۔۔ آج عید کا دن ہے۔۔۔ اوگاڈ۔۔"

اس کے ہاتھ اٹھے ہوئے تھے اور وہ بارگاہِ ایزدی میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر رہا تھا۔ وہ مذہبی۔ اعتبار سے یہودی تھا۔ انصاف کی بات کرتا تھا۔ مگر وہ بڑا معصوم تھا۔ شام ہوتے ہوتے خبر آئی کہ اسرائیلی افواج نے ایران کے نیوکلر پلانٹ پر حملہ کر دیا ہے۔ ساتھ ہی ایک اسکول کو بھی نشانہ بنایا تھا۔

پاویل کے بلند ہاتھ، نیچے گر گئے۔ اسے کیا پتہ تھا کہ جنگ اور محبت میں سب جائز ہوتا ہے۔ کیا عید اور کیا ایسٹر۔ ■ ■

یوپی کانگریس نے پردھان کے استعفیٰ پر منایا جشن

طلباء کی جیت، راہل گاندھی کی جدوجہد کا نتیجہ: اجے رائے

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کانگریس نے آج مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ پر جشن منایا۔ پارٹی دفتر میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔ اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے نے کہا، یہ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کی جیت ہے، جنہوں نے اس معاملے کو مضبوطی سے اٹھایا۔ ہر کوئی آہستہ آہستہ میدان چھوڑ رہا ہے، لیکن راہل گاندھی مضبوطی سے کھڑے ہیں۔ ہر کانگریس کارکن دن رات محنت کر رہا ہے۔ اجے رائے نے کہا، یہ ان بچوں کی جیت ہے جو مسلسل سڑکوں پر لڑ رہے ہیں۔ ملک کے لوگ دھرمیندر پردھان جیسے مجرم، بے ایمان اور چور شخص کا استعفیٰ چاہتے تھے۔ اب میں مودی سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کی فوری جانچ کرائیں اور ان کے خلاف کارروائی کریں۔ اجے رائے نے کہا، مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ کانگریس، نوجوانوں اور طلباء کے لیے ایک بڑی جیت ہے۔ انہوں نے کہا، دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا، اور وزیر اعظم مودی کو یہ قدم پہلے اٹھا لینا چاہیے تھا۔ یہ کارروائی بہت دیر سے ہوئی ہے۔ یوپی کانگریس کے صدر اجے رائے نے کہا کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی اس مسئلہ کو طویل عرصے سے اٹھا رہے ہیں اور طلباء اور نوجوانوں کی آواز کو مضبوطی سے آگے لائے

ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ کانگریس پارٹی کی جدوجہد، راہل گاندھی کی قیادت اور اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھانے والے نوجوانوں کی جیت ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ صرف کسی سیاسی جماعت کی نہیں بلکہ ملک کے عام لوگوں، طلباء اور نوجوانوں کی جیت ہے۔ اجے رائے نے کہا کہ کانگریس نے اس مسئلہ پر متحد ہو کر جدوجہد کی اور نوجوانوں کی مکمل حمایت کی۔ اجے رائے نے وزیر اعظم نریندر مودی سے دھرمیندر پردھان کے دور حکومت کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی بے ضابطگی سامنے آئی تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ مستقبل کی حکمت عملی کے بارے میں انہوں نے کہا کہ کانگریس قیادت مستقبل کی سمت کا فیصلہ کرے گی۔ پارٹی نوجوانوں سے متعلق مسائل کو بھرپور طریقے سے اٹھاتی رہے گی۔ اجے رائے نے انسٹاگرام پر ایک پوسٹ میں لکھا، لاٹھی چارج، آنسو گیس اور پولیس جبر کے ذریعے سچائی کو دبانے کی کوشش کرنے والی بی جے پی حکومت کو آج نوجوانوں کے اصرار کے سامنے جھکنا پڑا۔" یہ جیت ملک بھر کے ان لاکھوں محنتی طلباء کی ہے جو اپنے مستقبل کے لیے راتوں رات سڑکوں پر کھڑے رہے۔ ہمارے لیڈر راہل گاندھی اور کانگریس کا ہر کارکن نوجوانوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا تھا اور کرتا رہے گا۔ اب مطالبہ واضح ہے کہ اس پورے نظام کی مکمل تحقیقات ہونی چاہیے اور نوجوانوں کے مستقبل کو سبوتاژ کرنے والے کسی بھی مجرم کو بخشا نہیں جانا چاہیے۔ دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے بعد لکھنؤ میں کانگریس کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں جشن منایا گیا۔ ریاستی پارٹی صدر اجے رائے، پارٹی کارکنوں اور عہدیداروں نے مٹھائی کا تبادلہ کیا۔ دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے اعزاز میں کانگریس دفتر میں لڈو تقسیم کیے گئے۔ قائدین نے کرپٹ اور نااہل نظام کے خلاف نوجوانوں کے غصے پر مایوسی کا اظہار کیا جس نے پیپر لیک کے ذریعے ملک کے مستقبل کو تاریکیوں میں ڈال دیا۔ تکبر اور آمریت سے چلنے والی حکومتیں عوامی دباؤ کو مزید برداشت نہیں کر سکتیں۔

سابق شاہی امام سیّد احمد بخاری کو 19 سال پرانے مقدمے میں ضمانت

مظفر نگر: (پی این ایس) دہلی کی تاریخی جامع مسجد کے سابق شاہی امام سید احمد بخاری جمعہ کو تقریباً 19 سال پرانے انتخابی ضابطۂ اخلاق خلاف ورزی کے ایک مقدمے میں مظفر نگر کی چیف جوڈیشل مجسٹریٹ (سی جے ایم) عدالت میں پیش ہوئے، جہاں عدالت نے ان کے خلاف جاری وارنٹ واپس لیتے ہوئے انہیں ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دے دیا۔ مقدمے کی اگلی سماعت 23 اگست مقرر کی گئی ہے۔ یہ مقدمہ 2007 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے دوران ضلع مظفر نگر کے قصبہ کھتولی میں منعقد ہونے والی ایک انتخابی ریلی سے متعلق ہے۔ استغاثہ کے مطابق اس وقت سید احمد بخاری یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (یو ڈی ایف) کے امیدوار صابر علی کی حمایت میں انتخابی جلسے سے خطاب کرنے کے لیے کھتولی پہنچے تھے۔ الزام ہے کہ ان کا ہیلی کاپٹر انتظامیہ کی پیشگی اجازت کے بغیر جلسہ گاہ کے قریب اتارا گیا تھا، جسے انتخابی ضابطۂ اخلاق کی خلاف ورزی قرار دیا گیا۔ سرکاری ریکارڈ کے مطابق اس معاملے میں کھتولی تھانے میں سید احمد بخاری، یو ڈی ایف امیدوار صابر علی اور جماعت کے ضلعی انتخابی انچارج محمد انعام قریشی کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا تھا۔

لکھنؤ: تاریخی بڑا امام باڑہ میں انجمن شبیریہ کی جانب سے 72 تابوتوں کا جلوس نکالا گیا جس میں بڑی تعداد میں عقیدت مندوں نے شرکت کی

دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ نوجوانوں کی تاریخی جیت: اکھلیش

اعظم گڑھ: اتر پردیش کے اعظم گڑھ میں سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے اپنے عہدے سے استعفیٰ دینے پر سخت ردعمل ظاہر کیا۔ اکھلیش یادو نے اسے ملک کے نوجوانوں اور طلباء کی جدوجہد کی ایک بڑی جمہوری فتح قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کو سڑکوں سے لے کر سوشل میڈیا تک نوجوانوں کی متحد آواز کے دباؤ کے سامنے جھکنا پڑا۔ پرائمری سے اعلیٰ تعلیم تک اصلاحات کی اشد ضرورت ہے: ایس پی سربراہ نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ حکومت پرائمری سطح سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک پورے تعلیمی نظام کا جائزہ لے۔ امتحانات میں دھاندلی اور پیپر لیک کے بار بار ہونے والے واقعات کو

روکنے کے لیے ایک شفاف اور مضبوط نظام کا قیام ناگزیر ہے۔ اکھلیش یادو نے زور دیا کہ تمام سیاسی پارٹیوں کو اس پورے واقعہ سے سبق سیکھنا چاہئے اور مستقبل میں نوجوانوں کے لئے نئ سرکاری ملازمتیں اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کو ترجیح دینی چاہئے۔ دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے بعد سے ملک بھر میں سیاسی ماحول گرم ہو گیا ہے اور امتحانی نظام کی ساکھ کو لے کر بحثیں تیز ہو گئی ہیں۔ اکھلیش یادو کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب اپوزیشن جماعتیں امتحانی نظام میں اصلاحات اور طلبہ کے حقوق کے تحفظ کا مسلسل مطالبہ کر رہی ہیں۔ اکھلیش یادو کے مطابق، ملک کے مستقبل پر اعتماد برقرا رکھنے کے لیے تعلیمی نظام میں شفافیت لانا آ کی سب سے اہم ضرورت ہے۔

ہم کسی بھی صورت میں جوہر یونیورسٹی کو گرنے نہیں دیں گے: اقرا حسن

لکھنؤ: ایس پی کے سینئر لیڈر اعظم خان کی جوہر یونیورسٹی کو بچانے کے لئے ایس پی کے 10 ممبران پارلیمنٹ کے ایک وفد نے رام پور کے ڈی ایم سے ملاقات کی۔ ایس پی ایم پی اقرا حسن ہفتہ کی دوپہر تقریباً 12:30 بجے سنت شرومنی گیسٹ ہاؤس پہنچیں، اس کے بعد روچی ویرا اور ضیاء الرحمٰن برق پہنچے۔ تمام ارکان پارلیمنٹ نے بند کمرے میں میٹنگ کی۔ اس کے بعد وہ سب جوہر یونیورسٹی پہنچے اور طلباء سے ملاقات کی جو آٹھ دن سے گیٹ پر احتجاج کر رہے تھے۔ اس میٹنگ کے دوران ایم پی اقرا حسن نے کہا، "ہمارے ایم ایل اے بھی

اس سے پہلے ڈی ایم سے ملنے آئے تھے۔ میں رام پور اور اعظم خان کو یقین دلاتی ہوں کہ ہم جوہر یونیورسٹی کو گرنے نہیں دیں گے۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم ہر اینٹ کی جگہ سر رکھ دیں گے، لیکن اسے کچھ نہیں ہونے دیں گے۔"

جوہر یونیورسٹی اعظم صاحب نے بنائی تھی۔ ہم اسے کسی قیمت پر گرنے نہیں دیں گے۔ ہم ڈی ایم سے گزارش کریں گے کہ اسے رہنے دیا جائے۔ ہم ان سے کہیں گے کہ یونیورسٹی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ مراد آباد کی ایم پی روچی ویرا نے کہا کہ "ہم جوہر یونیورسٹی کو کسی بھی قیمت پر منہدم نہیں ہونے دیں گے۔ یہ تعلیم کا مندر ہے اسے گرانے کا حکم غلط ہے۔ اگر ڈی ایم نے ہماری بات نہیں سنی تو ہم اعلیٰ حکام سے رجوع کریں گے اور اگر ضرورت پڑی تو ہم عدالت بھی جائیں گے۔ ضیاء الرحمان برق نے کہا،" رام پور کے ڈی ایم نے من مانی حکم جاری کیا:" سنبھل کے ایم پی ضیاء الرحمان برق نے کہا، "یونیورسٹی کو منہدم کرنے کا حکم غلط ہے، ڈی ایم کو حکم واپس لینا چاہیے۔ میں اس معاملے کو ایوان میں اٹھاؤں گا۔

زیرو آور میں میرا نمبر بھی آ گیا ہے۔ لیکن ایوان نہیں چل رہی ہے، اگر ایوان چلے گی تو میں اس معاملے کو ضرور اٹھاؤں گا۔" ہریندر ملک نے کہا کہ اگر حکومت منظور نہیں کرتی ہے تو ہم اسے منظور کرائیں گے: مظفر نگر کے ایم پی ہریندر ملک نے کہا، "یہ حکومت تعلیم مخالف ہے، نئی یونیورسٹی بنانے کے بجائے اسے گرانے میں مصروف ہے۔ حکومت ممبران پارلیمنٹ کا مطالبہ مانے گی یا نہیں۔" ہریندر ملک نے جواب دیا، "اگر حکومت منظور نہیں کرتی تو ہم کریں گے۔" ایم پی جاوید نے کہا کہ یہ حکومت تعلیم مخالف ہے: راجیہ سبھا کے رکن جاوید نے کہا، "اس حکومت سے کسی بھی چیز کی توقع رکھنا بیکار ہے، کیونکہ یہ تعلیم مخالف اور عوام دشمن ہے۔ یہ حکومت نہیں چاہتی کہ ہندوستان کے لوگ تعلیم یافتہ ہوں۔ غریب بچوں کو تعلیم ملنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ضلع مجسٹریٹ کو جوہر یونیورسٹی کو منہدم کرنے کے غیر قانونی حکم کو واپس لینا چاہئے۔ اس کے بعد تقریباً ساڑھے تین بجے ایس پی کا وفد ضلع مجسٹریٹ کے دفتر پہنچا۔ انہوں نے ڈی ایم اجے کمار دویدی کو ایک میمورنڈم پیش کیا جس میں جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کے انہدام کے حکم کو واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس دوران ضلع کلکٹریٹ سے جوہر یونیورسٹی کے مین گیٹ تک سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے تھے۔

تعلیمی نظام میں جامع اصلاحات کے اصل مسئلے کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے: مایاوتی

لکھنؤ: (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی سربراہ مایاوتی نے کہا ہے کہ نیٹ (NEET) پرچہ لیک معاملے پر جاری سیاسی کشمکش کے دوران تعلیمی نظام میں جامع اصلاحات کے اصل مسئلے کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں سابق وزیر اعلیٰ اتر پردیش نے کہا کہ احتجاج کرنے والے طلبہ کی جانب سے مرکزی وزیر تعلیم دھرمندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ اب سیاسی ٹکراؤ کا مرکز بن گیا ہے، جبکہ اصل توجہ امتحانی نظام میں ضروری اصلاحات پر ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا، اگرچہ جنتر منتر پر جاری پُرامن دھرنے کو عوام کی وسیع ہمدردی حاصل ہوئی ہے، لیکن اپوزیشن اور حکومت دونوں مرکزی وزیر تعلیم کے استعفے کے مطالبے پر شدید سیاست کر رہے ہیں۔ اس دوران تعلیمی نظام میں ضروری اور جامع اصلاحات کا اصل مسئلہ پس منظر میں نہیں جانا چاہیے۔ مایاوتی نے الزام لگایا کہ اپوزیشن جماعتیں سڑک سے لے کر پارلیمنٹ تک اس معاملے پر سیاسی فائدہ اٹھانے کی دوڑ میں ہیں، جس سے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان کشیدگی میں

اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا، یہ ٹکراؤ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے اور اس کے اثرات کسی نہ کسی صورت ریاستوں تک بھی پہنچ سکتے ہیں۔ میں اپنی پارٹی کے کارکنوں کو مشورہ دیتی ہوں کہ وہ چوکس اور محتاط رہیں۔ بی ایس پی سربراہ نے کہا کہ یہ معاملہ مکمل طور پر سیاسی رنگ اختیار کر چکا ہے اور جنتر منتر پر مظاہرین کے خلاف پولیس کارروائی نے صورتحال کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔

دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ پر ایکو گارڈن میں جشن

نوجوانوں نے احتجاجی پوسٹرز پھاڑے، میلوڈی ٹافیاں تقسیم کیں

لکھنؤ: مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ پر لکھنؤ کے ایکو گارڈن میں جشن کا سلسلہ جاری ہے۔ نگینہ کے ایم پی چندر شیکھر کی قیادت میں ہزاروں نوجوان احتجاج کیلئے یہاں جمع ہوئے تھے۔ سی جے پی کی طرح وہ دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کر رہے تھے۔ وہ مختلف نعروں والے پوسٹر لے کر پہنچے تھے۔ وزیر تعلیم کے استعفیٰ کی خبر پھیلتے ہی سب نے جشن منانا شروع کر دیا۔ ایکو گارڈن میں کئی نوجوانوں نے میلوڈی ٹافیاں تقسیم کیں۔ انہوں نے وزیر تعلیم کے خلاف احتجاج کے لیے لگائے گئے پوسٹرز اور بینرز کو پھاڑ دیا۔ ایک نوجوان خاتون مظاہرین نے کہا، "میں ہولی یا دیوالی پر اتنی خوش نہیں ہوں جتنی آج اس استعفے سے ہوں۔ ہم گھر پر عید منائیں گے۔" اس سے پہلے، وہ دوپہر ایک بجے مظاہر یکیلئے احتجاجی مقام پر جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ جوہر یونیورسٹی سے پہلے بلڈوزر ہمارے اوپر سے گزرے گا: ایم پی چندر شیکھر نے کہا، "اگر رام پور کی جوہر یونیورسٹی پر

بلڈوزر چلایا جائے گا تو یہ ہمارے اوپر سے ہو کر گزرے گا۔ مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی جہاں 3000 طالب علم پڑھتے ہیں کو خطرہ لاحق ہے۔ وہاں بلڈوزر چلانے کی تیاریاں جاری ہیں"۔ تعلیم کے مندر پر بلڈوزر نہیں چلے گا۔ رامپور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی طرف سے کی جا رہی کارروائی ضابطہ کے خلاف ہے۔ جب جوہر یونیورسٹی بنائی گئی تو یہ علاقہ اتھارٹی کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا تھا۔ بعد میں اسے حا بندی کے عمل میں شامل کیا گیا، تو اتھارٹی کیسے کارروائی کر سکتی ہے؟ جب ہمارے ہاتھ میر اقتدار آئے گا تب دکھانا غنڈہ گردی: جو لوگ آج احتجاج کو روکنے اور غنڈہ گردی میں ملوث ہیں ان کے ساتھ اتنی سختی سے نمٹا جائے گا کہ وہ ریاست سے بھاگ جائیں گے۔ ہم نے جنگ جیت لی ہے۔ چندر شیکھر نے کہا،" سی اے اے۔ این آر سی کے خلاف مظاہروں کے دوران ہمیں ساری رات مارا پیٹا گیا"۔ ہمارے ناخن نکالے گئے ہمارے دانت ٹوٹ گئے اور ہماری ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ہم پولیس کی بربریت کو جانتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم اس بار طلبا کیلئے ہڑتال پر بیٹھے ہیں۔ ہمیں ان کی فکر تھی۔

لکھنؤ میں آزاد سماج پارٹی کا احتجاج مطالبات پورا ہونے تک احتجاج کی دھمکی

لکھنؤ: (پی این ایس) آزاد سماج پارٹی (اے ایس پی) کا احتجاج ہفتہ کو لکھنؤ کے ایکو گارڈن میں جاری رہا۔ پارٹی کے قومی صدر اور نگینہ کے رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد کے احتجاجی مقام پر پہنچنے کی تیاری کے دوران کارکنوں اور طلباء کی ایک بڑی تعداد جمع ہو گئی۔ ریاست بھر کے کئی اضلاع سے پارٹی عہدیدار اور حامی مسلسل ایکو گارڈن پہنچ رہے ہیں۔ مظاہرین حالیہ پیپر لیکس اور طلبہ پر مبینہ لاٹھی چارج کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ مظاہرین کا بنیادی مطالبہ یہ ہے کہ دہلی کے جنتر منتر پر احتجاج کے دوران طاقت کا استعمال کرنے والے پولیس اہلکاروں کے خلاف مقدمات درج کیے جائیں اور جن کی تصاویر منظر عام پر آئی ہیں۔ وہ زخمی طلباء کے لیے مناسب معاوضہ کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں۔ احتجاجی مقام پر موجود کارکن مرکزی حکومت کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں اور "بھیم کرانتی کاری" کے نعرے لگا رہے ہیں۔ مظاہرین نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ بھی دہرایا۔ ان کا کہنا تھا کہ طلبہ کے مفادات کے تحفظ کے لیے پیپر لیک کے ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور طلبہ پر ہونے والے مبینہ مظالم کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ فی الحال ایکو گارڈن میں احتجاج جاری ہے، اور کارکن چندر شیکھر آزاد کے خطاب کا انتظار کر رہے ہیں۔

کانگریس کے سینئر رہنماؤں کے ساتھ جابرانہ سلوک کے خلاف احتجاج

بہرائچ: (نامہ نگار) ضلع کانگریس کمیٹی، بہرائچ کی جانب سے آج مرکزی حکومت کے خلاف ایک روزہ احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، جس کے دوران مرکزی حکومت کا پتلا نذر آتش کیا گیا۔ یہ احتجاج 21 جولائی 2026 کو نئی دہلی میں طلبہ سے متعلق مبینہ پیپر لیک اور امتحانی بے ضابطگیوں کے مسئلے پر پارلیمنٹ مارچ کے دوران لوک سبھا میں قائدِ حزب اختلاف راہل گاندھی، آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے، رکنِ پارلیمنٹ محترمہ پرینکا گاندھی سمیت کانگریس کے سینئر رہنماؤں اور اراکینِ پارلیمنٹ کے خلاف کی گئی پولیس کارروائی کے احتجاج میں منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر ضلع کانگریس کمیٹی کے شیویندر پرتاپ سنگھ نے کہا کہ ملک کا نوجوان مسلسل پرچہ لیک، بھرتی کے امتحانات میں بے ضابطگیوں اور تعلیمی نظام میں پھیلی بدانتظامی سے پریشان ہے۔ ایسے سنگین عوامی مفاد کے مسئلے کو پارلیمنٹ تک پہنچانے کے لیے اپوزیشن رہنماؤں کی جانب سے پرامن اور جمہوری انداز میں نکالے گئے مارچ کو طاقت کے ذریعے روکنا نہایت افسوسناک ہے۔ ضلع کانگریس کے جنرل سیکریٹری حمزہ شفیق نے الزام عائد کیا کہ مرکزی حکومت طلبہ کے مستقبل سے متعلق بنیادی مسائل کا حل نکالنے کے بجائے ان کی آواز اٹھانے والے اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف پولیس اور مرکزی ایجنسیوں کے ذریعے جابرانہ کارروائیاں کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں پرامن احتجاج کرنا ہر شہری اور عوامی نمائندے کا آئینی حق ہے، جس کا احترام کیا جانا چاہیے۔ احتجاج کے دوران کانگریس کارکنوں نے مرکزی حکومت کے خلاف زبردست نعرے بازی کی، اس کا پتلا نذر آتش کیا اور مطالبہ کیا کہ طلبہ کے مستقبل سے وابستہ پرچہ لیک اور امتحانی گھوٹالوں کی غیر جانبدارانہ، بروقت اور اعلیٰ سطحی تحقیقات کرائی جائیں اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ ساتھ ہی اپوزیشن کی جمہوری آواز کو دبانے کی کوششیں فوری طور پر بند کی

جائیں۔ ضلع کانگریس کمیٹی، بہرائچ نے واضح کیا کہ کانگریس پارٹی طلبہ، نوجوانوں اور عام عوام کے حقوق کے تحفظ کے لیے ہمیشہ جمہوری اور آئینی طریقے سے جدوجہد کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی مسلسل کرتی رہے گی۔ اس موقع پر ضلع نائب صدر چودھری عبدالمعید خان، محمد شہنواز، تیجواپور بلاک صدر رام گوپال مشرا، گیتا سنگھ، جتیندر پرتاپ سنگھ "جیتو"، سودیش سنگھ، شاہد جمیل خان، ہیرالال راؤ، اندو گوتم، بشیر انصاری، گووردھن لال اوستھی، شیخ زکریا، دویانش شکلا، واسی احمد مہدی، فرید حسین، اندر کمار یادو، حسن اتیاق، خالد سلمانی، الطاف انصاری، ندیم احمد، بھاولیش پاٹھک، شریف بابو سمیت دیگر کانگریس رہنما بھی موجود تھے۔

69,000 ٹیچر بھرتی امیدواروں نے مایاوتی کی رہائش گاہ کا گھیراؤ کیا، پولیس سے ہاتھا پائی

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں 69,000 اساتذہ کی بھرتی مہم کے امیدواروں نے اپنے مطالبات کو دبانے کے لیے ہفتہ کو مسلسل دوسرے دن بھی زبردست احتجاج کیا۔ تقریباً 35 سے 40 امیدواروں نے بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر مایاوتی کی رہائش گاہ کا گھیراؤ کر کے ان کی تقرری کا مطالبہ کیا اور نعرے لگانے لگے۔ احتجاج کے دوران، ایک خاتون امیدوار سڑک پر بیٹھ گئی، جس کے نتیجے میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان زبردست جھگڑا اور ہاتھا پائی ہوئی جب انہوں نے اسے ہٹانے کی کوشش کی۔ 15 منٹ کے تعطل کے بعد پولیس نے تمام امیدواروں کو حراست میں لے کر ایکو گارڈن بھیج دیا۔ احتجاج کرنے والے امیدواروں نے ریاستی حکومت پر سپریم کورٹ میں انہیں گمراہ کرنے کے سنگین الزامات لگائے۔ امیدواروں کا دعویٰ ہے کہ نیشنل کمیشن فار بیک ورڈ کلاسز اور چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے خود 6,800 سیٹوں کے ریزرویشن میں بے ضابطگیوں کا اعتراف کیا ہے۔ نچلی عدالت اور ہائی کورٹ نے بھی ان کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ اس کے باوجود، حکومت نے سپریم کورٹ میں 8,270 عہدوں کے لیے حلف نامہ داخل کیا ہے۔

منشیات نوجوانوں کے مستقبل کی سب سے بڑی دشمن: ڈاکٹر آشیش شاہی

لینگویج یونیورسٹی میں انسداد منشیات کے موضوع پر تقریری مقابلے کا انعقاد

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کی قومی خدمت اسکیم (این ایس ایس یونٹ 4) نے یونیورسٹی چانسلر اور گورنر اتر پردیش کی ہدایت کے مطابق پروفیسر اجے تنیجا کی سرپرستی میں "انسداد منشیات" کے موضوع پر ایک تقریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریری مقابلے میں یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات اور فیکلٹیز سے تعلق رکھنے والے 35 طلبہ نے حصہ لیا۔ اس مقابلے میں ہر مقرر کو موضوع کے تعلق سے اپنے

خیالات کے اظہار کے لیے دو منٹ کا وقت دیا گیا۔ طلبہ نے اپنی مؤثر تقاریر کے ذریعے منشیات کے مضر اثرات، نوجوانوں پر اس کے سماجی اور ذہنی اثرات، نشہ سے پاک زندگی کی اہمیت اور ایک صحت مند و مضبوط معاشرے کی تشکیل میں نوجوانوں کے کردار پر مدلل اور فکر انگیز خیالات پیش کیے۔ مقررین نے عوام سے منشیات سے دور رہنے اور معاشرے میں اس کے خلاف بیداری پیدا کرنے کی بھی اپیل کی۔ اس موقع پر این ایس ایس پروگرام آفیسر ڈاکٹر آشیش شاہی نے اس موضوع پر طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا انسداد منشیات محض ایک سرکاری مہم نہیں بلکہ ایک سماجی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ منشیات نوجوان نسل کی صلاحیتوں، صحت، کردار اور مستقبل کو تباہ کر دیتی ہیں، اس لیے ہر طالب علم کو چاہیے کہ وہ نہ صرف خود نشے سے دور رہے بلکہ اپنے خاندان، دوستوں اور معاشرے میں بھی اس کے خلاف بیداری پیدا کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تعلیم، شعور اور مضبوط قوت ارادی ہی ایک صحت مند، باوقار اور نشہ سے پاک معاشرے کی بنیاد ہیں۔ ڈاکٹر آشیش شاہی نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ قومی خدمت اسکیم کے رضا کار کی حیثیت سے انسدا منشیات کی مہم کو عوامی تحریک بنائیں اور معاشرے کو اس لعنت سے پاک کرنے میں فعال کردار اد کریں۔ اس تقریری مقابلے میں ڈاکٹر کرشن مکند، ڈاکٹر شوی ترپاٹھی اور ڈاکٹر تانی ساگر جج کے طور پر کردار ادا کیا۔ انہوں طلبہ کی تقاریر کو سننے کے بعد ایل ایل ا سال سوم کی طالب جیوتسنا سنگھ بیگھلا، بی اے ایل ایل بی سال چہارم کے طالب علم محمد سعد خان کو دوسرا اور بی اے ایل ایل بی سال دوم کی طالب راما کنوجیا نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ آخر میں وائس چانسلر نے این ایس ایس کوارڈینیٹر ڈاکٹر نلنی مشرا، ڈاکٹر بشریٰ الویرہ، ڈاکٹر محمد شارق، ڈاکٹر عارف عباس، ڈاکٹر ابھے کرشنا، ڈاکٹر صائمہ علیم، ڈاکٹر راج و دیگر پروگرام آفیسرز او اساتذہ سے ساتھ مل کر منشیات سے پاک سماج اور معاشرے کی تعمیر کا بھی حلف لیا۔

ملک میں پھیلی نفرتوں کا مقابلہ صرف محبت کے پیغام کو عام کر کے ہی کیا جاسکتا ہے

جمعیۃ سدبھاؤنا منچ کے زیراہتمام منعقدہ پروگرام میں ہندو مسلم شخصیات کا بھائی چارے اور اتحاد پر زور

دیوبند(عارف عثمانی) پورقاضی کے ایس ایم ڈگری کالج میں سدبھاؤنا منچ جمعیۃ علماء

پورقاضی کے زیراہتمام جمعیۃ سدبھاؤنا منچ کا ایک پروگرام منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں علاقے کی متعدد سرکردہ ہندو اور مسلم شخصیات نے شرکت کر کے ملک میں امن، محبت اور آپسی بھائی چارے کو فروغ دینے کا عزم ظاہر کیا۔ یہ پروگرام جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید محمود مدنی کی خصوصی ہدایت پر ملک بھر میں چلائی جارہی سدبھاؤنا مہم کے تحت منعقد کیا گیا تھا۔ پروگرام کی صدارت ستیہ لوک آشرم بیلڑا کے مہنت یوگی ترلوکی ناتھ نے کی۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی اور جمعیۃ سدبھاؤنا منچ اترپردیش کے کنوینر مولانا محمد موسیٰ قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس تحریک کو اب شہروں تک محدود نہیں رکھا جائے گا، بلکہ اسے ہر گاؤں اور محلے تک پہنچایا جائے گا۔ انہوں نے زور دیا کہ ملک میں پھیلی نفرتوں کا مقابلہ صرف محبت کے پیغام کو عام کر کے ہی کیا جا سکتا ہے۔ پروگرام کی صدارت کر رہے ستیہ لوک آشرم بیلڑا کے مہنت یوگی ترلوکی ناتھ نے جمعیۃ کی اس مہم کی دل کھول کر ستائش کی۔ انہوں نے شرکاء سے اپیل کی کہ وہ یہاں سنی گئی محبت کی باتوں کو صرف کانوں تک محدود نہ رکھیں بلکہ اپنی عملی زندگیوں میں اتاریں۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک سنت ہوں، اور ایک سچے سنت کا راستہ ہی یہی ہے کہ وہ لوگوں کو صحیح راستہ دکھائے اور سماج میں محبت بانٹے۔ جمعیۃ علماء ضلع مظفرنگر کے سکریٹری مفتی اقبال قاسمی نے کہا کہ ملک میں بڑھتی ہوئی منافرت کے خلاف سماج کے تمام طبقات کو مل کر مشترکہ جدوجہد کرنی ہوگی۔ پروفیسر رنجیت سنگھ نے جمعیۃ کی تاریخی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس تنظیم نے ہمیشہ آپسی پیار اور بھائی چارے کے لیے بڑا کام کیا ہے۔ مولانا سید سعد خانجہانپوری نے بھی ملک کی ایکتا اور اکھنڈتا کے لیے سب کو ایک ساتھ آنے کی دعوت دی۔ اس موقع پر ایس ایم ڈگری کالج کے پرنسپل نتیش کمار اور معروف سماجی کارکن سلمان سعید نے سدبھاؤنا منچ کی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے مستقبل میں بھی اپنے مکمل اور مستقل تعاون کا یقین دلایا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض کنوینر قاری محمد عارف پورقاضی نے انجام دیے، جبکہ مولانا احسان قاسمی اور دیگر مقررین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر سرتاج فریدی، شاہ نواز قریشی، کسان لیڈر عبداللہ، سونو کوری ایڈوکیٹ، سشیل ورما صدر رام لیلا کمیٹی، پروفیسر رنجیت سنگھ، گڈو پردھان، محمد شعیب، عادل راجپوت وغیرہ موجود رہے۔

گنگوہ پٹاخہ فیکٹری میں خوفناک دھماکہ، چھ مزدوروں کی ہلاکت کی اطلاع

اعلیٰ افسران و پولیس نے موقع پر پہنچ کر دھماکہ کے اسباب کی جانچ شروع کی

دیوبند(عارف عثمانی) گنگوہ کے کنڈا علاقہ میں واقع پٹاخوں کی فیکٹری میں ہونے والے خوفناک بلاسٹ میں کئی لوگوں کی دردناک موت ہوگئی ہے۔ یہ دھماکہ اتنا زبردست تھا کہ بہت دور دور تک اس کی آوازیں سنی گئیں اور فیکٹری میں کام کرنے والے مزدوروں کے جسموں کے چیتھڑے اڑ گئے، انسانی جسم کے ٹکڑے دور کھیتوں میں جاکر گرے۔ جس کے بعد وہاں چیخ وپکار کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ چشم دید لوگوں کا کہنا ہے کہ دھماکہ اتنا زبردست تھا کہ آس پاس کے گاؤں میں اس کی آوازیں سنی گئی۔ حادثہ کے بعد کا منظر نہایت ہولناک تھا۔ اس دھماکہ میں چھ افراد کی موت ہوجانے کی اطلاع ہے۔ اس دھماکہ میں فیکٹری میں کام کرنے والے مزدوروں کے جسم کے ٹکڑے آس پاس کے کھیتوں میں پڑے ہوئے ملے۔ اس خوفناک دھماکہ کے بعد گاؤں میں افراتفری اور چیخ وپکار کا عالم پیدا ہوگیا اور مقامی باشندوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ اس حادثہ کی اطلاع

ملتے ہی فائر بریگیڈ کی ٹیم، پولیس افسران اور انتظامیہ کے متعدد اعلیٰ افسران موقع پر پہنچ گئے انہوں نے سب سے پہلے راحت اور بچاؤ کے کام شروع کئے اور حادثہ سے متعلق جانچ شروع کردی۔ پولیس یہ معلوم کرنے کی کوشش کررہی ہے کہ پٹاخہ فیکٹری میں دھماکہ ہونے کے اسباب کیا تھے اور حفاظتی ضابطوں پر عمل کیا جارہا تھا یانہیں۔ وہیں دوسری جانب فیکٹری میں دھماکہ ہونے کے بعد غیر قانونی پٹاخہ فیکٹریوں پر ایک مرتبہ پھر سوال اٹھائے جارہے ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل گاگلہیڑی، سرساوہ، بہاری گڈھ اور دیوبند میں واقع پٹاخہ فیکٹریوں میں رونما ہونے والے حادثات میں متعدد افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ لیکن مسلسل ہونے والے حادثات کے باوجود کوئی مؤثر کارروائی نہ ہونے پر حیرانی ہے۔

ای رکشہ ڈرائیور کے بیٹے نے پاس کیا NEET یو.جی کا امتحان

ایم بی بی ایس میں داخلے کی راہ ہموار ہوئی

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع مرادآباد کے قصبہ بلاری کے گاؤں صفیل پور کے رہائشی ای رکشہ ڈرائیور چھترپال سنگھ جاٹو کے بیٹے ارون کمار نے NEET یو جی کا امتحان پاس کیا ہے، جس سے ایم بی بی ایس میں داخلے کی راہ ہموار ہوگئی۔ ان کی کامیابی سے اس کے خاندان اور علاقے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ 17 جولائی کو اعلان کردہ نتائج میں، ارون کمار نے 720 میں سے 496 نمبر حاصل کیے۔ انہوں نے 95,689 کا آل انڈیا رینک اور 4,022 کیٹگری رینک کی بنیاد پر ان کا MBBS میں

سلیکشن ہوگیا۔ ارون کمار نے بتایا کہ ان کے دادا مرحوم لکھن سنگھ کا خواب تھا کہ ان کا پوتے کو ڈاکٹر بنے۔ انہوں نے اپنی کامیابی کا سہرا اپنے خاندان کے تعاون اور محنت کو قرار دیا۔ ارون کمار نے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کی تعلیم ڈی پال اسکول سے مکمل کی۔ بھیم آرمی اور آزاد سماج پارٹی کے مرادآباد ڈویژنل سکریٹری ایڈوکیٹ ستیش کمار نے انہیں اس کامیابی پر مبارکباد دی اوران کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔

کلکٹریٹ میں واقع مسجد کے تنازعہ میں عدالت نے جاری کیا حکم امتناعی

ہمیں عدلیہ پر پورا بھروسہ اور یقین ہے، آخر میں انصاف کی جیت ہوگی : حاجی فضل الرحمن

دیوبند(عارف عثمانی) کلکٹریٹ مسجد سہارن پور کے معاملے میں سول عدالت کی جانب سے اسٹے دیے جانے پر مولانا ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی نے مساجد کمیٹی، متعلقہ ذمہ داران، تمام معزز وکلاء اور اس معاملے میں قانونی دائرے میں رہتے ہوئے مسلسل سعی و جدوجہد اور دوڑ دھوپ کرنے والے تمام افراد کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کی ہے۔ مولانا ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی نے اپنے بیان میں کہا کہ عدالت کی جانب سے دیا گیا یہ حکم قابلِ اطمینان ہے اور ہمیں امید ہے کہ آئندہ بھی معاملہ قانون و دستور کے مطابق آگے بڑھے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے معاملات میں جذبات کے بجائے صبر، حکمت، قانونی راستے اور عدلیہ پر اعتماد کے ساتھ پیش رفت کرنا ہی بہتر طریقہ ہے۔ انہوں نے اس موقع پر بالخصوص ان تمام معزز وکلاء کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے پوری ذمہ داری، محنت اور قانونی بصیرت کے ساتھ مقدمے کی پیروی کی، نیز ان تمام افراد کا بھی تہہ دل سے اظہارِ تشکر کیا جنہوں نے اس معاملے میں اپنی استطاعت کے مطابق سعی و کوشش کی، مسلسل دوڑ دھوپ کی، متعلقہ ذمہ داران سے رابطے کیے اور قانونی و پُرامن طریقے سے مسجد کے حق میں آواز

بلند کی۔ اسی سلسلے میں سابق ممبر پارلیمنٹ اور سماجوادی پارٹی کے قدآور لیڈر حاجی فضل الرحمٰن نے اظہار تشکر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک کے ہر شہری کا اعتماد، یقین اور بھروسہ عدلیہ پر ہمیشہ سے رہا ہے جو جمہوریت کی بڑی طاقت اور علامت ہے۔ حاجی فضل الرحمٰن نے سول کورٹ کی جانب سے ملنے والے اسٹے پر خوشی واطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسجد کمیٹی نے تجربہ کار وکیلوں کے تعاون اور قانونی رہنمائی میں مسجد سے متعلق مقدمہ کی نہایت مؤثر انداز میں پیروی کی ہے اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے انصاف کے لئے آواز بلند کی جس کے لئے میں تمام ساتھیوں، خیر خواہوں ومعاونین کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔ سابق ایم پی حاجی فضل الرحمٰن نے کہا یہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے ہمیں پورا یقین واعتماد ہے کہ انصاف کی لڑائی کا یہ مقدمہ غیر جانبدارانہ اور آئین کے مطابق آگے بڑھے گا۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ہم آہنگی اور بھائی چارہ کو برقرار رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کی وابستگی آئین، قانون اور جمہوری اقدار سے ہے۔ حاجی فضل الرحمٰن نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ عدلیہ کے سامنے پیش کئے جانے والے ثبوتوں اور دستاویزات کی روشنی میں غور کے بعد آخر میں انصاف کی ہی جیت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ پر بھروسہ، اتحاد، ہمت وحوصلہ اور دعائیں ہماری سب سے بڑی طاقت ہے۔

گینگسٹر ایکٹ کے ملزم کی ایک کروڑ سے زیادہ کی غیر قانونی جائیداد ضبط

ضلع کے مختلف تھانوں میں قتل، اسلحہ ایکٹ، پوکسو ایکٹ سمیت کئی سنگین دفعات کے تحت مقدمات درج

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع کے چھجلٹ تھانہ علاقے میں گینگسٹر ایکٹ کے ملزم کے خلاف ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے ایک کروڑ روپے سے زیادہ کی غیر قانونی جائیداد ضبط کرلی۔ گینگسٹر ایکٹ کی دفعہ 14(1) کے تحت کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے ملزم کی کل 1,05,94,503 روپے کی غیر منقولہ جائیداد ضبط کی۔ پولیس کے مطابق، انیل کمار ولد شیو کمار، ساکن گاؤں کچاولی کے خلاف چھجلٹ پولیس اسٹیشن میں 28 مارچ 2026 کو گینگسٹر ایکٹ کی دفعہ 2/3 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس پر الزام ہے کہ اس نے ایک منظم گینگ بنایا اور غیر قانونی سرگرمیوں کے ذریعے دولت اکٹھی کی جس میں قتل جیسے سنگین جرائم بھی شامل ہیں۔ ملزم کے خلاف ضلع کے مختلف تھانوں

میں قتل، اسلحہ ایکٹ، پوکسو ایکٹ، اور ایس سی/ایس ٹی ایکٹ سمیت کئی سنگین دفعات کے تحت مقدمات درج کیے ہیں۔

جمعہ کے روز سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ستپال انٹیل کی ہدایت پر ضلع مجسٹریٹ مرادآباد کے حکم پر چھجلٹ پولیس نے چنگیری گاؤں میں ملزم کے نام پر درج زرعی زمین اور دیگر غیر منقولہ جائیدادوں کو ضبط کرلیا۔

ضبط کی گئی جائیدادوں میں گاٹا نمبر 476، 477اور 478 کی زرعی اراضی اور 320 مربع میٹر اراضی شامل ہے جس کی کل قیمت 1,05,94,503 روپے بتائی گئی ہے۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ حکومت کی ہدایات کے مطابق مافیا اور گینگسٹرز کے خلاف مسلسل مہم چلائی جارہی ہے۔ جرائم کے ذریعے حاصل کی گئی غیر قانونی جائیدادوں کی نشاندہی اور انہیں ضبط کرنے کی کارروائی مستقبل میں بھی جاری رہے گی۔

کستور با ودیالیہ میں ماہواری صفائی بیداری پروگرام کا انعقاد

پروگرام سی ڈی مرنالی اویناش جوشی کی سرپرستی میں منعقد ہوا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) پریورتن، "دی چینج" نامی تنظیم نے کستوربا گاندھی رہائشی گرلز اسکول میں ماہواری کی صفائی اور صحت سے متعلق آگاہی پروگرام کا انعقاد کیا۔ یہ پروگرام چیف ڈیولپمنٹ (سی ڈی او) آفیسر مرنالی اویناش جوشی کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی سی ڈی او مرنالی اویناش جوشی نے تنظیم کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے بیداری پروگرام لڑکیوں کی صحت اور مجموعی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔ پروگرام میں ڈاکٹر سچیتا اگروال نے لڑکیوں کو ماہواری، ذاتی صفائی، غذائیت، اور صحت سے متعلق اہم معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے کہا کہ صحیح معلومات اور صفائی کو اپنا کر لڑکیاں صحت منداور پراعتماد زندگی گزار سکتی ہیں۔ آگاہی سیشن کے دوران لڑکیوں میں مفت سینٹری پیڈز بھی تقسیم کیے گئے۔ اس تقریب میں "دی چینج" کے صدر کپل کمار کے ساتھ نیہا شرما، مانسی، آکانکشا، رودرا، اسکول کی پرنسپل اور اساتذہ موجود تھے۔ اس تقریب نے نوعمر لڑکیوں کو صحت کے بارے میں شعور رکھنے اور ماہواری سے متعلق خرافات کو دور کرنے کی ترغیب دی۔

پھولن دیوی کو ان کی برسی پر پیش کیا خراج عقیدت

شہر سماج وادی پارٹی کے کیمپ دفتر مقبرہ پھاٹک میں تعزیتی میٹنگ کا انعقاد

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) سماج وادی پارٹی شہر مرادآباد کے کیمپ دفتر مقبرہ پھاٹک میں بہادر خاتون پھولن دیوی کی برسی کے موقع پر ایک تعزیتی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ میٹنگ میں موجود عہدیداران اور کارکنوں نے ان کی تصویر پر پھول چڑھائے اور ان کی سماجی اور سیاسی خدمات کو یاد کیا اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے شہر صدر و وارڈ ۵۸ کے کونسلر اقبال حسین انصاری نے کہا کہ بہادر خاتون پھولن دیوی نے معاشرے کے محروم، استحصال زدہ اور پسماندہ

طبقات کی آواز کو بلند کیا اور ان کی جدوجہد ہمیشہ تحریک کا ذریعہ رہے گی۔ میٹنگ میں سلیم وارثی، ارباز خان، سبحان خان ایڈووکیٹ، حاجی راشد حسین انصاری، اتل کمار، نتن کمار، لیش یادو، مراری لال، ضیاء الکریم، محمد فیصل، سرتاج عالم، اشفاق انصاری، وسیم انور، محمد شمیم، سعید انور، آصف علی، احمد علی، اکرم انصاری، ساجد وارثی، مسرور حسن، شاہ عالم، محمد قاسم، فرمان خان، سبحان انصاری اور شمشاد انصاری سمیت سماج وادی پارٹی کے کئی عہدیدار اور کارکنان موجود رہے۔ آخر میں اقبال حسین انصاری نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ سماج وادی پارٹی سماجی انصاف، مساوات اور جمہوری اقدار کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی۔ نظامت داؤد انصاری نے کی۔

محمد یاسر عثمانی، عفان افضال اور مدثر تیاگی کے اعزاز میں تقریب

نیٹ میں نمایاں کامیاب حاصل کرنے والے طلبہ کو اعزاز سے نوازا

دیوبند(عارف عثمانی) اقراء مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی سہارنپور کی جانب سے آج دیوبند یونانی میڈیکل کالج میں نیٹ امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے تین

ہونہار طلباء محمد یاسر عثمانی، عفان افضال اور مدثر

تیاگی کے اعزاز میں تقریب میں منعقد کی گئی۔ تقریب میں تینوں طلباء کا استقبال کیا گیا اور انہیں مومنٹو، چیک اور دیگر اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر حاضرین نے طلباء کو ان کی نمایاں کامیابی پر مبارکباد دی اوران کے روشن مستقبل کے لیے دعا کی۔ تقریب کی صدارت دیوبند یونانی میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر محمد اسلم نے کی جبکہ نظامت حکیم مولانا نعمان طٰہٰ قاسمی نے تقریب کی نظامت کی۔ اس موقع پر اقراء مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی کے صدر محمد کلیم، سیکرٹری ڈاکٹر کاشف ناز، ممبران مولانا شفیع الرحمٰن، ڈاکٹر اسجد، ڈاکٹر یحییٰ اور قاری عامر عثمانی موجود تھے۔ سوسائٹی کے دیگر افراد اور کالج کے عملہ کی بڑی تعداد بھی موجود تھی۔ تقریب میں ڈاکٹر ہلال، ڈاکٹر عادل سرفراز، ڈاکٹر سہیل، ڈاکٹر عبداللہ، ڈاکٹر محتشم قاسمی، ڈاکٹر تکریم قاسمی، ڈاکٹر عائشہ، ڈاکٹر ناظمین، ڈاکٹر کہکشاں، ڈاکٹر طاہر حسن، ڈاکٹر اختر علی، ڈاکٹر محمد خالد، ڈاکٹر محمد علی، ڈاکٹر اعجاز، ڈاکٹر ذویر سنگھ اور ڈاکٹر اظہر سنگھ بھی موجود تھے۔ تقریب میں شرکت کی۔ تینوں طلباء کے والد محمد شہزاد، ڈاکٹر افضال احمد اور محمد ساجد بھی موجود تھے۔

جرنلسٹس یونین نے کی نوتعینات جیل سپرنٹنڈنٹ سے بشکریہ ملاقات

نئی ذمہ داری اور کامیاب مدت کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) یوپی ورکنگ جرنلسٹس یونین کے ڈویژنل صدر محمد جان ترکی کی قیادت میں یونین کے عہدیداروں اور ممبران نے مرادآباد ڈسٹرکٹ جیل کے نئے تعینات ہوئے سپرنٹنڈنٹ بجیندر سنگھ یادو سے ملاقات کی۔ اس موقع پر یونین نے انہیں مذہبی تصویر پیش کی اور ان کی نئی ذمہ داری اور کامیاب مدت کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ بشکریہ ملاقات کے دوران محمد جان ترکی نے کہا کہ صحافی معاشرے اور انتظامیہ کے درمیان ایک اہم برج کا کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ بجیندر سنگھ یادو کی قیادت میں ڈسٹرکٹ جیل کا نظام مزید مضبوط، شفاف اور عوام پر مبنی ہو ہو نگیں۔

ملاقات کے دوران صحافیوں اور جیل سپرنٹنڈنٹ نے مختلف سماجی، انتظامی اور عوامی مسائل پر بھی مثبت بات چیت کی۔ جیل سپرنٹنڈنٹ بجیندر سنگھ یادو نے یونین عہدیداروں سے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری لگن، ایمانداری اور شفافیت کے ساتھ نبھائیں گے اور حکومت کی منشا کے مطابق جیل انتظامیہ کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اس موقع پر یونین ممبران عبدالرحیم، پرمود کمار اور نقی احمد کے علاوہ دیگر عہدیداران اور ممبران موجود رہے۔

طلباء پر لاٹھی چارج کے معاملے میں ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

دیوبند(عارف عثمانی) دیوبند بھیم آرمی بھارت ایکتا مشن نے صدر جمہوریہ کو ایک میمورنڈم بھیجا جس میں دہلی کے جنتر منتر پر احتجاج کے دوران طلباء پر وحشیانہ لاٹھی چارج کے معاملے میں قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ہفتہ کو، بھیم آرمی بھارت ایکتا مشن کے ضلع کوآرڈینیٹر شوریہ امبیڈکر کی قیادت میں کارکنوں نے تحصیلدار پشپانکر دیو کے ذریعہ صدر جمہوریہ کو ایک میمورنڈم بھیجا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ 20

جولائی کو دہلی کے جنتر منتر پر پرچے لیک ہونے کے سلسلے میں طلباء کے احتجاج کے دوران پولیس نے احتجاج کرنے والے طلباء پر بے دردی سے لاٹھی چارج کیا، جو جمہوریت کا کھلا قتل تھا۔ میمورنڈم میں قصوروار اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی، احتجاج میں شامل طلبہ کے خلاف درج مقدمات کو فوری واپس لینے، پیپر لیک اور بھرتی گھپلوں کے ذمہ داروں کے خلاف قانونی کارروائی اور تعلیم اور بھرتی کے نظام میں جامع اصلاحات کا مطالبہ کیا گیا۔ میمورنڈم پیش کرنے والوں میں ساگر پردھان، راجندر کمار، کنور پال، دشینت راون، دیپک پوری، آشو چندر، نریندر لامبا، آزاد راون، سمیت کمار، اور دیگر شامل تھے۔

سلطانپور : مولانا محمد عثمان قاسمی تعزیتی نشست کو خطاب کرتے ہوئے

عالم بدیع اعظمی کی رحلت سے سیاست کا بڑا خسارہ: مولانا محمد عثمان قاسمی

سلطانپور: (نامہ نگار) سماج وادی پارٹی کے سینئر ممبر اسمبلی عالم بدیع اعظمی سیاست میں اپنی شرافت ونجابت، صداقت وایمانداری سے جملہ سیاست دانوں میں سب سے نمایاں تھے مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا محمد عثمان قاسمی ناظم اعلی جامعہ اسلامیہ نے آج جامعہ میں منعقدہ ایک تعزیتی نشست کی صدارت کرتے ہوئے کیا مولانا محمد عثمان قاسمی نے کہا کہ عالم بدیع مرحوم کا انتقال قومی، ملی ملکی اور ریاستی سیاست کا ایک بڑا خسارہ ہے، انھیں کتب بینی کا بڑا شوق تھا آزادی کے بعد کی مسلم تحریکوں اور مسلم قائدین کی مکمل تاریخ پر ان کو دسترس حاصل تھی، وہ نہ صرف خود ورق گردانی کا شوق رکھتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی خوب پڑھنے کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔ 1996 میں پہلی بار سماجوادی کے ٹکٹ پر اعظم گڈھ ضلع کی نظام آباد اسمبلی سیٹ سے ممبر اسمبلی منتخب ہوئے اور تاوفات 5 بار ممبر اسمبلی رہے۔ مولانا محمد عثمان قاسمی نے کہا کہ عالم بدیع مرحوم اپنی سادگی، کریم النفسی اور منکسر المزاجی کے باعث دیگر اہل سیاست میں امتیازی مقام رکھتے تھے، ان کی زندگی کا سب سے نمایاں کردار یہ تھا کہ وہ مسلم سیاست داں ہونے کے باوجود تمام مذاہب کے لوگوں میں مقبول تھے، یہی وجہ تھی کہ حلقہ اسمبلی نظام آباد سے (جس میں صرف 10 فی صد مسلم ہیں اور دیگر برادران وطن کی شرح 90 فی صد ہے) پانچ مرتبہ منتخب ہوئے، یہ ان کی ہر دل عزیزی کا جیتا، جاگتا ثبوت ہے، وہ ہمیشہ عوام کے درمیان رہتے تھے جس کے لیے انھوں نے ملائم سنگھ یادو کی جانب سے منصب وزارت پیشکش کیے جانے کو یہ کہتے ہوئے رد کردیا تھا کہ مجھے اپنے حلقہ میں رہ کر کام کرنا ہے، جس کے لیے مجھے میرے حلقے کے ووٹرس نے ووٹ کیا ہے، وہ انتہائی سادہ زندگی گذارنے کے عادی تھے، عالم بدیع صاحب کی رحلت کو ریاست گیر سیاسی، سماجی زندگی کے ایک اہم دور کے اختتام کے طور پر جانا جا رہا ہے، وہ ایسے نمائندے تھے جنھوں نے اپنی حیات کا ایک بڑا حصہ عوام کے درمیان رہ کر گذارا اور اپنے طریق سیاست سے یہ پیغام دیا کہ سیاست صرف اقتدار کا حصول نہیں بلکہ لوگوں کے دکھ، درد کو سمجھنے اور ان کے مسائل کے حل کے لیے آواز بلند کرنے کا نام ہے۔ تعزیتی نشست کے بعد ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا بھی اہتمام کیا گیا۔

کلیاتِ جوہر مگہری کی رسمِ اجراء ۲۷ر جولائی کو

لکھنؤ: مسرور ایجوکیشنل سوسائٹی اور شائقینِ ادب کے زیرِ اہتمام نذر الاسلام نظر مگہری کی مرتب کردہ کتاب ''کلیاتِ جوہر مگہری'' کی رسمِ اجراء و مشاعرہ سینٹ روز پبلک اسکول، گڑھی پیرخان، ٹھاکر گنج میں دوشنبہ ۲۷ر جولائی کو دن میں ۲ بجے منعقد ہوگی۔ جبکہ نظامت رضوان فاروقی کریں گے۔ ڈاکٹر منصور حسن خاں کے مطابق احمد ابراہیم علوی کی صدارت میں ہونے والی اس تقریب میں ڈاکٹر عبید اللہ چودھری، روز نظر مگہری کو جوہر مگہری ایوارڈ اور عرفان لکھنوی کو ہمسر قادری ایوارڈ سے سرفراز کیا جائے گا۔ نصیر احمد نصیر نے اہل ادب سے بصد خلوص شرکت کی گزارش کی ہے۔

سچے محبّ وطن جناب عالم بدیع اعظمی کا انتقال

ملت اسلامیہ خصوصاً اردو کیلئے بڑا سانحہ: مفتی محمد خبیر ندوی علیگ

تمبور سیتاپور (پریس ریلیز) ریاستی اسمبلی میں لمبی مدت تک ممبر اسمبلی رہنے والے جناب عالم بدیع اعظمی 90 سال کی عمر میں انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج ہم ایک عظیم محبِ وطن، جناب عالم بدیع صاحب رکن اسمبلی نظام آباد اعظم گڑھ کی وفات حسرت آیات پر ماتم کناں ہیں، اور اس پر جتنا بھی غم کیا جائے کم ہے کیونکہ مرحوم اُردو زبان کے سچے عاشق، اُردو کی ترویج واشاعت اور اس کی ترقی کے ساتھ ملی مسائل، علم دوستی، سادگی اور شرافت میں اپنی مثال تھے۔ ایسے نازک وقت میں آپ کا انتقال ملت اسلامیہ خصوصاً اُردو کے لیے ایک عظیم سانحہ ہے جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ میں اپنی جانب سے اور پوری مجلس منتظمہ کی جانب سے مرحوم کی وفات حسرت آیات پر شدید افسردہ ہوں، اور اہل خانہ کے ساتھ شریک غم ہوں، ان خیالات کا اظہار مشہور صحافی عالم دین، سماجی کارکن اور رضوان لائبریری کے سکریٹری جنرل مفتی محمد خبیر ندوی علیگ نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کیا۔ یاد رہے کہ مرحوم موصوف مسلسل پانچویں بار یوپی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے تھے۔ آپ کا تعلق اتر پردیش کے مردم خیز علمی اور تاریخی خطے اعظم گڑھ سے تھا، اور اسی ضلع کے نظام آباد حلقے سے ممبر اسمبلی تھے، جہاں سے آپ 1996 سے مسلسل کامیاب ہوتے رہے۔ آپ اکثر ملک وملت کے مسائل، ملی، سماجی اور تعلیمی بیداری کے موضوع پر طویل گفتگو کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ جناب عالم بدیع اعظمی صاحب مسلم مجلس کے بانی ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی کے پروردہ تھے۔

علماء خدمتِ خلق کو اپنا شعار بنائیں: مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی

جمعیۃ علماء فرخ آباد کے تربیتی ورکشاپ میں سماجی ہم آہنگی اور اصلاحِ معاشرہ پر زور

فرخ آباد: ''موجودہ پرآشوب دور میں علماء کرام کی ذمہ داری محض منبر ومحراب تک محدود نہیں ہے، بلکہ وراثتِ انبیاء کا اوّلین تقاضا ہے کہ خدمتِ خلق کی جائے، کمزوروں کا سہارا بنا جائے اور سماج کی عملی وفکری رہنمائی کا بیڑا اٹھایا جائے۔'' ان خیالات کا اظہار جمعیۃ علماء اتر پردیش کے جنرل سکریٹری مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے جامعہ ابوبکر صدیقؓ محلہ گڑھی شمس آباد میں جمعیۃ علماء شہر فرخ آباد کے زیرِ اہتمام منعقدہ ایک روزہ 'تربیتی ورکشاپ' سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا نے شرکاء کو تلقین کی کہ ملک میں مخصوص عناصر کی جانب سے اسلام کے خلاف پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا موثر ترین جواب صرف اور صرف ہمارے حسنِ اخلاق، رواداری اور ہمدردی سے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے مساجد کو محض عبادت گاہوں کے بجائے مکتب اور درسِ قرآن و حدیث کے نظام سے آراستہ کر کے 'مثالی مساجد' بنانے کی اپیل کی۔ نیز منشیات، جہیز کی لعنت اور خواتین کو وراثت سے محروم رکھنے جیسے معاشرتی ناسوروں کے خلاف منظم مہم چلانے کی ہدایت دی۔

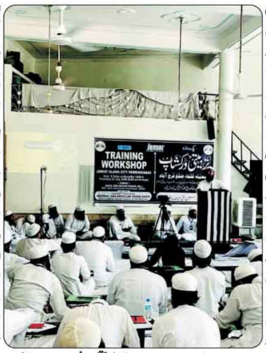

اس موقع پر جمعیۃ علماء اتر پردیش کے ناظم تنظیم اور ضلعی صدر مفتی ظفر احمد قاسمی نے موجودہ ملکی منظرنامے پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند نے ہر دور میں کمال عقل وشعور اور جرأت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ رواداری عین اسوۂ نبویؐ کا تقاضا ہے، اور پرزور اپیل کی کہ برادرانِ وطن کے ساتھ مضبوط سماجی روابط استوار کر کے دوریاں ختم کرنے کا عملی ثبوت پیش کیا جائے۔ ورکشاپ کے دوران صوبائی پی ایم او مفتی اخلاق خاں قاسمی اور مولانا ابوفضیل قاسمی نے جسٹس اینڈ امپاورمنٹ آف مائنارٹی (JEM)، جمعیۃ اسٹڈی سینٹر، ماڈل ویلج اور دینی تعلیمی بورڈ کا تعارف پیش کیا، اور باطل پروپیگنڈے کے سدباب کے لیے سوشل میڈیا کے مثبت و تعمیری استعمال پر تفصیلی رہنمائی کی۔ اس ورکشاپ کا آغاز قاری اسعد اقبال کی تلاوت کلام پاک اور مولانا واصف جمیل کی نعتِ نبیؐ سے ہوا۔ نشست میں مفتی زبیر احمد قاسمی (ناظم تنظیم)، مولانا محمد ذوالفقار قاسمی (نائب صدر)، مفتی منتظر (تحصیل صدر)، مولانا حشمت اللہ، قاری اسعد اور مولانا شکیل ندوی، مولانا محمد عقیل، حافظ محمد نجمی، حافظ عبد الخالق، مولانا نجم الحسن خسرو، مفتی محمد ناظم، مولانا محمد تسلیم، مولانا محمد ہاشم، حافظ محمد اسامہ، حافظ فرمان، حافظ نہال اور حافظ جاوید سمیت شہر واطراف کے علمائے کرام اور ائمہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ پروگرام کا اختتام مولانا محمد ذوالفقار قاسمی کی ملک وملت کی سلامتی اور امن و امان کے لیے رقت آمیز دعائے خیر پر ہوا۔

مسلم وکلا سماجوادی پارٹی سے نالاں وکلا سیل کے قومی نائب صدر کو پیش کی عرضداشت

سلطانپور: (نامہ نگار) سلطانپور میں بار ایسوسی ایشن سے منسلک ایک سو تین وکلا نے آج اپنی دستخط سے ایک عرضداشت سماجوادی وکلا سیل کے قومی نائب صدر حاجی ایوب اللہ خان کو دیتے ہوئے سماجوادی پارٹی کی اعلی قیادت سے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ سماجوادی پارٹی کے تاسیسی رکن اور ممبر اسمبلی رہ چکے برکت علی خان ایڈوکیٹ کے بھتیجے محمد احمد ایڈوکیٹ جو پندرہ برس تک سلطانپور ضلع کے سماجوادی پارٹی کے سکریٹری جنرل رہے کا انتقال 2023 میں ہوا تھا لیکن سماجوادی پارٹی کے قائد انکی تعزیت میں آج تک سلطانپور نہ آئے ساتھ ہی 2023 میں سماجوادی وکلا سیل کے ایڈوکیٹ آزاد احمد کا قتل ہو گیا تھا انکے گھر والوں سے بھی سماجوادی قیادت کے کسی فرد نے آجتک تعزیت نہیں کی۔ عرضداشت میں کہا گیا ہے کہ ایک سکھ خاندان کے یہاں اکھلیش یادو کی آمد ہوئی تھی نیز ایک کاروباری کے یہاں شادی میں وہ آئے تھے اور اپنی برادری کے ایک شخص کی موت پر تیرہویں میں انکی شرکت ہوئے تھی لیکن مسلم قوم کے وہ لوگ جنھوں نے سماجوادی پارٹی پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا کے یہاں تعزیت میں آنا قومی صدر نے گوارا نہ کیا۔ وکلا نے عرضداشت میں کہا ہے کہ سلطانپور پارلیامنٹری حلقہ میں پانچ لاکھ مسلم ووٹرس ہیں جب کہ لمبھوا اسمبلی حلقہ، سلطانپور اسمبلی حلقہ اور ایسولی اسمبلی حلقہ میں مسلم ووٹرس کی تعداد فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہے لیکن ان سب کے باوجود سماجوادی کی قومی قیادت ضلع کے مسلماوں کو نظر انداز کر رہی ہے جسکا خامیازہ اسے 2027 کے اسمبلی الیکشن میں بھگتنا پڑ سکتا ہے۔ سماجوادی وکلا سیل کے قومی نائب صدر حاجی ایوب اللہ خان ایڈوکیٹ نے بتایا کہ وکلا کے ذریعہ دی گئی عرضداشت اور اسکے ساتھ ایک کورنگ لیٹر لگاتے ہوئے میں نے سماجوادی کے قومی صدر اکھلیش یادو کو بھیج دیا ہے۔

مینڈھوال میں سیاست گرم، سابق اور موجودہ ایم ایل اے آمنے سامنے

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) مینڈھوال میں سیاسی بیان بازی تیز ہوگئی ہے۔ سابق اور موجودہ ایم ایل اے ایک بار پھر آمنے سامنے آگئے ہیں۔ کریڈٹ کی دوڑ نے دونوں کے درمیان الزامات اور جوابی الزامات کی بوچھاڑ شروع کر دی ہے۔ غور طلب ہے کہ آنجہانی سبکدوش ہونے والے ایم پی شرد ترپاٹھی اور سبکدوش ہونے والے مینڈھوال ایم ایل اے راکیش سنگھ بگھیل کے درمیان جوتے کا واقعہ ترقیاتی کاموں کا نتیجہ تھا۔ این ڈی اے اتحاد کی نشاد پارٹی کے مہدوال کے ایم ایل اے انیل ترپاٹھی نے سابق ایم ایل اے کا نام لیے بغیر ان پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے 2019 کے بدنام زمانہ ''جوتوں کے واقعے'' کو یاد کرتے ہوئے کہا، ''وہ شخص اس کا مستحق ہے۔'' ایم ایل اے نے الزام لگایا کہ سابق ایم ایل اے نے اپنے دور میں علاقے کی ترقی نہیں کی، جب کہ اب ان کے ذریعہ کئے جارہے ترقیاتی کاموں کا کریڈٹ لینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ایم ایل اے ترپاٹھی نے مینھداول شہر کے سنسکار منڈپ میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ جلد ہی سابق ایم ایل اے سے متعلق کئی معاملات کو بے نقاب کریں گے۔ جب میڈیا نے ان کا نام پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس شخص کا نام لینا بھی گناہ ہوگا۔ انیل ترپاٹھی نے مزید الزام لگایا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈی ایم) آلوک کمار بھی ایک کیس میں الجھ گئے ہیں۔ ان کا نام لیے بغیر انہوں نے اس کے لیے سابق ایم ایل اے کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا۔ تاہم، ایم ایل اے نے اس سلسلے میں کوئی دستاویزات یا تفصیلات شیئر نہیں کیں۔ ایم ایل اے کے ان بیانات نے مینھداول میں سیاسی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ ان کے الزامات کے حوالے سے علاقے میں چرچے تیز ہوگئے ہیں۔ اب سب کی نظریں اس پر ہیں کہ ایم ایل اے کب اور کس بنیاد پر بڑے بڑے انکشافات کا دعویٰ کررہے ہیں۔

نہ بٹیں گے نہ کٹیں گے، حق وانصاف کیلئے ڈٹے رہیں گے ظلم، فرقہ پرستی اور نفرت کے خلاف لڑیں گے: حاجی فہیم صدیقی

لکھنؤ: (پریس ریلیز) جنہت سنگھرش مورچہ کے صدر حاجی فہیم صدیقی نے جاری بیان میں کہا کہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت، کثیر تعداد کے ساتھ کثیر مذاہب اور مختلف رنگ ونسل اور زبان کے لوگ صدیوں سے مل جل کر رہتے آئے ہیں کثرت میں وحدت ہی ہماری ملک کی خوبصورتی ہے لیکن ادھر چند سالوں سے ایک خاص طبقہ کو مسلمانوں سے الرجی ہوگئی اور صرف مسلمانوں سے ہی نہیں مذہب اسلام کو بھی فرقہ پرست نشانہ بنارہے ہیں۔ پہلے فرقہ وارانہ فساد تک معاملہ ہوتا تھا لیکن اب ماب لنچنگ فساد، مسجدوں پر حملے، مدارس پر حملے، بلڈوزر کا استعمال، ہر مسجد کے نیچے مندر تلاش کرنا، مسجدوں میں ہنومان چالیسہ پڑھنے کا ناٹک کرنا، مسجد کی میناروں پر درگاہوں پر بھگوا جھنڈا پھیرانے یہ سب کارنامہ انتظامیہ (پرساشن) کی موجودگی میں انجام دیئے جارہے ہیں۔ سرکاروں کی طرف سے کوئی کارروائی نہ کرنے سے ان دہشت گردوں کے حوصلے بلند ہوتے جارہے ہیں۔ سرکاری طور پر بھی مسجدوں، مدرسوں پر بلڈوزر چلاکر مسمار کرنا، قبرستانوں پر جبراً قبضہ کرنے کی کوشش کرنا، ماحول کو کشیدہ کرنا، مسلمانوں کی ایک طرفہ گرفتاری ہونا، بغیر مقدمہ چلائے برسوں تک جیل کی صعوبتیں برداشت کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ یہ سب عام بات ہوگئی ہے۔ کسی قسم کا احتجاج کرنے پر پولیس والوں کی لاٹھی برسانا، چاہے وہ طلبہ ہوں یا سیاسی افراد، آج ہزاروں تعلیمی اداروں کو بند کردیا گیا ہے، جو ہر یونیورسٹی کے ذاتی دشمنی کے تحت کارروائی کی جارہی ہے۔

اگر بغیر نقشہ پاس ہوئے بلڈنگ بنی تو اس کی ڈیولپمنٹ اتھارٹی کیا کررہی تھی، چالیس میں سے 38 بلڈنگوں کو مسمار کرنا یہ حل تو نہیں؟ پینالٹی (جرمانہ لگا کر اسی عملہ کو پاس کر جو ٹیکس بنتا ہے وہ لاگو کر دیں۔ سرکاروں کا کام تعلیمی ادارے بنوانا ہے نہ کہ چلتا ہوا ادارے کو مسمار کردیں یہ حل نہیں۔ یہ مسلمانوں سے نفرت ظاہر ہوتی ہے اس وقت نفرت اور فرقہ پرستی کہ ہوائیں آندھی میں بدل گئی۔ نفرت اور فرقہ پرستی کی ہوائیں آندھی میں بدل گئی ہیں طوفان نہ بننے پائیں اس سے پہلے ہم دیش واسیوں کی ذمہ داری ہے کہیک جٹ ہوکر اس کو روکیں۔ موجودہ حالات بدتر ضرور ہیں لیکن ہم ایمان والے اس سے مایوس بالکل نہیں ہیں وہ وقت نہیں رہا تو یقیناً یہ بھی وقت نہیں رہے گا۔ رات کتنی بھی بھیانک کالی اور ڈراونی ہو لیکن صبح کو سورج نکلتا ہے، جو دنیا کو روشن کر دیتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنا اسلامی کردار پیش کرے، گندگی کو گندگی سے صاف نہیں کیا جاسکتا، نفرت کو نفرت سے نہیں ہٹایا جاسکتا بلکہ محبت اور قربانی، بھائی چارہ کی فضا کو عام کریں یہی اسلام کا پیغام ہے۔

شجرکاری محض ایک مہم نہیں بلکہ سماجی واخلاقی ذمہ داری ہے: ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی

لکھنؤ: (پریس ریلیز) آج بروز سنیچر مورخہ ۲۵ر جولائی کو الہدیٰ ماڈل اسکول میں 'ایک درخت ماں کے نام' مہم کے تحت ماحولیات تحفظ اور سرسبز وشاداب کیمپس کو عملی جامہ پہنانے کے مقصد سے شجرکاری کاری ہفتہ منایا گیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر سے شریک اسکول کمیٹی کے صدر ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی نے اپنے خطاب میں کہا کہ شجرکاری محض ایک مہم نہیں بلکہ فطرت اور آنے والی نسلوں کے تئیں ہماری سماجی اور اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔ انہوں نے طلباء، اساتذہ اور سرپرستوں سے اپیل کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں اور ان کی مستقل نگہداشت کو اپنی ذمہ داری سمجھیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ شجرکاری محض ایک رسمی مہم نہیں بلکہ ماحولیات کے تحفظ، قدرتی وسائل کے فروغ اور آنے والی نسلوں کے محفوظ مستقبل کیلئے ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے۔

نوجوان نے کیا اپنی بیوی کا تیز دھاردار ہتھیار سے کاقتل

علی گڑھ: (پی این ایس) علی گڑھ کے کھیر سے سنسنی خیز خبر سامنے آئی ہے۔ علاقے کے موَ گاؤں میں جمعہ کی دوپہر تقریباً 12 بجے ایک نوجوان نے اپنی بیوی پر تیز دھاردار ہتھیار سے حملہ کردیا۔ ملزم ارتکاب جرم کے بعد موقع سے فرار ہوگیا۔ لواحقین اور پولیس نے خاتون کو تشویشناک حالت میں سی ایچ سی کھیر پہنچایا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ پولیس جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کر کے تفتیش کر رہی ہے۔ موَ کے رہنے والے مکنڈی لال نے ڈائل 112 پر اطلاع دی کہ اس کے سب سے چھوٹے بیٹے روی نے اس کی بیوی وملیش (22) کو ان کے کمرے میں تیز دھار ہتھیار سے کئی بار گھونپ دیا ہے۔ چیخ وپکار سن کر وہ وہاں پہنچا اور اسلحہ لے کر فرار ہوگیا۔ وملیش بلند شہر ضلع کے شکار پور تھانہ علاقے کے دھمنی گاؤں کے رہنے والے گرراج کی بیٹی تھی۔ اس کی شادی تقریباً دو سال قبل روی سے ہوئی تھی۔ وہ علاقے میں مزدوری کرتا تھا۔ وملیش کے والد کا الزام ہے کہ روی منشیات کا عادی تھا اور اکثر منشیات کا استعمال کرتا تھا۔ جس کی وجہ سے شادی کے بعد سے جوڑے کے درمیان اکثر جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔ سی او کھیر، ابھیشیک پٹیل نے بتایا کہ ملزم روی واردات کے بعد سے فرار ہے۔ اس کی گرفتاری کے لیے پولیس کی کئی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ متوفی کے اہل خانہ کی جانب سے درج کرائی گئی شکایت کی بنیاد پر رپورٹ درج کی جائے گی۔ ملزمان کو جلد گرفتار کرلیا جائے گا۔

سابق سربراہ شمیم احمد کی رہائش گاہ پر فری ہیلتھ کیمپ کا انعقاد

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) اے آر سی ہاسپٹل اور ٹراما سنٹر، مدھیہ بینگ (سیمریاون) کی طرف سے نگر پنچایت بکھیرا بڈھیہ بازار، لیدوا مہوا علاقہ میں گاؤں کے سابق سربراہ شمیم احمد کی رہائش گاہ پر ایک مفت صحت چیک اپ اور مشاورتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ صبح سے ہی مریضوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور کچھ ہی دیر میں ہزاروں مقامی باشندے صحت کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کے لیے پہنچ گئے۔ کیمپ میں بلڈ شوگر، بلڈ پریشر (بی پی) اور ای سی جی سمیت مختلف صحت کے چیک اپ مفت کیے گئے۔ گائنا کالوجسٹ ڈاکٹر انوپما گپتا نے جنرل میڈیسن، جنرل سرجری، یورولوجی، اور آرتھوپیڈکس سمیت مختلف شعبوں کے ماہرین کے ساتھ مریضوں کا معائنہ کیا اور مناسب مشاورت فراہم کی۔ گاؤں کے سابق سربراہ شمیم احمد نے شمشیر عالم کی طرف سے اپنی رہائش گاہ پر اس طرح کے مفت ہیلتھ کیمپ کے انعقاد پر اپنی تعریف کی۔ دیہی علاقوں کے غریبوں، لاچاروں اور ضرورت مندوں کو ماہر ڈاکٹروں کی طرف سے ایک جگہ پر مفت طبی امداد اور مشاورت فراہم کرنا ایک اہم عوامی خدمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے اقدامات سے معاشی طور پر پسماندہ خاندانوں کو اہم ریلیف ملتا ہے اور شمشیر احمد کا یہ اقدام واقعی قابل تعریف ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیمپ میں 300 افراد کا ٹرن آؤٹ واضح طور پر دیہی علاقوں میں اس طرح کی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کی فوری ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے شمشیر احمد اور اے آر سی ہسپتال اور ٹراما سینٹر کی پوری ٹیم کو اس قابل تحسین اور عوام دوست اقدام پر مبارکباد دی۔ کیمپ کا سب سے قابل ذکر اقدام بزرگ، معذور اور نادار مریضوں کے لیے مفت ایمبولینس سروس تھا۔ ہسپتال نے ضرورت مند مریضوں کو ان کے گھروں سے کیمپ تک پہنچانے اور معائنے اور علاج کے بعد بحفاظت گھر پہنچانے کے انتظامات کیے، یہ ایک ایسی خدمت ہے جسے رہائشیوں نے بہت سراہا ہے۔ اے آر سی ہسپتال اور ٹراما سینٹر کے ڈائریکٹر اور منیجر شمشیر احمد اس موقع پر موجود تھے اور انہوں نے ذاتی طور پر کیمپ کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں، ناداروں اور ضرورت مندوں کو معیاری اور قابل رسائی صحت کی سہولیات فراہم کرنا ہسپتال کی ترجیح ہے۔ عوام کی بھلائی کے لیے ایسے فری ہیلتھ کیمپس کا انعقاد آئندہ بھی جاری رہے گا۔ محمد احمد (سماجی کارکن)، حافظ رمضان، ہاشم، حریرہ، صغیر احمد، جمال احمد، مفتی افروز صاحب، وسیم احمد، حفیظ الرحمٰن انصاری، شبیہ عالم، نسیم اختر، قاری عرفان، عظیم الدین، حافظ منان، مکرم چودھری، سونو مشرا، اقبال، نجو مشرا، اقبال، اقبال، حافظ رمضان اور دیگر شامل ہیں۔ دھیرج سنگھ بگھیل، اور کئی دیگر معززین اور سماجی کارکن کیمپ میں موجود تھے۔

مدرسہ ٹیچرز کو جدید ٹیکنالوجی اور اصلی علوم سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت

مدارس میں کھیلوں کو فروغ دینے کیلئے اسپورٹس شعبہ ہونا بھی ضروری: ڈاکٹر بزمی یونس

لکھنؤ: اترپردیش مدرسہ تعلیمی بورڈ کی جانب سے منعقدہ 6 روزہ ٹیچرز ٹریننگ ورکشاپ کا اختتام سنیچر کے روز ارم ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیرِ اہتمام سی بلاک، اندرا نگر واقع ارم ڈگری کالج کے آڈیٹوریم میں منعقد میں ہوا۔ اس تربیتی پروگرام میں مدرسہ تعلیمی بورڈ سے منسلک تحتانیہ، فوقانیہ اور عالیہ سطح کے اساتذہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ یہ تربیتی پروگرام 20 جولائی سے شروع ہوا تھا، جس کا مقصد مدارس میں تعلیمی معیار کو بہتر بنانا، اساتذہ کو جدید تدریسی طریقوں اور نئی ٹیکنالوجی سے روشناس کرانا اور دینی وعصری تعلیم کے درمیان بہتر ہم آہنگی پیدا کرنا تھا۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا، جس کے بعد ارم ایجوکیشنل سوسائٹی کے ڈائریکٹر خواجہ فیضی یونس نے اپنے استقبالیہ کلمات میں کہا کہ آج کے دور میں مدارس کے طلبہ کو صرف دینی علوم تک محدود رکھنا کافی نہیں، بلکہ انہیں سائنس، کمپیوٹر، جدید ٹیکنالوجی اور عصری علوم سے بھی آراستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب ایک استاد خود معیاری تعلیم، بہتر اخلاق اور جدید معلومات سے مزین ہوگا تو اس کا مثبت اثر لازماً طلبہ کی تعلیم اور کردار پر بھی نظر آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی تربیتی ورکشاپس اساتذہ کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے ایچ۔ پی۔ امبیڈکر، ڈپٹی ڈائریکٹر، محکمہ اقلیتی بہبود نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ تمام اساتذہ نے چھ دنوں کے دوران جدید ٹیکنالوجی اور نئے تدریسی طریقوں کو سیکھنے کی بھرپور کوشش کی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ایک کامیاب استاد وہی ہوتا ہے جو اپنے علم کو مؤثر انداز میں طلبہ کے ذہن تک پہنچا سکے۔ صرف علم ہونا ہی کافی نہیں بلکہ اسے آسان، دلچسپ اور مؤثر انداز میں پیش کرنا ہی اصل کامیابی ہے۔ ٹریننگ پروگرام کو خطاب کرتے ہوئے مسٹر جگ موہن، ڈپٹی ڈائریکٹر، لکھنؤ منڈل نے کہا کہ انہوں نے سرکاری اور نجی دونوں تعلیمی اداروں میں خدمات انجام دی ہیں۔ آج کے حالات پہلے سے یکسر مختلف ہیں۔ دنیا تیزی سے بدل رہی ہے اور اگر مدارس بھی وقت کے ساتھ خود کو نہ بدلیں تو وہ تعلیمی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں گے۔ انہوں نے اساتذہ پر زور دیا کہ وہ جدید تعلیمی نظام، ڈیجیٹل ذرائع اور مسابقتی ماحول کو اپناتے ہوئے طلبہ کو مستقبل کے لیے تیار کریں۔ مہمانِ خصوصی مسٹر آر۔ پی۔ سنگھ، جوائنٹ ڈائریکٹر نے کہا کہ سیکھنا اور سکھانا زندگی بھر جاری رہنے والا عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ تربیت کی اصل کامیابی اسی وقت ممکن ہے جب اس میں حاصل ہونے والے علم کو عملی طور پر کلاس روم میں نافذ کیا جائے۔ انہوں نے اساتذہ کو نصیحت کی کہ طلبہ کو پڑھانے سے پہلے خود بھی مسلسل مطالعہ کریں، کیونکہ آج کے بچے معلومات اور ٹیکنالوجی کے اعتبار سے کافی آگے ہیں۔ انہوں نے اساتذہ کو تلقین کی کہ کلاس روم میں ان کا اخلاق، کردار اور نظم وضبط طلبہ کے لیے بہترین نمونہ ہونا چاہیے۔ آخر میں پون کمار، ضلع اقلیتی بہبود افسر نے کہا کہ چھ روزہ تربیتی پروگرام کا فیڈ بیک انتہائی حوصلہ افزا رہا ہے۔

عالمی فوجداری عدالت کی طرف سے امریکی اور صہیونی دباؤ پر کریم خان کی برطرفی کا فیصلہ

خبر رساں ادارے ’رائیٹرز‘ کی جانب سے دو سفارتی ذرائع کے حوالے سے فراہم کردہ اطلاعات کے مطابق، عالمی فوجداری عدالت (ICC) کے رکن ممالک نے جمعہ کے روز عدالت کے پراسیکیوٹر جنرل کریم خان کو ان کے عہدے سے ہٹانے کی منظوری دے دی ہے، اور اس فیصلے کے حق میں 82 ممالک نے ووٹ ڈالا۔

یہ فیصلہ قانونی کوٹے کو مکمل کرتا ہے، کیونکہ عدالت کے قانون کے تحت منظوری کے لیے کل 125 میں سے کم از کم 63 ممالک یعنی رکن ممالک کی مطلق اکثریت کی رضامندی لازمی ہے۔

بین الاقوامی فوجداری عدالت (ICC) کے برطانوی پراسیکیوٹر جنرل کریم خان کو ”غیر اخلاقی جنسی رویے“ کے الزامات کی پاداش میں برطرف کر دیا گیا ہے۔ یہ رائے شماری نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں عدالت کے رکن ممالک کی اسمبلی کی طرف سے منعقدہ ایک خفیہ رائے شماری کے دوران عمل میں آئی۔

برطرفی کے اس فیصلے نے اس کے وقت پر کئی سوالات کو جنم دیا ہے، کیونکہ مبصرین کا ماننا ہے کہ یہ اقدام امریکی اور اسرائیلی دباؤ کے سائے میں سامنے آیا ہے، جو اس وقت اٹھایا گیا جب عالمی فوجداری عدالت نے غزہ کی پٹی میں جنگی جرائم کے ارتکاب کے الزامات کے تحت اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتنیاہو※ و اور سابق وزیرِ دفاع یوآف گیلنٹ کے خلاف گرفتاری کے دو وارنٹ جاری کیے تھے، اگرچہ باضابطہ طور پر یہ ووٹنگ خان کے خلاف عائد ان الزامات پر مبنی تھی جن میں سنہ 2021 سے منصب سنبھالنے والے کریم خان پر ”غیر اخلاقی جنسی رویے“ کا الزام لگایا گیا تھا۔

امریکی (Axios) کے نامہ نگار نے ایک اسرائیلی ذمہ دار کے حوالے سے انکشاف کیا کہ وزیرِ خارجہ جدعون ساعر اور اسرائیلی سفارتی مشنز نے پچھلے چند دنوں کے دوران کریم خان کی برطرفی کے حق میں ووٹوں کو بیدار کرنے یا متعلقہ ممالک کو ووٹنگ سے دور رکھنے کے لیے مختلف ممالک کے ساتھ اپنے رابطوں میں شدید تیزی پیدا کر دی تھی۔

یہ ووٹنگ ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب عالمی فوجداری عدالت پر امریکی تنقید کا سلسلہ عروج پر ہے، اور واشنگٹن مسلسل اس عدالت کو اپنی خود مختاری کے لیے خطرہ سمجھتا چلا آ رہا ہے، حالانکہ امریکہ اس کا رکن نہیں ہے۔ اس سے قبل امریکہ نے نتنیا※ و اور گیلنٹ کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ جاری کرنے کے ردعمل میں کریم خان سمیت عدالت کے پراسیکیوٹر آفس کے 11 ججوں اور ذمہ داران پر پابندیاں بھی عائد کر رکھی ہیں۔

رائٹرز کی طرف سے دیکھی گئی دستاویزات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ عدالت کے انتظامی بورڈ کے ذمہ داران نے خان کو برطرف کرنے کی سفارش کی تھی، اور ان کا موقف تھا کہ انہوں نے پیشہ ورانہ ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی ہے۔

دوسری طرف، کریم خان نے اپنے اوپر لگائے جانے والے ان الزامات کی پرزور تردید کی ہے، جبکہ ان کی دفاعی ٹیم کا ماننا ہے کہ انتظامی بورڈ کا وہ فیصلہ، جس نے انہیں ہٹانے کے لیے ووٹنگ کی راہ ہموار کی، قانونی طور پر غیر قانونی اور طریقہ کار کے لحاظ سے سراسر ناانصافی پر مبنی ہے، اور اس کی پشت پر کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں۔

غزہ میں مقادمہ کی شہادت پولیس نظام پر باقاعدہ حملہ اور بدامنی پھیلانے کی گھناؤنی سازش ہے: وزارت داخلہ

غزہ (ایجنسیاں): غزہ میں وزارت داخلہ اور قومی سلامتی نے ہفتے کے روز شمالی غزہ گورنری کے پولیس چیف بریگیڈیئر جنرل عبد الناصر محمد المقادمہ کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ قابض اسرائیل پٹی میں بدامنی پھیلانے کی ناپاک کوشش کے تحت پولیس کے بنیادی ڈھانچے کو مسلسل نشانہ بنا رہا ہے۔

وزارت نے ایک اخلاقی بیان میں واضح کیا کہ قابض دشمن نے شہر غزہ کے حی الشیخ رضوان میں ایک فضائی حملے کے ذریعے پچپن سالہ بریگیڈیئر جنرل المقادمہ کو شہید کر دیا، اور اشارہ کیا کہ وہ شہریوں کی خدمت، ان کی مدد اور ان کے امن و امان کے تحفظ کی خاطر اپنا فریضہ انجام دیتے ہوئے شہید ہوئے، اور نسل کشی کی پوری جنگ کے دوران اپنے قومی فریضے کی ادائیگی سے ایک لمحہ بھی پیچھے نہیں ہٹے۔ وزارت نے سنہ 1994ء میں اپنے قیام کے بعد سے فلسطینی پولیس فورس میں المقادمہ کے شاندار سفر کا احاطہ کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے شمالی غزہ گورنری میں متعدد عہدوں پر خدمات انجام دیں، جن میں مخیم جبالیا کے پولیس چیف کا منصب بھی شامل ہے، اس سے پہلے کہ انہوں نے پوری گورنری کے پولیس ڈائریکٹر کا عہدہ سنبھالا۔

انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ المقادمہ کا قتل غزہ کی پٹی میں بدامنی پھیلانے کے مقصد سے پولیس کے کام کو نشانہ بنانے میں قابض دشمن کی ہٹ دھرمی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ وزارت داخلہ نے توجہ دلائی کہ جنگ بندی کے معاہدے کے نفاذ کے بعد سے اب تک پولیس کے دفاتر، گشت کرنے والی ٹیموں، گاڑیوں اور اہلکاروں کو براہ راست نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں پولیس کے 53 کمانڈرز، افسران اور اہلکار شہید ہو چکے ہیں۔

وزارت نے عالمی برادری اور ثالث ممالک سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر حرکت میں آئیں اور قابضین پر دباؤ ڈالیں تاکہ پولیس فورس کو نشانہ بنانا بند کیا جا سکے، کیونکہ یہ ایک سویلین ادارہ ہے جو بین الاقوامی قانون کے تحت مکمل تحفظ کا حامل ہے اور غزہ کی پٹی میں امن برقرار رکھنے اور شہریوں کے امور کو چلانے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ وزارت داخلہ نے کہا کہ یہ بزدلانہ جرم چودہ جولائی کو جبالیہ کے پولیس اسٹیشن پر ہونے والے قتل عام کے دو ہفتوں سے بھی کم عرصے کے بعد سامنے آیا ہے، جس کے نتیجے میں پولیس کے سات افسران اور جوان شہید ہو گئے تھے، جن میں اسٹیشن کے ڈائریکٹر اور ان کے نائب لیفٹیننٹ کرنل یامن محمد عبید بھی شامل تھے، جو اسی حملے کے دوران لگنے والے شدید زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے آج صبح شہید ہو گئے۔ وزارت داخلہ اور قومی سلامتی نے اس بات پر پختہ عزم کا اظہار کیا کہ پولیس فورس غزہ کی پٹی کے اندر شہریوں کے امن کے تحفظ اور شہری امن و امان کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے فرائض منصبی کو بھرپور انداز میں جاری رکھے گی۔ اس بات پر زور دیا کہ وہ شدید ترین چیلنجوں کے باوجود اپنے فریضے کی ادائیگی میں ہرگز پیچھے نہیں ہٹے گی۔

’مغربی کنارے میں مزاحمت کا فروغ ہمارے عوام کے عزم کو توڑنے میں قابض دشمن کی ناکامی کا ثبوت‘

غزہ (ایجنسیاں): اسلامی تحریک مزاحمت ’حماس‘ کے رہنما محمود مرداوی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے کے باسیوں کی استقامت اور فلسطینیوں اور ان کی املاک پر قابضین اور یہودی آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے حملوں کا ان کا بہادرانہ دفاع، جن میں نابلس کے دیہاتوں میں گذشتہ روز جمعہ کے روز پیش آنے والے واقعات سرفہرست ہیں، فلسطینی عوام کے اپنی زمین اور حقوق کے ساتھ غیر متزلزل وابستگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

محمود مرداوی نے ہفتے کے روز جاری کردہ ایک اخلاقی بیان میں کہا کہ مقبوضہ مغربی کنارے میں مزاحمتی کارروائیوں میں تیزی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ فلسطینی عوام کو جھکانے، ان کے عزم کو پاش پاش کرنے اور انہیں اپنی زمین، مقدس مقامات اور وقار کی حفاظت سے روکنے کے لیے قابضین کے تمام حربے ناکام ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اس امر کو اجاگر کیا کہ قابض فوج اور یہودی آبادکاروں کے خلاف حالیہ کارروائیوں کی کامیابی اس بات کا سچا اشارہ ہے کہ ”مغربی کنارے کا سمندرِ آتش راکھ کے ڈھیر سے ابل پڑا ہے تاکہ مغربی کنارے، غزہ اور پوری سرزمینِ فلسطین میں ہمارے عوام کے خلاف کیے جانے والے تمام مظالم کا بدلہ چکایا جا سکے۔“

محمود مرداوی نے مغربی کنارے کے دیہاتوں اور قصبوں کو بھرپور تعاون فراہم کرنے اور یہودی آبادکاروں کو پسپا کرنے اور انہیں اپنے حملے روکنے پر مجبور کرنے کے لیے عوامی سطح پر موجودگی کو مزید مضبوط بنانے کی اشد ضرورت پر زور دیا، اور اس امر پر بلڈ ڈالا کہ سینکڑوں نوجوانوں کو صر※ گاؤں (نابلس کے جنوب مغرب) کی طرح بڑھ چڑھ کر یہودی آبادکاروں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مزاحمت اور ٹکر کا راستہ ہی ”مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کے حملوں اور ان کی بے پناہ زیادتیوں کو روکنے کا واحد ذریعہ ہے، اور یہی ہماری آزادی اور غصب شدہ حقوق کے حصول کی اصل ضمانت ہے۔“ یاد رہے کہ گذشتہ روز جمعہ کی صبح نابلس کے جنوب مغرب میں واقع قصبے تل پر قابض افواج اور یہودی آبادکاروں کے ایک سفاکانہ حملے کے نتیجے میں چار فلسطینی شہید اور چار زخمی ہو گئے تھے، جبکہ غیور باسیوں نے ایک یہودی آبادکار کے ہتھیار پر کامیابی سے قبضہ کر لیا تھا، جس کے نتیجے میں ایک صیہونی افسر اور ایک آبادکار واصلِ جہنم ہو گئے تھے۔

میٹرک کے طلبہ کی کامیابی نسل کشی کی جنگ کے باوجود تعلیم کے عزم کی شاندار فتح ہے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت ’حماس‘ نے فلسطین بھر کے (میٹرک) کے طلبہ کو امتحانات کے نتائج کے اعلان پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی ہے، اور اس بات پر زور دیا ہے کہ ان کی کامیابی، خصوصاً غزہ کی پٹی کے طلبہ کی کامیابی، جنگ، تباہی اور ان کے عزم کو توڑنے کی تمام سازشوں پر فلسطینی عوام کی غیر متزلزل فتح کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جماعت کے سیاسی بیورو کے سربراہ ڈاکٹر خلیل الحیہ نے اس بات کی تصدیق کی کہ طلبہ علم، محنت اور ذاتی تعمیر کے میدان میں ایک بہت بڑے چیلنج کا مقابلہ کر رہے ہیں، اور انہوں نے اس امر کو اجاگر کیا کہ علم ایک ایسے تعلیم یافتہ فلسطینی معاشرے کی تشکیل کا بنیادی ستون ہے جو قابض کی اس پالیسی کا بھرپور مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جس کا مقصد فلسطینی نسلوں کو جاہل رکھنا اور ان کی بقا کے تمام ذرائع کو تباہ کرنا ہے۔ ڈاکٹر خلیل الحیہ نے مزید کہا کہ طلبہ نے قتل و غارت، بربادی اور محرومی کے باوجود یہ ثابت کر دیا ہے کہ زندگی اور تعمیر کا عزم قابضین کے قتل اور بربادی کے آلات سے کہیں زیادہ طاقتور ہے، انہوں نے اس کامیابی کو ایک دوہری کامیابی قرار دیا جو خاص معانی رکھتی ہے اور طلبہ کے لیے مزید کامیابیوں کی تمنا کی۔ تحریک نے ایک بیان میں اس عظیم کارنامے کو سراہا جو غزہ کی پٹی کے طلبہ نے جاری جنگ، محاصرے، اسکولوں اور یونیورسٹیوں کی بربادی، اور لاکھوں طلبہ کو تعلیم کے حق سے محروم کیے جانے کے باوجود انجام دیا۔

یحییٰ نسمان: شہادت کے بعد شاندار کامیابی مگر صہیونی دہشت گردی نے خوشی چھین لی

غزہ (ایجنسیاں): غزہ کی پٹی میں اس سال میٹرک کے امتحانات نتائج کا اعلان محض خوشی کا موقع نہیں تھا بلکہ یہ اپنے ساتھ ایسی داستانیں بھی لایا جن میں فخر کے جذبات درد کے ساتھ گھلے ہوئے تھے کیونکہ ان طلباء کے نام سرفہرست آئے جنہیں نسل کشی کی اس جنگ نے ان کی برسوں کی محنت کا پھل دیکھنے سے پہلے ہی نگل لیا اور ان میں شہید یحییٰ نسمان بھی شامل تھے جنہوں نے قابض اسرائیل کے ایک وحشیانہ بم حملے میں اپنے خاندان کے کئی افراد کے ہمراہ شہادت نوش کرنے کے چند دن بعد چھانوے اعشاریہ چھ فیصد نمبروں کے ساتھ شاندار کامیابی حاصل کی۔

یحییٰ نے اس سفاک جنگ کی طرف سے مسلط کردہ انتہائی کڑے اور غیر معمولی حالات میں میٹرک کے امتحانات دیے اور وہ اپنے اس خواب سے چمٹے رہے جو انہیں یونیورسٹی کی تعلیم جاری رکھنے کے لائق بناتا لیکن نتائج کے اعلان سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ایک ظالمانہ صیہونی فضائی حملے نے ان کے خاندان کے ٹھکانے کو نشانہ بنایا اور ان کی زندگی کو اس طویل انتظار کی گھڑی جینے سے پہلے ہی ختم کر دیا۔

ساتھیوں کے الفاظ...... غم میں ڈوبی ہوئی خوشی

نتائج کے اعلان کے ساتھ ہی سوشل میڈیا پر ان کے دوستوں اور ساتھیوں کے صفحات فخر اور غم سے بھرے تعزیت ناموں میں بدل گئے جہاں انہوں نے ان کی تصویر اور حاصل کردہ نمبر شیئر کرتے ہوئے ان کی انتھک محنت اور اعلیٰ اخلاق کو یاد کیا۔

ان کے ساتھی محمود نصر اللہ نے کہا: ”تمہاری کامیابی مبارک ہو اے یحییٰ.. تم اس دن کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے تاکہ اپنی والدہ کا سر چومو اور ہمیں بھی اپنی خوشی میں شریک کرو اور آج ہم دنیا میں تمہاری کامیابی اور آخرت میں تمہاری شہادت پر تمہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔“

ان کے رشتہ دار اور دوست محمد نسمان نے لکھا: ”تم صرف ایک محنت کش طالب علم نہیں تھے بلکہ ایک ایسے سہارا اور ساتھی تھے جو ہمیشہ بلندیوں کی طرف بڑھتا رہا اور تم چلے گئے اور اپنا یہ نتیجہ پیچھے چھوڑ گئے جو اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ تم اپنے آخری لمحات تک باوقار اور عظیم تھے۔“

ان کے ساتھی احمد العیلہ نے کہا: ”میرے پیارے یحییٰ تم ہمیشہ مجھ سے امتحانات کے خوف کے بارے میں بات کرتے تھے اور آج نتیجہ آ گیا ہے جبکہ تم ہم سب سے بلند مقام پر ہو آسمانوں میں قبولیت مبارک ہو اے سب سے پاک دل انسان۔“

ان کے ساتھی ابراہیم محمود نے مزید کہا: ”خدا کی قسم خوشی پوری نہیں ہو سکی میرے دوست جشن منانے نکلے جبکہ میری آنکھیں یحییٰ کو تلاش کر رہی تھیں۔ آج جو نمبر انہوں نے حاصل کیا اس نے ہمارے دلوں میں بیک وقت فخر اور شدید رنج و غم دونوں بو دیے۔“

تعلیم کے حصول کے لیے عزم واستقلال کی علامت

درجنوں فعال کارکنوں نے اس بات پر زور دیا کہ یحییٰ نسمان شہداء یا کامیاب ہونے والوں کی فہرست میں صرف ایک نام نہیں تھے بلکہ وہ نسل کشی کی اس جنگ کے باوجود تعلیم کا راستہ جاری رکھنے والے غزہ کے طلباء کے عزم کی ایک روشن علامت بن چکے ہیں اور انہوں نے اشارہ کیا کہ ان کی یہ کہانی ایک ایسی نسل کی مصیبت کا خلاصہ کرتی ہے جو قابضین کی بمباری کے سائے میں پڑھتی ہے اور مستقبل کے اپنے حق سے مضبوطی سے جڑی رہتی ہے۔

ثانوی سکول کے نتائج کا یہ اعلان اس سال انتہائی کڑے اور تکلیف دہ انسانی حالات کے پس منظر میں سامنے آیا ہے جبکہ غزہ نے غاصب دشمن کی مسلط کردہ جنگ کے دوران اپنے کتنے ہی طلباء اور اساتذہ کو کھو دیا جبکہ دیگر بہت سے طلباء کو شہادت زخمی ہونے یا جبری نقل مکانی کی وجہ سے امتحانات میں شرکت سے محروم کر دیا گیا۔

ان تمام لرزہ خیز مظالم اور مشکلات کے باوجود شہید یحییٰ نسمان کا نام نمایاں طلباء کی فہرستوں میں زندہ رہا تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ غزہ کے طلباء کے خوابوں کے جسم چاہے مٹی تلے چلے جائیں مگر ان کا عزم اور آخری لمحے تک علم کے ساتھ ان کی وابستگی ان کی استقامت کی ہمیشہ گواہی دیتی رہے گی۔

البانیز کا مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کے حملے روکنے اور ان کے جرائم پر محاسبے کا مطالبہ

غزہ: مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں انسانی حقوق کی صورتحال سے متعلق اقوام متحدہ کی خصوصی ایلچی فرانسس※ا البانیز نے کہا ہے کہ ”قابض اسرائیلی مسلح عناصر مقبوضہ مغربی کنارے میں نہتے فلسطینیوں کے خلاف اپنے جان لیوا حملوں میں مسلسل تیزی لا رہے ہیں۔“ فرانسس※ا البانیز نے نابلس کے مغرب میں واقع قصبے ”تل“ میں چار فلسطینی شہریوں کی شہادت اور دیگر کے زخمی ہونے کے واقعے پر تبصرہ کرتے ہوئے ذرائع ابلاغ کے بیانات میں ان حملوں کو فوری طور پر روکنے اور ان کے ذمہ داروں کا کڑا محاسبہ کرنے کا پرزور مطالبہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ”ان غاصبوں نے تل اور فرعتا کے دیہاتوں میں پانچ آدمیوں پر انتہائی سفاکی کے ساتھ ٹھنڈے دل سے گولیاں برسائیں اور ان کے رہنما اس قبیح فعل کا کھلے عام چرچا بھی کرتے ہیں۔“ فلسطینی وزارتِ صحت نے تصدیق کی تھی کہ مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوب میں واقع شہر نابلس کے قصبے ”تل“ کے اطراف میں قابض اسرائیلی فوج کی سرپرستی میں یہودی آبادکاروں کی طرف سے کیے جانے والے اس سفاکانہ حملے کے نتیجے میں 4 فلسطینی شہید اور 4 زخمی ہو گئے، جن میں سے 3 کی حالت تشویشناک ہے۔ تل اور اس کے گردونواح میں شدید کشیدگی کا ماحول پایا جاتا ہے، جہاں قابض فوج نے اضافی فوجی دستے روانہ کر کے علاقے کا سخت محاصرہ کر رکھا ہے اور آبادکاروں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے اس کے کناروں پر یورش جاری رکھی ہے، جبکہ باسی اپنے گھروں اور زرعی زمینوں کو کسی بھی نئے مجرمانہ حملے سے بچانے کے لیے تاحال دفاعی اور پرعزم حالت میں ڈٹے ہوئے ہیں۔

مقبوضہ مغربی کنارے کے متعدد اضلاع میں قابض اسرائیل کی وسیع پیمانے پر یورشیں اور گرفتاریاں

غزہ: قابض اسرائیلی افواج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے متعدد اضلاع میں یورشوں، چھاپوں اور بڑے پیمانے پر گرفتاریوں کا سلسلہ جاری رکھا، جن کے دوران شہریوں پر تشدد کیا گیا اور اندھا دھند فائرنگ کے ساتھ ساتھ آنسو گیس اور صوتی بموں کا استعمال کیا گیا۔ صوبہ قلقیلی※ میں قابض افواج نے شہر پر اپنی یورش جاری رکھی، جہاں انہوں نے علاقے البرج اور حی النقار میں شہریوں کے گھروں پر چھاپے مارے، اور قابضین کی جیلوں میں قید تین اسیروں کے والد سمیر حوراني کو حراست میں لے لیا۔ یہ یلغار قصبات رأس عطیہ، جیوس اور [illegible] لاقف تک پھیل گئیں، جہاں قابض افواج نے رأس عطیہ میں ایک گھر پر چھاپہ مار کر اسیرِ محرر طارق ماجد مراعب※ کو گرفتار کر لیا، جبکہ قصبے [illegible] لاقف میں گھروں پر چھاپے مار کر دو نوجوانوں حمزہ عساف او[illegible] یحییٰ غیث کو بھی دبوچ لیا۔ صوبہ نابلس میں قابض افواج نے فائرنگ کی اور قصبے حوارہ میں متعدد نوجوانوں کو حراست میں لے لیا، جبکہ اسی دوران یہودی آبادکاروں کے ایک گروہ نے گاؤں عوریف پر حملہ کر دیا، ادھر قابض افواج نے بلدات عورتا، قریوت اور گاؤں اللبن الشرقي※ پر یورش کی اور گاؤں کے اندر صوتی بم برسائے۔ صوبہ جنین میں قابض فوج نے بلدات عرابہ اور قباطیہ پر دھاوا بولا، قباطي※ میں ایک گھر پر چھاپہ مارا، اور گاؤں الجلمہ پر یورش کے دوران متعدد نوجوانوں کو حراست میں لے کر ان پر شدید تشدد کیا۔ صوبہ بیت لحم میں مخیم الد※یشہ کے گردونواح پر یورش کی گئی، جس کے دوران قابض افواج نے آنسو گیس کے گولے برسائے، اور کیمپ میں یورش کے وقت ایک زخمی نوجوان کو گھسیٹتے ہوئے لے گئے۔ صوبہ طوباس میں قابض فوج نے شہر اور اس کے جنوب میں واقع مخیم الفارعہ پر دھاوا بولا، مختلف محلوں میں پیادہ فوج تعینات کی، اور اس کے بعد شہریوں کے گھروں پر وسیع پیمانے پر چھاپوں کا سلسلہ شروع کیا، اس کے علاوہ مخیم الفارع※ میں بھی گھس کر تلاشی کی کارروائیوں کو وسعت دی۔ صوبہ اریحا میں قابض افواج نے شہر اریحا اور شہر کے جنوب میں واقع مخیم عقب※ جبر پر چھاپے مارے اور شہریوں کے متعدد گھروں کی تلاشی کا عمل انجام دیا۔ اسی طرح قابض فوج نے شہر طول※ رم کے جنوب میں واقع گاؤں فرعون پر بھی یورش کی، تاہم اس کارروائی کی نوعیت کے حوالے سے مزید کوئی تفصیلات سامنے نہیں آ سکی ہیں۔ صوبہ بیت المقدس میں قابض فوج کی ایک اسپیشل فورس نے مقبوضہ بیت المقدس کے مشرق میں واقع قصبے العیزریہ کے علاقے قبسہ سے ایک نامعلوم نوجوان کو گرفتار کر لیا۔ قابض افواج نے اس مجرمانہ مہم کا اختتام شمال مشرق میں واقع قصبے عناتا پر یورش کے ساتھ کیا، جہاں ان کی بکتر بند گاڑیاں اور اہلکار شہر کے شمال میں واقع قلندیا کیمپ کے دروازے پر صف آرا اور تعینات رہے۔

قابض اسرائیل کا نابلس کے ہسپتال پر دھاوا، زخمی اٹھا لئے، طبی عملے پر بہیمانہ تشدد

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے نابلس اسپیشلائزڈ ہسپتال پر دھاوا بول دیا اور ایمرجنسی وارڈ میں موجود طبی عملے کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ اسپیشلائزڈ ہسپتال کی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی نائب صدر دانی المصری نے بتایا کہ قابض افواج نے ہسپتال کو گھیرے میں لے لیا، ایمرجنسی ڈپارٹمنٹ میں

گھس کر ڈاکٹروں اور نرسوں پر تشدد کیا اور ڈاکٹروں اور نرسوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دیں۔ ایک مقامی ذریعے نے بتایا کہ قابض فوج کی ایک بڑی تعداد حوارہ فوجی چوکی کے راستے نابلس شہر میں داخل ہوئی اور سیدھی نابلس اسپیشلائزڈ ہسپتال کا رخ کیا، اور وہ تاحال ہسپتال کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں۔ ہسپتال کی نائب صدر دانی المصری نے مزید بتایا کہ قابض افواج نے دو سگے بھائیوں عروہ اور مجد حسین علی صیفی کو گرفتار کر لیا، جن میں سے عروہ تل قصبے پر ہونے والے صیہونی حملے کے دوران کندھے پر گولی لگنے کے بعد ہسپتال میں زیرِ علاج تھا۔ اس کے علاوہ قابضین نے ہسپتال کے سکیورٹی کیمروں کی ریکارڈنگز بھی ضبط کر لیں اور انتظامیہ کے دفتر کے دروازے اڑانے کی ناکام کوشش کی۔ ہمارے نامہ نگار نے اطلاع دی کہ قابض فوج کی بکتر بند گاڑیوں کا ایک لشکر حوارہ چوکی سے نکل کر نابلس شہر میں گھس آیا اور اب بھی نابلس اسپیشلائزڈ ہسپتال کے گرد گھیرا تنگ کیے ہوئے ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ”صحافت“ میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔